عذب البیان

یعنی

جدید فارسی لغات کا گنجینہ، نئے محاورات و اصطلاحات کا خزینہ، ایرانی
روزمرہ کی کان، فارسی عبارت نویسی کی جان،

تمدّن کی رُوح

تہذیبِ اخلاق و تدبیرِ منزل و سیاست مدن کی

انسائیکلوپیڈیا

جس کو

علّامۂ دوراں ادیبِ فارسی زبان عالی جناب مولوی محمد حسین صاحب مرحوم ترک افشار تیرۂ قرقلو۔

نے

۱۲۸۹ھ ہجری میں تصنیف کیا

اور ۱۹۲۴ء میں

…زماں عالی جناب مولوی سید محمد نقی صاحب استادِ ماہر پروفیسر

اورینٹل کالج رامپور سٹیٹ نے

درجۂ کامل فارسی ممالک متحدہ کے نصاب میں داخل کرایا اور تصحیح کرکے شائع کیا

باہتمام خواجہ صدیق حسین مطبع آگرہ اخبار آگرہ میں چھپا
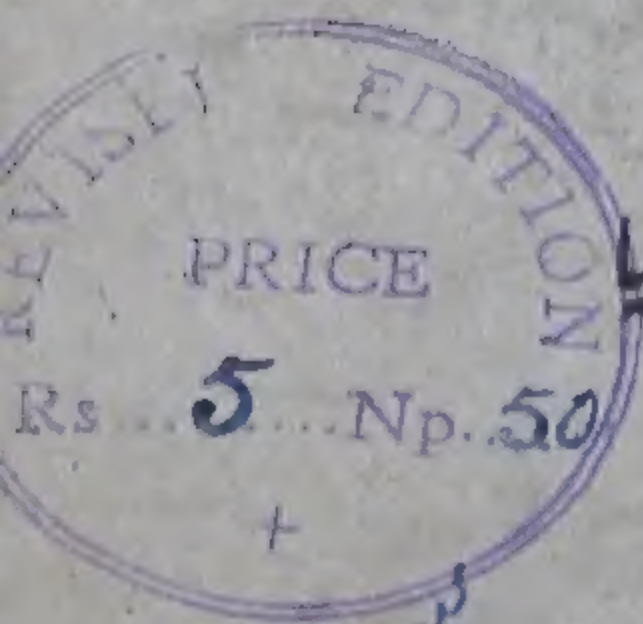
ھُوَالنّاطِقُ

تمہید

کہا جاتا ہے۔ کہ ہر زندہ زبان میں ایک صدی کے بعد تغیر ہوا کرتا ہے + لیکن یہ مقولہ اُس وقت کا ہے۔ جس وقت تمدّنی ترقی کی رفتار سُست اور صنعتی ایجادات کے دروازے بند اور علمی تحقیقات و انکشافات کی راہیں مسدود۔ یا اس قدر کشادہ نہ تھیں + اب۔ اگر روزانہ نہیں۔ تو ہفتہ وار۔ اور اگر ہفتہ وار نہیں تو ماہانہ۔ نئے نئے الفاظ، نئے نئے محاورات، نئے نئے اصطلاحات ہر زبان میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں + اور پُرانے متروک +

تم اس کا اندازہ ایک روزانہ اخبار سے خوب کر سکتے ہو۔ اس امر کا خیال رکھتے ہوئے غور سے دیکھو تمہیں آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس نے مہینہ بھر میں کس قدر نئے الفاظ کا ذخیرہ تمہارے سامنے پیش کر دیا ہے۔ مجھے تجربہ ہے۔ تمہارا جی چاہے۔ تم بھی آزمائش کرو + کسی ایسے بڑے بوڑھے سے ملو۔ جس کی عمر سو یا اس سے کچھ کم ہو۔ اور اُس کی نظر سے آج کل کے رسائل، اخبار، اور کتابیں نہ گذری ہوں + اُس کے سامنے آج کل کے اخبار یا کسی کتاب کی چند سطریں پڑھو۔ دیکھو وہ کیا کہتا ہے؟ ہکّا بکّا ہو کر کہے گا۔ بیٹا۔ میں تو کچھ نہیں سمجھتا۔ اس میں تو عجیب و غریب لفظیں ہیں جن سے میرے کان آشنا نہیں + ایسے تو کچھ وہی خوب سمجھیں گے جو چودھویں صدی کی پیدائش ہیں + بابا۔ ہمارے وقت میں نہ یہ زبان تھی، نہ یہ محاورات، نہ یہ چیزیں اور نہ اُن کے یہ نام +

اسی طرح فارسی زبان پر قیاس کرو۔ سو برس اُدھر کچھ اور تھی۔ اب کچھ اور ہے۔ اتنا تغیر ہوا۔ اتنی بدلی۔ کہ میں سچ کہتا ہوں اس وقت کا فارسی لٹریچر بڈھا ایرانی نہیں سمجھتا + دور کیوں جاؤ۔ میرا ہی واقعہ کیوں نہ لو۔ ہاتھ میں حبل المتین ہے یا ستارۂ ایران۔ ایرانیوں

کی صحبت میں جاتا ہوں - بفرمائید - بفرمائید کی صدا بلند ہوئی +
بیٹھ جاتا ہوں - ایرانی دریافت کرتا ہے +
ایرانی "کدام کتاب ست کہ در دست دارید"+
من "خیر آقا - کتاب نیست - روزنامہ ست"+
ایرانی "کدام روزنامہ"+
من "خریدہ ستارۂ ایران است"+
ایرانی "مالِ طہران است"+
من "بلے"+
ایرانی "چہ خبر ست"+
کسی تار کی چند سطریں پڑھ کر سناتا ہوں - سُننے کے بعد ایک دوسرے سے یہ کہتا ہے +
"خالا آقا مے بینید ایں فرنگی ماباں - ایں مدیراں چہ گوہ میخورند - راستی - اینہا استخوان شخص
زبان شیریں مارا مے شکنند - ما ابداً نفہمیدیم چہ میسر آید"+
یہ الفاظ ایرانی کے مُنہ سے کیوں نکلے - اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بیچارے کے کان میں
بہت سی ایسی لفظیں پڑیں جن سے وہ ناآشنا تھا + آج کی فارسی کا سو برس اُدھر کی فارسی
سے موازنہ کرو - صاف زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا - بھلا اُسوقت میں یہ الفاظ کہاں تھے

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اجودان -	میرترک -	اجودان صدارت -	پرائیوٹ سکرٹری میرترک وزارت
امیرال -	جنگی کشتیوں کا افسر -	استاتو -	اسٹیچو -
اسباب مکانیک -	پانی کھینچنے کا آلہ -	اطاق بزرگ -	خوابگاہ شاہی -
انتوگرافی -	قدیمی چیزوں کے نمونے +	آب جوش -	سوڈا وٹر -
اطاق گار -	اسٹیشن کا کمرہ -	اطاق پذیرائی -	ملاقات کا کمرہ -

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اعضائے مجلس۔	پارلیمنٹ کے ممبر۔	اطفال بحری۔	دریائی لڑائی کے سیکھنے والے طالبعلم
اجزائے سنا۔	مجلس سنا کے ممبر۔	آبلہ کوفتن۔	چیچک کا ٹیکہ لگانا۔
بالون۔	غبارہ۔ ہوائی جہاز۔	بالون جنگی۔	جنگی ہوائی جہاز۔
بالون خبر رساں۔	خبر رسانی کے ہوائی جہاز+	بالون ہدایت پذیر۔	ایسا ہوائی جہاز جسکا ہر طرف موڑنا اختیاری ہو
بالون ہوائے گرم۔	وہ غبارہ جسکے اندر دھوآں بھر کر اُڑایا جاتا ہو	بالون اختیاری۔	جس کا موڑنا اختیار میں ہو
بالون امتحان۔	اس میں میزان الحرارت ہوتا ہے۔ اور حرارت اور ارتفاع کے دریافت کے لئے اُڑایا جاتا ہے+	بالون ہیدرژنی۔	ہیڈروجن کی طاقت سے جو ہوائی جہاز اُڑایا جائے+
توپ بلون افگن۔	ہوائی جہاز گرانیکی توپ	توپ سریع الاطلاق۔	مشین گن۔
تحت البحری۔	آبدوز کشتی۔	تمثیل بہجت۔	کومیڈی۔
تمثیل مصائب	ٹریجیڈی۔	تمبر۔ تمر	ٹکٹ (ڈاکخانہ کے)
تلمبہ۔	آگ بجھانے کا انجن۔	تلمبچی۔	فائر بریگیڈیر۔

ترس خانہ۔ ایسے کارخانے کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کے تمام پرزے کسی دوسرے کارخانے کے ڈھلے ہوئے منگائے اور اپنے یہاں جوڑ کر وہ شے درست کرے+

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جعبۂ تکل۔	سیر بین۔	راہ آہن اسپی	ٹرموے کی سڑک۔
کالسکہ۔	بگھی۔	کالسکہ سرباز۔	فٹن۔
کالسکہ رہ باز۔	ایک ٹپ کی بگھی	کالسکہ بخار۔	ریل گاڑی۔
کالسکہ چی۔	کوچ بان۔	کنگرہ۔	کانگریس۔
کشتی زرہ پوش۔	اس کے معنی واضح ہیں۔	گار۔ استاسیون۔	اسٹیشن۔
دلوسیپید۔	سائیکل۔	کبریت۔ کبریت فرنگی۔	دیاسلائی۔
کبریت رومی۔	ایرانی دیاسلائی۔	سیم تلغراف۔	تار۔

یہ ہم نے کچھ لفظیں بطریق "مشتے نمونہ از خروارے" لکھدی ہیں۔ ایک صدی اُس طرف کا تو کیا ذکر۔ ان میں سے اکثر الفاظ مؤلف عذب البیان نے بھی نہ سُنے ہونگے۔ جن کو کتاب لکھے ہوئے ساٹھ برس سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا۔ فارسی زبان کے تغیر کا تو یہ حال ہے۔ مگر ہمارے مکتبوں۔ مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں۔ وہی مینا بازار، وہی پنجرقعہ۔ وہی رسائل طغرا۔ اور وہی درّۂ نادرہ ہے +

اس قسم کے پُرانے لٹریچر پڑھنے والے طالبعلم نہ کسی فارسی اخبار کی ایک سطر کا ترجمہ کرسکتے ہیں اور نہ کسی جدید فارسی کتاب کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں +

اگر ان کے سامنے کسی ایرانی کا خط رکھا جاتا ہے تو وہ ہمارے سامنے اسکے سمجھنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پچیس سال کے اندر میں اپنے طالبعلموں میں فارسی جدید کا مذاق پیدا کراتا رہا ہوں اور اُنکو فارسی اخبار اور جدید کتابوں کا درس بھی دیتا رہا ہوں اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر سب نہیں تو اکثر ایک حد تک جدید فارسی کا مذاق لئے ہوئے کالج سے نکلے ہیں۔ بعض نے چھوٹی چھوٹی ڈکشنریاں بھی تیار کی ہیں +

یہ ساری تمہید اس وجہ سے ہی کہ حُسنِ اتفاق سے مجھے الہ آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ عالیجناب مولوی ضیاءالحسن صاحب علوی ایم۔ اے کی کوٹھی میں حاضر ہوا +

جناب موصوف نے ایک قلمی کتاب مجھے اس لئے عنایت فرمائی کہ میں اُس میں سے بعض مقامات (درجۂ کامل) کے لئے انتخاب کر دوں + رامپور آکر میں اُسے تو دیکھتا رہا لیکن جناب ممدوح کے پاس یہی "عذب البیان" جو آپکے ہاتھوں میں ہے رجسٹری کرکے اس خیال پر روانہ کردی کہ اگر یہ داخل ہوگئی تو ملک میں جدید فارسی کا مذاق پھیل جائیگا اور طلباء کی اسکی طرف رغبت پیدا ہوگی۔ جناب ممدوح نے اس کو ملاحظہ فرماکر نہایت ہی پسند کیا اور درجہ کامل کے نصاب میں داخل کرکے نہ صرف مجھپر بلکہ ملک و قوم اور رُوحِ مصنف پر احسان کیا ہی اگر فاضل مصنف زندہ ہوتے تو کسقدر خوش ہوتے،

ــــــه رجسٹرار امتحانات عربی و فارسی یونائیٹڈ پراونسز و انسپکٹر مدارس عربی و فارسی ۱۲

اور اب اپنی محنت کی داد پاتے +
حق یہ ہے کہ "عذب البیان" اپنے رنگ کی ایک کتاب ہے اور بلا خوف تردید کہا جاتا ہے کہ ہندوستان
میں تو کیا ایران میں بھی اس قسم کی کتاب نہیں۔ یا کم از کم میری نظر سے نہیں گذری +
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ یہ کتاب اپنی تعریف خود کریگی اور زبانِ حال سے بتائیگی
کہ میں کس پایہ کی ہوں + سچ یہ ہے کہ قابل مؤلف نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اسقدر لغات و
محاورات و اصطلاحات ہر صفحہ بلکہ ہر سطر میں لائے ہیں کہ مافوق متصور نہیں + ایرانی تمدن اور وہاں
کے اخلاق، عادات، رسم و رواج۔ تہذیب و تمیز کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ ناظرِ کتاب کو یہ معلوم ہوتا ہے
ہم ایران میں بیٹھے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں + بہر حال میں کہاں تک اس کی تعریف کرونگا
ملاحظہ کرنیوالوں کو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ یہ بے مثل کتاب عرصہ ہوا ریاست رامپور میں چھپنا شروع
ہوئی تھی جس کو ۴۰ سال سے بھی زائد ہوتے ہیں نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ ۲۲۰ صفحہ تک چھپ کر رہ گئی
اسیوجہ سے اس قدر داخل نصاب ہوئی بطبع ہونیکے بعد ملک میں اسکی کچھ شہرت نہ ہوئی اور کس مپرسی
کی حالت میں پڑی رہی قابل مؤلف کے ایک عزیز نے اس کو نہایت ہی کم قیمت پر فروخت کیا اور جب
اس صورت سے نہ نکلی تو ردی میں بیچ ڈالی گئی + بہر حال میں اس کتاب اور اس کے علامہ مؤلف کو زندہ
کر رہا ہوں قوم سے اُمید ہے کہ عالیجناب جسٹس رضا صاحب اور علامہ موصوف و اس حقیر کے لئے دعائے خیر سے
بخل نہ کریگی اور اس گوہر بیش بہا کو ہاتھوں ہاتھ لے گی + عذب البیان نہ صرف درجہ کامل کے
طلاب کے لئے کار آمد ہے بلکہ ہر فارسی پڑھنے والے اور پروفیسر کے لئے بھی مفید ہے +
مجھے قوی اُمید ہے کہ پنجاب یونیورسٹی درجہ منشی فاضل کے لئے اور لکھنو یونیورسٹی درجہ دبیر کامل
کے لئے بھی اسکو پسند کریگی اور دونوں درجوں کے نصاب میں اس کو شامل کریگی۔ اس کی
شرح و فرہنگ تیار ہے عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگی +

خاکسار
سید محمد تقی شادیان
سینیر پروفیسر اورینٹل کالج ریاست رامپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عذب البیانِ محاوراتِ قُدس که ساکنانِ دیارِ قدس را حلاوتِ اُنس افزاید +
مضمونِ پوزش و ثنائے خالقِ بے کام و زبان است که از حرفِ کُن عالم را موجود
و در نوعِ انسان مظاہرِ قدرت انشا نمود. و روزنامچہ صدق نگارِ لیل و نہار که طالبانِ
علمِ معرفت را مطالعہ سواد و بیاضش ابوابِ مہارت کشاید + مشحون حمد و سپاسِ
خالقِ سُبحان است که دہانِ مردم ہیمدان را قوتِ ناطقہ فزود. و بلُغاتِ مختلفہ آشنا فرمود +
مُعلّمے که در مکتبِ بدائعِ اطفالِ غُنچہ و بناتِ نبات درسِ شکرانہ امتنانش خوانند +
و منعمے که در مدرسہ عدم و امکان مادّہ و ہیولا بلفظ و معنی از تکرارِ فیضِ تربیتِ او رطب اللسان اند
بندہ نوازے که بعنایتِ قدیمانہ خلعتِ عہدہ اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً در
برِ ابو البشر پوشانید + و بے نیازے که از لطائفِ کریمانہ سرورِ اصفیا را بعطیہ
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا لذّتِ شیر و شکر چشانید + معبودے که نقشِ خداوندیش
را ہر شجر بخامہ شاخِ تر در اصطلاحِ بندگی بر اوراقِ شگوفہ تو بر تو نگاشتہ
و مشہودے که از پہلوِ بندیشش حجرِ خشک دماغ بر اقرارِ یگانگی سطورِ لعل و یاقوت
را سندِ گفتگو داشتہ + کردگارے که دوائر و مدّاتِ مناجاتِ او را بحرِ ذخّار
بتقریرِ آبدار در سلسلۂ موج از بر و رواں دارد. و ایزد بارے که فقراتِ بذل
و نوالش را در براری و قفار ہر ذرّہ غبار تسبیح مقصود جاں شمارد + بلبلِ سدرہ
بحدیقۂ بقا صورتِ حالش از مطائبات صانع پرستی شاہدے ست عادل +
و گُلِ رعنا در طبقۂ نشو و نما خط و خالش برنگ و بوئے ہستی مستفادیست کافل +
داورے که دیباج ابرِ آزار در لہجۂ برقِ شرار ترجمۂ ثنائش او باصنافِ
ازہار حالی سازد + و جہاں پرورے که آتالیقِ بادِ بہار از لطیفہ ہائے تازہ
کار بتوجیہ ستائشِ او در امصار مرغزار غلغلہ فراغبالی اندازد شعر

ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لاشریک لہ گوید

تعالےٰ شانہٗ وعمّ جرائدا احسانہٗ وتحیاّت زاکیات کہ فوحاتِ مُشک وعنبراز وجنات عبارآتش بشامِ صافیۂ مشتاقاں رسد + وتسلیمات نامیات کہ فروغِ انجم واختراز پرتوبشارآتش بمرامِ وافیۂ ایمان بنورکشد + برصفحاتِ اخلاص و عقیدت مسودۂ نعت ادیب دینی ست کہ من بابِ ارشادبکتابِ ہدایت سبیلِ نجات آموختہ + ورموز ونکاتِ طومارِ سعادت برائے کسبۂ بری از شرک وضلالت بطورِ کلیّات اندوختہ + سخنورے کہ وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰیۤ از فرقانِ جاہ وجلالِ او حرفے + وپیغمبرے کہ آیۂ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ از قرآن کمالش وصفے + محبوبے کہ محررِ عیارِ دانشِ آب وخاک وجامعِ فرہنگِ عقولِ عشرہ درحُسنِ سیرتش فصل مُشبعی از قلمِ قدرت احصا نمودہ + ومسعودے کہ دفترنویس محضرِ ادراک ومنشورِ کراماً کاتبین فقراتِ صفائے طینتش را درعنوان رسالۂ سلوک بہ طغرائے لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ املا فرمودہ + مستوفی مصطفےٰ کہ در دیوانِ قدر وقضا بنامِ نامیش رقمِ خاتم المرسلین از مہرِ نبوت مسجّل شد + ومنشی مجتبےٰ کہ از تالیفِ ذاتِ گرامیش درنفاذِ امرِ حق آئینِ شریعت مکمّل + سیّدِ قرشی اُمّی کہ فضلائے شبستان ملکوت را بشاگردی وافادۂ نش قوانینِ شرف ومباہات حاصل + وسرورِ مدنی ابطحی کہ اجلائے ملازمانِ جبروت را بطرزِ عبادتش ترقی درجاتِ واصل + دبیرے کہ حاملِ پیام وا ز خدّامِ او جبرئیل بودہ + وبشیر ونذیرے کہ بالہامِ الٰہی مدام لبِ اعجاز تنزیل کشودہ + آں صدیق امین واسطۂ کلام پروردگار آں صدیق امین است + ورابطۂ برزخ درواجب وممکن ہمیں صدرنشیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اما بعد از تمہید تحمید
الٰہی و درود حضرتِ رسالت پناہی بر لوحِ ضمیر سخن سنجاں مشہود میدارد
کہ راقم آثم محمد حسین بن محمد علی مرحوم ترک افشار تیرۂ قرقلو در ایام صباء ۱۲۳۳ھ برفاقت
والد و عم بزرگوار قاصدِ سفر زیارات عتباتِ عالیات گردیدہ از راہ بریلی
و مراد آباد و دہلی، و لاہور، و پیشاور، و کابل، و قندہار، و ہرات بمشہدِ
مقدس شرف جبہہ سائی اندوختہ بدار الخلافۂ طہران مدتے ماندہ پدرم
بدربار قدس آستار سلطانی باریاب و از خُلاع آفتاب شعاع و خطاب
خانی کامیاب گشتہ بآرزوئے دیدن اقربائے وطن وارد تبریز شدہ
فرمانِ واجب الاذعانِ شاہی کہ بنام نامی شاہزادۂ نائب السلطنۃ عباس
میرزا در باب سفارش قبلہ گاہی صدور یافتہ۔ نقلش این ست۔
العزۃ للہ تعالیٰ۔ حکم ہمایوں شد۔ کہ مفتاحِ ابوابِ فتوح و مصباحِ
مشکوٰۃ رُوح۔ فرزندِ ارجمندِ ارشدِ بیہمال نائب السلطنۃ بے زوال عباس
میرزا موفق و موید بودہ بداند کہ دریں وقت عالی جاہ رفیع جائیگاہ
عزت و سعادت ہمراہ اخلاص و ارادت آگاہ عمدۃ الاعزہ والاعیان
محمد علی خاں ہندی مدتے ست بدربار جہاں مدار پادشاہی آمدہ
یک چند متوقف الحال عازم نزد آں فرزند گردید ازیں کہ مشارٌالیہ
از جملہ نجبائے مملکتِ ہندوستان ست و مراسمِ اخلاصِ او بدیں
دولت خلائق مناص معروض رائے مہر ضیائے ہمایوں اُفتاد
بآں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود کہ در ورود مشارٌالیہ
بدار السلطنۃ تبریز در رعایت جانب اعزاز و احترام مشارٌالیہ
فروگذاشت نکنند۔ و بکارگذارانِ خود قدغن نمایند۔ التفاتے کہ

باید نسبت بمشارٌ الیہ بعمل آورند بنحوے کہ مقرر و معمول داشتہ تخلف نورزند در عہدہ شناسند تحریراً فی التاریخ غرۂ شہر شعبان المعظم ۱۲۳۷ہجری بر طبق آں شہزادہ بکمالِ اکرام و احترام لوازمِ مہمانداری مبذول گردانید و بارہا بحضور طلبیدہ دلجوئی و تفقد نمودہ خلعت ملبوسِ خاص از صندوق خانۂ کرامت عطا فرمود آقا ایم ارادۂ جانب اُرومیہ مولدِ خود و مسکن قدیم کہ داشت مانع قوی پیش آمن رفتن میسر نگشت بصوب قزوین و ہمدان عطفِ عنان نمودہ در کرمان شاہ رسید، رقمِ دیگر کہ در مادہ التفات والدِ مرحوم اسمے محمّد علی میرزا ناظمِ خوزستان بود۔ سوادش این ست +

+ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ تَعَالٰے +

حکمِ ہمایوں شد کہ فروزاں کوکبِ آسمانِ خلافت و شہریاری و تاباں پرتو مہرِ سپہرِ سریرِ سلطنت و جہاں داری خجستہ فرزند مسعود نامدار محمّد علی میرزا صاحب اختیار سرحداتِ عراقین عرب و عجم بعواطف مترادفِ خاطرِ خطیر پادشاہی مباہی بودہ بداند کہ دریں اوقات عالی جاہ رفیع جایگاہ عزت و سعادت ہمراہ صداقت و ارادت آگاہ عمدۃ الاعزہ والاعیان محمّد علی خاں ہندی بدربار جہاں مدار پادشاہی آمدہ یک چند متوقف دریں ولا عازم عتباتِ عالیات روانہ گردید ازیں کہ مشارٌ الیہ از جملۂ نجبا و اعزۂ مملکتِ ہندوستان ست و مراسم صداقت و رضا جوئی او معروض رائے مہر ضیائے پادشاہی افتاد۔ لہذا آں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود کہ در ورود مشارٌ الیہ بدار الدولہ کرمان شاہاں در اعزاز و احترام و رعایتِ او

فرو گذاشت نکنند و بکارگذارانِ خود قدغن نمایند التفاتے کہ باید نسبت بمشارٌ الیہ بعمل آورند بنحوے کہ مقرر و معمول داشتہ تخلف نورزند و درعہدہ شناسند + تحریر فی التاریخ غرۂ شہر شعبان المعظم ۱۲۳۶ھ

از شومیِ بخت و سُوءِ اتّفاق دہری داؤد پاشا حاکمِ عراقِ عرب بر جماعت زوّار تعدّی و اسپ و یابوئے آنہا غصب نمودہ - این خبر بشاہزادہ رسید - بعزمِ تنبیہہ و گوشمالش لشکرِ جرّار سوار و پیادہ و توپ خانہ و زنبورک خانہ دہ دوازدہ ہزار کس وابستۂ خود بر داشتہ سر بغداد یورش بُرد + از طرفِ دُشمن ہم کہیا و زیرش باسی ہزار ینگچری و ارنئوت و عثمان لو و عرب ہائے بری و نظام و وافر و آتش خانہ بمقابلہ پیش آمدہ شکست خوردہ + سہ ہزار سر بُریدہ و ہفت ہزار اسیر شیوخ و افسرانِ رُوم و کہیا و سامانِ نقد و جنس بدست سپاہِ ایران اُفتاد + شاہزادہ بعد از فتحِ نمایاں و ارسالِ سر و زندہ و غنایم ایشان بزیارت سامرہ رفتہ + حینِ مراجعت ناگاہ فوت شد + گویند بسازش میرزا احمد لوٗسانی وزیرِ خودش چیز خور گردیدہ + روزے کہ جنازہ بشہر آوردند زن و مرد اصنافِ بازار و ایلاتِ دور و نزدیک دستہ دستہ بلاسِ سیاہ و شالِ عزا بگردن انداختہ شانہ و سینہ بگِل آلودہ از ناخنِ اندوہ رُخسار و پیشانی خراشیدہ سر و سینہ و زانو را بدست ماتم میکوفتند و جماعتِ علمٔ موت مجمر و عود سُوز و شمعدانِ روشن را بدست گرفتہ بکلمۂ طیبہ ذکر کناں باآوازِ بلند اشعارِ حسرت توأماں را خواناں در جلو می رفتند - و صلاءِ نالہ می دادند + ہر طائفہ جُوق جُوق شدہ علم ہا برداشتہ نوحہ سرایاں و واویلا گویاں در پیشِ تابوت را می پیمودند

باستماع این واقعه کمر و حال شاه خمیده و تباه و جهانِ روشن در نظرِ
جهاں دار تیره و سیاه و مسندِ سرانداز و پشتیے و متکائے روئے تخت
شکی فام گردید۔ محمد حسین میرزا خلفِ اکبرش را بلقب و نامِ محمد علی
میرزا مخاطب بخطابِ اعتماد الدوله و بحکومتِ آں ولایت والی سرحدات
موروثی مقرر فرمود۔ ازین عزل و نصب کاروبار ماہم درہم و برہم
مانده ازانجا قدم بشہرِ بغداد گذاشته سعادت آستانِ بوسی ائمه
عراق دریافته باز بطهران مراجعت نموده ذخیره اندوز شرفِ
کورنش در صفِ سلام شاہی گشته ہنگام و فورِ شوق مولد و مسکن ہند
سندِ خاقانی برائے اصلاح امور متعلق ملک اودھ بنام حسین علی میرزا
فرمانروائے فارس اجرا یافت۔ که از حکمِ سلطانی بوکلائے کمپنی انگریز
بہادر بالیوزان ابوشہر و گورنر مبیئ و گورنر جنرل کلکته بدرجات رقم و مکاتبه
و نامه بنویسند۔ چنانچه عبارت سطور این ست۔

بسم الله تعالیٰ شانه العزیز
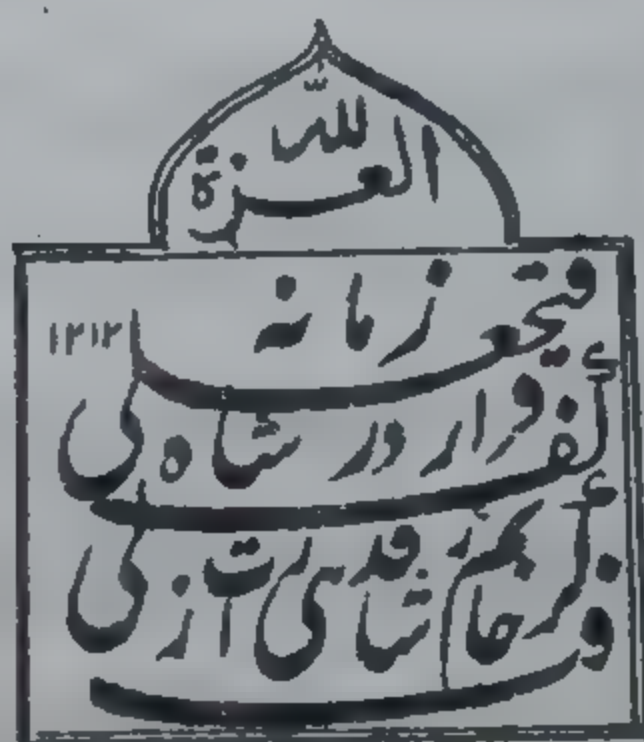
اَلعِزَّةُ لِلّٰہِ تَعَالیٰ حکم ہمایوں شد
که فروزاں کوکبِ آسمانِ دولت و شهریاری و تاباں گوهرِ عمانِ
سلطنت و تاجداری خجسته فرزندِ نامدار حسین علی میرزا فرماں روائے

مملکتِ فارس بعواطفِ مترادفِ پادشاہی معزز و مباہی بودہ بداند کہ
عالی جناب عزّت و سعادت نصاب صداقت و ارادت آداب
عمدة الاعزّہ و الاعیان محمد علی خان ہندی مدتےست بایران آمدہ
در دربارِ جہان مدار و سائر ولایات متوقف است درین وقت ارادہ
معاودت نمودہ ازاین کہ مشارٌ الیہ از قرارے کہ معروض اُفتاد
از جملۂ اعزہ و انجاب ہندوستان و خود نیز آدم آگاہ صاحب
سداد ے مے باشد بآں فرزند امر و مقرر مے شود کہ مشارٌ الیہ کہ
بآنجا وارد مے شود رعایتِ جانبِ او را منظور و او را موردِ التفات
دارد و بہ الیوز و کسانے کہ از دولت انگلشیہ در انجا ہا ہستند
اظہار نماید کہ بنوعے کہ خود دانند سفارشے از مشارٌ الیہ بکارگزارانِ
ہندوستان بنویسند کہ باعثِ انتظام امر مشارٌ الیہ بودہ باشد
و آں فرزند نامدار توجہات خاطرِ اقدس را در بارۂ خود بے نہایت
دانستہ بانہایت استظہار و اہتمام مشغولِ مناظمِ ملک داری و مرزبانی
باشد و ستدعیاتِ خود را عرض نمودہ بعز انجاح مقرون داند۔
و در عہدہ شناسد ۔ تحریر فی التاریخ غرۂ شہر شوال المکرم ۱۲۳۹ ہجری۔
پس رخصتِ انصراف حاصل و از ہمہ بزرگاں خدا نگہدار گفتہ سیرِ قُم
و کاشان و اصفہان و قمشہ و شیراز بنظرِ اجمال کردہ بواسطۂ
میرزا زین العابدین مستوفی کہ یک سفر ہند آمدہ در لکھنؤ با والد
آشنائی بسیار داشت ۔ و با درمیانے زکی خانِ نُوزی کہ وزیر بود بہرہ یابِ
ایوانِ جلوسِ فرمان فرما گردید ہم مشمول تفقد و الطاف نمودند و بر وفق
اشارۂ خاقانے حکم نامہ بنامِ بالیوزِ عزِ صدور یافت کہ در بندر ابوشہر

بمکتوب دادہ نقلش گرفتہ نشد۔ شیخ عبدالرسول خاں حاکم و بالیوز
لوازم احترام بتقدیم رسانیدہ سوار جہاز فرگٹ کردند چوں با بعرصۂ
لنگرگاہِ ممبئی نہادہ شد مکاتبۂ شہزادہ کہ ایں فقرات اوست

عالی جاہ رفیع جایگاہ دولت وعزت و اقبال پناہ شہامت
وبسالت وجلالت انتباہ فخامت ومناعت وابہت اکتباہ مجدت و
نجدت ونبالت ہمراہ عمدۃ الامراء الانگلشیہ وزبدۃ العظماء المسیحیہ
گورنر بہادر حاکمِ بندر معمورۂ ممبئی زینت اندوز صندلِ عزت وجرعہ نوشِ
صہبائے عشرت بودہ مرفوع مے دارد کہ چوں خاطرِ التفات مظاہر
مقرون وضمیرِ عطوفت مشحون متوجہ آں مے باشد کہ بآں عالی جاہ دولت
وعزت واقبال ہمراہ شیوۂ ستودۂ التفات معمول و در ملزومات
رویّۂ عطوفت مساعیٔ جمیلہ مبذول شود۔ لہذا آں عالی جاہ دولت و
عزت واقبال ہمراہ را بوسیلۂ ارسال ایں نامہ عطوفت ختامہ
قرین انحاءِ استظہار و در ضمن نگاشتۂ خامۂ اظہار مے گردد کہ عالی جناب
مقدس القابِ عزت وسعادت انتساب فخامت ومناعت مآب
صداقت وارادت آداب عمدۃ الاعزہ والاعیان محمد علی خاں ہندی
مدتے مستظلِ آفتابِ جہاں تابِ عنایاتِ بے غایاتِ اعلیٰ حضرت
قدرِ قدرتِ خورشید رایتِ عطارد فطنتِ بہرام سطوتِ زُحل

رفعت پادشاہِ بے ہمال و باین وسیلہ کامیابِ حصولِ آمال بودہ
منشور باہر النور آفتاب ظہور و یرلیغِ بلیغ مرحمت دستورِ سلطانی
مشعر بر سفارشِ او پذیرائے صدور یافتہ کہ عنایاتِ کاملہ نسبت
بہ عالی جنابِ مشارٌ الیہ بظہور رسانیدہ او را موردِ اعزاز واکرام
و بہ منتسبانِ دولتِ انگلشیہ اظہار واعلان شود کہ در حینِ ورودِ او بآن
حدود و ثغور لازمۂ عزت و حرمت و محبت باو نمایند نظر باتحادِ بین الدولتین
علیتین قوی بنیاد بآں عالی جاہ دولت و عزت و اقبال ہمراہ نگاشتۂ
کلکِ ودادے گردد کہ بعد از حصولِ ملاقاتِ عالی جناب مشارٌ الیہ
آں را بر جہازِ مضبوطے سوار و روانۂ مملکتِ کلکتہ و ہر قسم خواہشے
کہ باعثِ انتظام و پذیرفتِ اموراتِ او بودہ باشد از اں عالی جاہ
دولت و عزت و اقبال ہمراہ نماید لوازمِ اہتمام و التفات را
معمول دارند کہ روانۂ وطنِ مالوفِ خود گردیدہ کمال امتنان و رضامندی
بجہتِ او حاصل شود و ہر قسم مطالب و خواہش کہ داشتہ باشند
بمقامِ اظہار و اعلان در آورند کہ کارگذاراں در انجامِ آں مامور شوند
باقی ایامِ عزت و دولت و اُبہت بکام باد + تحریر فی التاریخ بست و
سیوم ربیع الآخر ۱۲۴۷ھ ہجری + منشورِ مذکور حین ورود ابلاغ گردید میر منشی
سیّد محمد بغدادی باستقبال آمد و از مرکب در بگھی سوار کردہ
بشہر آوردہ در مکانِ سرکاری جا دادہ ظہورِ مراسمِ مہمانداری را
متکفل و بعد از توقفِ چند ماہ رو بمقصد نمودہ شد۔ پونہ و آورنگ آباد
و حیدر آباد و مچھیلی بندر کہ دخلے براہ نداشتہ از قوتِ جاذبہ
آب و دانہ بگذرگاہ افتادہ بطریقِ خشکی از معبرِ سیکاکول و کنارۂ

عماں و جگنا تھہ و کٹک و اکثر بلدۂ دیگر در کلکتہ آمن مراسلۂ شاہزادہ
پاسئے نام لارد گورنر جنرل اُفہرست بہادر واصل گردانید کہ عنوانِ
کتابت چناں بودؔ نامۂ محبت ترجمۂ حضرتِ فلک رُتبت شوکت
وجلالت وعظمت پناہ دولت ونبالت وجلادت دستگاہ
فروزاں گوہر دریائے اُبہت وکیاست درخشاں اخترِ آسمانِ
مَجدَت وفراست زینت اندوز صندلِ نَجدَت و پیرایہ بخش
تختِ شہامَت و اقبال گورنر کلکتہ فرماں فرمائے مملکت ہندوستان
دام شوکتہٗ واجلالہٗ وعبارتِ کتابت این ست ۔ چنداں کہ
شعشۂ جمالِ عیسٰی مہرِ گردوں نشین از مملکت چہارمین روشنی افزائے
عرصۂ زمان وزمیں و دمِ مسیحائی صبا در گلشنِ خضر احیات بخشِ شرمردگان
لالہ وریاحین است۔ چمنِ عزت و دولت و شوکت و فرماں روائے
از رَشحاتِ سحابِ عنایاتِ بے نہایاتِ داورِ ازلی مخضّر و صفحہ خاطرِ محبّت
مظاہر از اضواءِ الطاف واعطافِ قادرِ لم یزلی منور بودہ باد ۔ بعد از
دعواتِ محبت آیات کہ پرتوِ اجابتش صوامعِ سرائرِ ملکوت را
مزیّن سازد ۔ واتحافِ ہدیۂ تحیاتِ مودت بینات کہ اشعۂ آثارِ
استجابتش مجامع معتکفانِ خطائرِ جبروت روشن فرماید بر مراتِ
ضمیر آفتاب تنویر منطبع میگرداند کہ چوں لوازمِ اتحاد بین الدولتین علیتین
ایں وروا سمِ ودادِ قوانینِ فیما بینِ شوکتین قویتین چنین ست کہ
کہ میانِ دو شوکت عظمٰی ہموارہ در ارسالِ رُسل رسایل مفتّح
ابوابِ دوستی و محبت و در اظہارِ مہام و مرام مُشیدِ بنیانِ مؤالفت
ومودت شوند بنا بریں بنگارشِ ایں مراسلۃ الاتحاد پرداختہ

بجہت استحضار مرقوم خامہ اظہار مے گردد کہ عالی جناب معلے
القاب محامد و کمالات اکتساب عزت و سعادت نصاب صداقت
و ارادت آداب عمدۃ الاعزہ والاعیان محمد علی خاں
ہندی حامل صحیفۃ المجتہ یک چند در دار الخلافہ طہران جبہہ سائے
آستان عدالت ارکان اعلیٰ حضرت قدر قدرت خورشید
رایت عطارد فطنت بہرام سطوت زحل رفعت خدیو بیہمال
و بایں وسیلہ کامیاب حصول آمال بودہ دریں وقت مرخصے حاصل
و معاودت بوطن مالوف خود نمودہ یرلیغ بلیغ باہر النور و توقیع وقیع
مرحمت دستور سلطانی مشعر بر سفارش او شرف صدور یافتہ
کہ عنایات کاملہ را نسبت بعالی جناب مشار الیہ بظہور رسانیدہ
بآں زیبندہ آرایک اجلال اظہار و اشعار شود۔ کہ درحین
ورود عالی جناب بآں حدود و ثغور لازمۂ عزت و حرمت
و محبت باو نمایند و لوازم التفات را نسبت باو مبذول و بنواب
مستطاب مبادی آداب لکھنؤ اطلاع دہند کہ امور آں را
قرین انتظام و انضباط و بایں وسیلہ خاطر آں را رہین بہجت و
نشاط سازند و ہموارہ مرغوبات ضمیر والا را کہ مشعر بر استقرار
امر جہاں بانی و فرماں فرمائے بودہ باشند بمقام اظہار و اعلان
در آورند کہ کارگذاران دولت ابد مقرون بانجام آں مامور
شوند باقی ہموارہ اساس محبت و وداد تا ابد الدہر پایدار
و مواد مودت و اتحاد فیما بین دولتین علیتین قوی بنیاد و شوکتین
قویتین راسخ الاعتقاد محکم و استوار باد + محررۂ تاریخ بست و سیوم

شهر ربیع الثانی سنه ۱۲۲۰ هجری + پس از دار الامارهٔ کلکته بر آمده
مرشدآباد و عظیم آباد و بنارس را پامال مرکب عزم
گردانیده بمنزل مقصود لکهنؤ قرار گرفته ملازم درگاه پادشاهی
بوده تا آنکه بهمین طلب و رهنمونی قدردانی و ذره پروری آفتاب
فلک حکم رانی مرجع روسای دوران و ملجاء عظماء هندوستان
بندگان ذی شوکت و شان جنت مکان نواب محمد سعید خان بهادر
نور الله مرقده برامپور وارد و پابند سلسلهٔ نوکری مجاور آستان
سپهر بنیان گشته پس از انتقال خداوند نعمت بجوار رحمت
حضرت عزت جلت عظمته و عمت نعمته بحسب ولایت عهد مسند
ایالت و سروری بقدوم خلف باعز و شرف محتشم الیه رونق دوبالا
یافت رئیسی که در عقل و دانش فلاطون و ارسطو را معلم و امیری که
در فضل و کمال روح القدس را ملازم است انتظام ملکدارئیش
ضرب المثل دانایان فرنگ + و عدل و داد ایش سند عقلای
با فرهنگ + شحنهٔ سیاستش نام شر و فتنه از ورق هستی ستردهٔ
و بعهد دولتش بساط امن و امان برای دوست و دشمن گستردهٔ +
از طنطنهٔ شجاعت و دلیری او بهرام را لرزه بر اندام + و
از شهرهٔ صیت سخاوت و کرم گستریش بحر و کان را شرمندگی تمام +
خورشید طالع لطیفه تاریخ ولادت ۱۲۳۰ باسعادتش + و اقبال
و دولت را مباهات بادراک ملازمتش + جوهر شمشیرش آب و
تاب حدقهٔ چشم فتح و ظفر + و عزم جهان سیرش یک دل و رای
قضا و قدر + در راه فیل بادپایش او هم فلک کمر شکسته + و بعدهم

توسنِ سپہرپیمائش سمندِ وہم خستہ + جنابِ معلی القاب قمر رکاب شوکت و شہامت مآب خدا ئگاں نواب محمد یوسف علی خاں بہادر والیِ ملک رامپور طابَ اللّٰہ ثَرَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ + چوں زیب دہ وسادۂ ریاست شدند۔ ہمچناں سررشتۂ مواجبِ سابقہ برقرار داشتہ + وظیفۂ عزّت و برتری را قائم و استوار گذاشتہ + قامتے کہ بندبندش چوں نے بوریا از مغزِ قابلیّت خالی بود از برگ و نوائے تربیت شائستۂ سازِ مناصب گردانید + و سرے کہ مانند کاسۂ طنبور تہی از مادۂ استعداد مے نمود باسباب گردن فرازی ہمدوشِ زہرہ و مشتری ساختہ بمراتبِ علیا رسانید + روزے در مجمعِ امثال و اقران ذکر گفتگوئے فارسی بمیاں آمد باشندہائے ہندوستان را تفاخر بر انست کہ قواعدِ فہم اصطلاح و محاورہ و لغت و نکاتِ عجم چنانچہ ماخواندہ و ماہریم ایرانی ہا چہ میدانند و انصاف ہمیں ہست کہ ناطق بدعوئے صادق اند لاکن حرف زدن راہ نمے برند و در نوشتنِ کلامِ صافِ از ہمہ رنگ عاری مضطر اند۔ زیرا کہ لسان تحریر مخالفِ زبانِ تقریر ست و اصطلاح ہر فرقہ از اصناف باطبقۂ دیگر بسبے محلِ تغیر و اختلاف۔ معرفتِ محاوراتِ تمامی گروہ و اقوام و قبائل و ایل و الوس و کسبۂ بازار و سائرِ خلائق ہر دیار موقوف بمعاشرت فصحائے اہلِ لسان یا اکتساب از بلغائے زباں داں مے باشد۔ چہ ہر صنفے بمحاورۂ خویش و آشنا و بہ رموز و کنایاتِ خود گویا اند مانند علما و حکما فضلا و طلبا۔ وزرا۔ و امرا عرفا و شعرا و ادبا و اطبا کتاب و حجاب پیش خدمت و رعیت حلاج و نساج و سراج

ملّاح و فلّاح سلّاخ و ڈبّاخ زہّاد و عبّاد صیّاد و حدّاد جلّاد
و فسّاد تُجّار و سمسار عطّار و تمّار معمار و نجّار طرّار و خمّار
بزّاز و خرّاز خبّاز و سرباز کنّاس و حلّاس جاسوس و سالوس
نقّاش و قلّاش فرّاش و نبّاش رقّاص و غوّاص مُرتاض و
نبّاض واعظ و حافظ شمّاع و طمّاع صبّاغ و دبّاغ صحّاف و صرّاف
علّاف و ندّاف دقّاق و حلّاق حکّاک و دلّاک جمّال و حمّال بقّال و
دلّال رمّال و نقّال خیّام و حجّام باغبان و پاسبان دربان و سگبان
فیلبان و شتربان جاتو و قصّر گو سوقی و صوفی و ساقی کولی و لولی
لوطی و بوقی و کسانے کہ از اصطلاحِ فضلا و جہلا بے خبر و از محاورہ
خواص و عوام بے اثر اند بدون تفریق و تفکر امتیاز و تدبر چند کلمہ
غیر فصیحہ و متداولِ اجلاف و سوقی ہا را بدعوے دانش در کلام
کہ معاشش نباشد آوردہ بنیانِ کاخِ سخنوری از بیخ و ریشہ
بر اندازند و شاہدِ عبارت از زیور بلاغت معرا و در نظرِ
ارباب معرفت رسوا سازند بیچارہ قتیل کشتۂ دعوئے فارسی
دانی و سرگشتۂ معرفتِ لسانِ ایرانی بعضے کنایہ و اصطلاح و محاورہ
شنیدہ و پرسیدہ و در اشعار و فقراتِ منثور خراسانی و مازندرانی
و گیلانی و اذربائجانی و خوزستانی و طبرستانی و یزد و کرمانی و
شوشستری دیدہ و استعمالِ لازم و متعدی را بالقیاس
و قواعدِ صرف فہمیدہ آنہا را در غیرِ ما وُضِعَ لہٗ آوردہ غریب
خلط و خبط بضبط تحریر بکار بردہ خود را چناں قلم دادہ کہ بکلیاتِ
ایرانی و بلادِ عراق و فارس آگاہ بودہ و مُشتہر شدین بیچارہ را

بدیں دعوائے تباہ نمودہ بہ تیغ خامۂ اصلاح خونِ فارسی بے گناہ را مباح گردانیدہ اہلِ ہند را ندانستن طریقِ گفتگوئے عجمی بعلّتِ عدمِ معاشرت اصلاً نقص و مضرت و عیب و حقارت نیست زیراکہ اہلِ کشورِ دیگر بقدرِ دفعِ ضرورت ہم در تکلمِ زبانِ بیگانہ عاجز و مضطر اند۔ لہٰذا غرض از تسویدِ ایں عباراتِ سادہ از تکلفِ رنگِ گل و نسریں و فقراتِ بری از استعارہ ماہ و پروین بیانِ محاوراتِ فارسی مستداولِ مردمِ ایران و اعلانِ راہ و رسمِ نشست و برخاستِ ایشان است کہ بسببِ عدمِ آگاہی اہلِ ہند را در آں دستگاہے نیست۔ فقیر چونکہ ہفت سال بآں سرزمین نشو و نما کردہ اکثرِ اوقات در صحبت ہر صنف بسر بردہ چنداں کہ بذہنِ ناقص خود وقوف بہم رسانید و بصندوقِ سینہ آمادہ داشت۔ بحسب فرمائشِ اخلائے روحانی بطورِ تحریرِ روزنامچہ قدرے ازاں بر نگاشت تا از خواندن و شنیدنِ حرف و حکایاتِ مندرجہ قاری و سامع را بر کوائفِ بسلوک آں ولایت آگاہی شود +

لمؤلفه قطعه مدحیه ولی نعمت دام اقباله

خطاب کرد بمن دوستے کہ خاطر او — عزیز بود برم چون نشاط عہد شباب
رفیع قدر، گرامی نسب ستودہ خصال — گل ریاض نبی برگزیدۂ احباب
سعید و سید وحید ر علی شریف حسیب — ز جد و باب نژادش سلالۂ اطیاب
کہ ہر چہ دیدۂ ازراہ و رسم ملک عجم — شمار کن بزبان بیان و روئے متاب
قبول کردم و بستم کمر بفرمانش — اگرچہ نیست مرا دسترس بپایۂ کتاب
ہمین مرشد غیبی نوشتم از سر عجز — خدا کند کہ شود قابل پسند جناب
ولی نعمت و جوہر شناس فضل و ہنر — عیار دانش و فرہنگ عدل و فیض مآب
امیر ابن امیر و رئیس ابن رئیس — فقیر پرور و مسکین نواز از ہر باب
پناہ شرع متین و مربی ہر علم — گرہ گشائے دل مستمند اہل صواب
ز شرم ریزش آن بحر جود و کان سخا — فگندہ حاتم طائی برخ ز خاک نقاب
اگر کشند بمیزان عقل حلمش را — سبک نمایدش الوند کوہ مثل حباب
بعہد نصفت و عدلش نمودہ بچۂ میش — فراز سینہ و دست پلنگ بالش خواب
شمیم گلشن خلقش کہ در تواضع خلق — ہزار مرتبہ خوشتر بود ز مشک و گلاب
بہ گاہ قہر و غضب گر نگاہ شرزہ کند — برائے ہستی اعدا شود زبون ز شہاب
سمند وہم فتد خستہ پائے در تک و دو — اگر ز توسن او یک قدم نہد بشتاب
تہمتنے کہ بہ یم مصاف او دم رزم — عجب مدان کہ شود آب زہرۂ سہراب
ہمیشہ پیش رو موکبش سپاہ جلال — مدام شاطر فتح و ظفر دوان برکاب
سپہر مرتبہ عالی گہر مدار کمال — عزیز مصر شہامت خدیو مہر قباب
بنام کلب علی خان بہادر جم جاہ — کہ ہست پایۂ قدرش بلندتر ز سحاب
مرا بدامن الطاف آنچنان پرورد — کہ برترست عبارات شکر او ز نصاب

شمولِ بندۂ تنہا نگشت لطف و کرم | نمود مزرعِ اُمید یک جہان سیراب
بمہدِ عاطفتش خوش دل اند آسودہ | قدیم زمرۂ خرد و بزرگ نوکر باب
فلک بذکر نکویش کہ در دعا شود | سپئے نثار برآرد ز جیب دُرِ خوشاب
بزرگوار خدایا اساسِ دولتِ او | نگاہدار ز آسیبِ اندراس و خراب
کلامِ نادر و مرغوب داں ز کلکِ حسین | بطرحِ تازہ برآمد چو مہ ز پشتِ حجاب
رجاکہ اہلِ معانی ز صورتِ الفاظ | مدام میل نمایند کیفِ شہد و شراب
تمام گشت بسالے کہ بود از ہجرت | ہزار و دو صد و ہشتاد و نہ ز روئے حساب ۱۲۸۹

واین رسالہ عجالہ را بنامِ **عذب البیان** موسوم نمودم اُمید کہ بمفادِ الانسان مرکب من السہو والخطاء والنسیان ہر جا لفظے بے محل و نا مربوط بنظرِ اربابِ تحقیق آید آں را بمدادِ اصلاح زینت دہند و بیک قلم منت تحریرش را بر جانِ بندۂ ہیچمداں نہند واللہُ الموفق وعلیہِ التکلان **پوشیدہ** نماند کہ سرحد و ثغورِ ایران در عہد حکومت ہر طبقۂ سلاطین مختلف بودہ بیک قرار ہمیشہ نماندہ عراقِ عجم وسطِ کشور است و مُلکِ خراسان و مازندران و خوزستان و گرمسیرات و فارس و بنادر و طبرستان و آذربائجان و گیلان ملحقاتِ چار دورے باشد و در ہر یک آبادی شہر بزرگ و کوچک و دیہہ بسیار ست کہ بازار مسقف و چار سوئے و کاروان سرا و رباط و حمام و مسجد و مدرسہ و تکیہ و آب انبار تعمیر نمودہ اند بالفعل طولِ آں بسر حدِ افغانستان از خاکِ کافر قلعہ مابین مشہد و ہرات ہر طرف شش منزل و از مشہد تا طہران بست و ہفت منزل و از انجا تا کرمانشاہان شانزدہ منزل از بلدۂ مذکور تا خانقیہ عرب و عجم

وُیل ذہاب بالائے رود خانہ کہ نامش خاطرم نیست شش منزل وہمین قدر از انجا تا بغداد ست و در عرض یک طرف گیلان بکنارۂ دریائے کاسپین و لنکران و سالیان و جانبے ارزن روم مے باشد و دہنۂ مملکتِ ایران ہفت منزلے تبریز ست و از انجا تا زنجان ہشت و قزوین دوازدہ و دار الخلافہ از تبریز شانزدہ منزل مے باشد و از طہران تا اصفہان دوازدہ و از انجا تا شیراز ہم دوازدہ و از شیراز بندرِ ابوشہر ہشت یا دہ منزل است باقی از اطرافِ چہار جانب آراضی و آبادی بتحتِ سلاطینِ روم و اُروس و اولاد احمد شاہ دُرّانی و انگریز و دیگران رفتہ سمتِ آذربائجان تا قلعہ شیشہ و تفلیس بست و دو منزل جملہ ملک شروان و داغستان و گرجستان در قبضۂ تصرفِ اولیائے دولت مفتوحۂ ایران بودہ بدستِ اُروس افتادہ و از جانبِ خوزستان حلہ و کرکوک و موصل و بغداد و بصرہ سیزدہ منزل بہ تصرف اولیائے روم ماندہ و طرفِ بنادر و جزائر دریائے عمان مثل خارک و بحرین و مسقط و راس الخیمہ و دریہ خیلے ملک ماتحت و باج گذار تختِ عجم بودہ کہ سر خود و منسوب بانگریز و متعلق دیگران شدہ و سوائے توران بلخ و خوارزم و سرخس و اُورگنج زیرِ نگینِ شاہِ ایران کہ بود بدر رفت و جانبِ خراسانِ ہرات و قندہار و نصف راہ کابل و سیستان بلکہ تا جلال آباد و ہم دریائے سندھ سرحدِ عجم شمار مے شد خارج گردید + و باید دانست کہ در ملکِ ایران چہار فصل ست از تحویلِ آفتاب در برجِ حمل تا آخر جوزا

سہ ماہ بہار باشد کہ موسمِ شگوفہ وگل و کاہو و ریواس و خیار
و کنبزہ و اَلوچہ و توُت و آلو بالوُ و گیلاس مے شود و از ابتدائے
سرطان تا آخر سُنبلہ تابستان دفورمیوۂ سیب و انگور و زردآلو
وگرجہ و انجیر و حُلو و گرمک و طالبی و ہندوانہ و خربوزہ وغیرہ
و از میزان تا انتہائے قوس پائیز فواکہہ رسیدہ و پختہ
وبکمال شیرینی آمن خشکیدہ و چیدہ شدہ در ذخیرہ مے برند
و از جدی تا حُوت دو چلۂ بزرگ و کوچک زمستان ایامِ بارش
برف و باران و یخ بست حوض و دریا و وقتِ خزان و بے برگی
تمام اشجار ست سوائے حضرتِ سَرو کہ ہمیں وجہ او را شعرا و
اہلِ سخن آزاد خوانند کہ مدام یکسان ہست و در بلادِ معتدل
مثل فارس و سائر گرمسیرات کرمان و یزد ہماں روز و شب از
تقدیمِ خورشید در منزل نو تغیرِ ہوا معلوم توان شد کہ فصل بدل
گردید و کثرتِ بارش برف در چلہ ہائے زمستان و باران
بایام بہار و یا نیسان مے شود در زمستان باران و در ایامِ
بہار نیسان مے بارد زراعتِ گندم و جو و نخود زیر برف
روئیدہ سوزن بالا آمن ہر قدر برف آب مے شود بخاک
فرو میرود و زیادتے جاری شدہ برودخانہ مے پیوندد +
بدون سوختنِ ہیزم و آتش زُغال در سردی ہوا زندگی مردم
میسر نیست۔ و در گرما حاجتِ بادزن و چھتری میان ہیچ ملک
نہ مے باشد۔ سوائے کرمان و مازندران و از میوۂ خاص ہند
نے شکر در مازندران ہم مے رسد باقی انبہ و کٹھل و بڑہل

و شریفہ پیدا نشود و کُنار در ملکِ عرب و عجم بعضے جہت
اگرچہ بخوبی کنار فرّخ آباد و لکھنؤ نباشد و جامن و کمرک و لوکاٹ
و لیچو و کھِرنی و انناس بہ کُلّی ہیچ جا نیست و فالسہ بدل ناقص آلو بالو
و گوندنی شبیہ ناقص گیلاس ست و خورش ہائے گوشت کہ در ہند
آنرا ترکاری گویند مثل آلو۔ و اروی۔ و چچینڈہ۔ و پلول۔ و آریہ
و کندرو۔ و گوبھی، و ترئی، و کریلا، و کسیرو، و سنگھاڑہ، و شکرقند
و زمین قند، و کاندو در آں جا نباشد مگر حالا شنیدہ ام کہ
آلو، و ترئی، و فلفلِ سُرخ پیدا مے شود۔ الّا گزر کہ زردک گویند
برنگِ زرد و شلغم سفید و چقندر خیلے بزرگ بقدر ہندوانہ
و ترب مشابہ شلغم و بادنجان درشت و بامیاں و کدوئے دراز
و مدور و خیار چنبر و بالنگو و کلم بسیار بزرگ و پیاز سفید و موسیر
و سیر لذیذ تحفہ بہم رسد کہ در ہند یافتہ نشود۔ چنانچہ بعضے
را خام مثل زردک مے خورند و اہلِ ایران دو قسم اند۔ یکے شہری
سکنۂ بلدہ بزرگ و کوچک کہ اقسام آں مذکور خواہد شد۔ دوم
دہاقین و آنہم دو نوع ہستند۔ یکے دہ نشین اند کہ از چینہ گل و خشتِ
خام و آجرِ پختہ مکان ساختہ بلکہ دور آبادی خود دیوار بلند
کشیدہ چار طرف خندق کندہ و خاکریز نمودہ بر دروازہ قلعہ
شیر حاجی بنا نہادہ تختہ پُل مقابلِ دروازہ نصب کردہ بُرج و بارہ را
تفنگچی محافظ و نگہبان مقرر دارند در فصلِ خریف و ربیع از خرد گاو زمین را شخم و شیار
خویش نمودہ ہر سال مایہ دادہ قوت بیفزایند و تخم پاشیدہ گندم و جو و نخودِ
سفید و عدس درشت و لوبیا و برنج و مونگ کہ آن را ماش نامند

و با قلا که مثال سیم مے شود و زرت و ارزن و کافشه و پنبه
که تخم او را پنبه دانه نامند و کتان و خردل و سرشف
و بید انجیر کاشته از قنات و کاریز و چشمها آب داده سر رسیدن
حاصل از داس درو کرده بخرمن برده کوفته کاه و غله را جدا و صاف
کرده چیزے بنا بر مصارف خود و دواب بخانه ها انبار نمایند و زیادتے
را بار شتر و الاغ کرده در شهر برده نقد گردانند از جنس ماکول
ارهر و کلتهی و ماش و باجره و کودوں و مٹر وجود ندارد + دوم
ایلات صحرانشین زراعت ندارند خیمه سیاه پلاس را بدشت
و صحرا زده از گله و رمه و ایلخی گوسفند و بز و گاؤ و اسپ و خر
و قاتر و شتر وجه معاش بدست آرند اول بهار پشم آنها را
قیچی کرده و از مقراض چیده قالمه و رسن تابند و جوال
و گلیم و قالین و جوراب بافند و از بیخ موهائے بز کرک سوا نموده
برائے مالیدن نمد و پاپنچی و کلاه و بافتن شالکی و شال فروشند
و از شیر دوشیده یومیه پنیر و ماست و کشک و قره قروت
بعمل آورده مے خورند و بیع مے نمایند و از بره و بزغاله
هزاران را سر بریده پوست کنده بجهت کلاه و کلیجه
و پوستین دهند و دباغی کرده انبان سازند و بدست سوداگرها
بنقد و نسیه معامله کنند و گوشت را با دنبه در دیگها
انداخته سرخ نموده در شکنبه که ماست و نعناع و نمک مالیده
باشند پر کرده بمصرف خوراک و مایه قوت و معامله رسانند
و کره اسپ و خر و قاتر و باکش دیگر پول گرفته سودا نمایند

در موسمِ گرما بزمین سرد سیر پُرآب و علف و بوقت سردی
هوا میان گرمسیرات کوچ کنند و در قشلاق و یلاق بسر آرند
پسر و دُختر خود ها را باہم پیوند دہند و با شہری نیامیزند زبان
ایشاں از کسے رُو نگیرند مگر از آدم بیگانہ بلاد و سوادِ اعظم
پردہ و حجاب لازم شمارند بے عصمتی درمیانِ آنہا
نباشد اگر باغوائے نفسِ امّارہ گاہے امرِ فاحش رود ہر
زن و مرد بدکار بکشتن سزا یابد از پاشاہانِ سلف عہد و پیمان
شدہ کہ از ہر ایل ترک رعیتِ ایران انچہ سابق کوچانیدہ
از توران بآں ملک آوردہ جا دادہ اند مثل تُرکمان و ہزارہ
و قزّاق و تکہ و یمُوت و گوکلان و اُویاق و افشار و قجر و از
تاجیک زاد و ولدِ خودِ عجم قوم بختیاری و فیلی و زند و کُرد
و لرمسنی و شاہ سون و کلہر و قرعی و جمشیدی و ایلخانی سر وعدہ
معین این قدر سوار و بایں شمار پیادہ برائے نوکری سپاہ
پائے رکاب دادہ باشند کلانتراں و ریش سفیداں ہر تیرہ
اسامی خانوار شان را نشان مے دہند در سپاہ مے آیند
باید خدمت قبول نمایند تخلف دراں راہ نمے یابد اگر ملازمت
نخواہد استعفا عرض دارد جوان بایراق را عوض بیارد بسبیلِ
نقیب و مستوفی را چرب کند از بندِ چاکری خلاص و رہا
مے شود و علاوہ آں بضرورت مہمِ جنگِ با دشمنِ بیرونی
لشکرِ کمک ہم ازیں جماعت محصّلِ شاہی گرفتہ مے آرد
ہرچند کہ بعضے شب و روز حین غفلت در میروند و باز گیر مے آیند

وبسیاست میرسند + قسمِ دیگر از دیہات وشہر مشترک اند
کہ زمین گوشہ وکنار وبیرون ہر بلد را دیوارِ حصار کشیدہ خواہ
بدون احاطہ باندا ختنِ قاذورات وخشکبار قوت دادہ طرح
چمن وخیابان ریختہ اشجارِ الوانِ میوہ نشانیدہ از مہارتِ
باغبانی پیوندِ شاخ واصلاحِ تہ خاک بریختنِ پہین وخون
ومردہ جانورہائے بچہ سگ وموش وپیچیدنِ نمد در بیخِ
درخت بزرگی وشادابی وشیرینی ورنگِ ثمر بروئے کار
در موسمِ بہار وپائیز تا دست رس خود از خام وپیش رس
وپختہ میوۂ تروتازہ چیدہ آوردہ فروختہ وبعد فصل در
ذخیرہ داشتہ تا نوروز انگور وسیب وبہ وگلابی وخربزۂ وہندوانہ
فروشند ومویز وکشمش وجوز قند وقلیسی وتوت وزردالو
وانجیر خشک را معاملہ کنند واز انگور سرکہ سازند وشیرہ و
دوشاب نمودہ مایہ قوت گردانند واز اہلِ شہر ہم اقسام
مردم اند یکے اربابِ حکم ومتصرفِ ملک ودولت ودران چند
گروہ اند + اوّل سرفرازانِ مراتبِ علیا از روئے وراثتِ
آبا واجداد یا بزور اقبالِ خدا داد خواہ دمِ تیغ برندہ فولاد
سرتاج ہمگی پادشاہ ووزیرِ اعظم دستور المعظم ومستوفی
وعملہ دیوان وفرمان فرما وحکام ولایات + دوم اہلِ سیف و
سنان دہ باشی، وسلطان، ویاور، وسرہنگ، وسالار
کہ منصب دارانند وسواران باشمشیر وتبرزین ونیزہ وتیرو
کمان وکیسہ کمر بستہ وتفنگ داغستانی ولاری وطپانچہ کمر

وقبوز قرپوشش زین دارند وچگمه وزانوبند و زره و چار آئینه وخفتان وصاعدبند وکلاه خود پوشش بوده باشند ومن تبعه انها نقب زن وسیبه وسنگر ساز وتفنگچی تفنگِ فتیله دار وجزایرچی ونظامِ سرباز فرنگی وتوپ خانه وزنبورک شتر وطرح انداز وچرچی ونقیب تمامی نوکر بابِ ملازمِ پائے رکاب گفته شوند سوم عملهٔ درخانه ایشیک آقاسی وقاپچی ویساول وجارچی و میرغضب واَشیر وناظر وداروغه شهر که مفصل ذکر خواهند شد حاشیه دستگاهِ سلاطین وامرا وبزرگاں مے باشند ومثل جانورهائے خوشش آب وعلف هرچند روز بجائے دستاندرکار مانده گذران زندگی را بسر مے برند از شاگردپیشه ولشکری مواجب نقدی که مراد مبالغ سکه دار مشاهره باشد فراخور حال چه سوار وپیاده سرِ هرشش ماه خواه سال مے یابند وجیره یعنی خوراک یومیه که برائے جمله چاکرها معمول ست بوزن مقرّره مختلف الحال جنس از نان وماست وپیز وآرد وکنجد وروغن وگوشت وبرنج وهیزم وزغال وشیرهٔ انگور حتےٰ میوه هم برات آں را غرهٔ هرماه مے ستانند + چهارم اهلِ سُوق وحرفه در ذیل تماشائے بازار دُکان هریک بنوعے که مروج ورسم هرصنفِ کسبه بوده وجه مے ساختند معامله سے نموده وصف کرده خواهد شد + پنجم متوکلین علے الله سلسلهٔ جلیلهٔ مجتهدین که حافظِ حوزهٔ شریعتِ غرّا وحارسِ ملتِ حنیفه بیضا هادیانِ راهِ دین وحاکمانِ حدودِ شرعِ متین اند مجتهد کسے ست

که قواعدِ اوامر و نواهی الٰهی و احکامِ شرائع حضرت رسالت پناهی
از صوم و صلوٰةِ واجبات و مندوبات و محلّلات و محرّماتِ
مباحات و مکروهات طهارات و نجاسات با دلهٔ اربعهٔ
کتاب و سنّت و عقل و اجماع استنباط و تحقیق طریق تعدیل
و توثیقِ رجالِ روات کرده در جمیع علوم صرف و نحو و منطق و معانی
و بیان و لغت و اصول فقه و فقهِ از عبادات و معاملات تا قصاص
و دیات و حدیث و تفسیر و حکمت و کلام استقراعِ وسیع و
تدقیق و تصحیح منیع نموده ملکه بهم رسانیده افاده و افاضهٔ
درس و تعلیم فرماید و مجتهد جامع الشرائط اَعلَم و اَفقَه
و اَعدل و ازهد و اتقا و اَورَعِ اهلِ زمان و اقران و مسلّمِ فضلائے
دوران باشد حکم آں بر تمامِ مردمِ از شاه تا گدا نافذ
و جاری بوده اورا مطاعِ لازم الاتباع دانند چنانکه
بعزل حاکمِ ظالمِ بلد امر نماید رعایا و لشکر فرمانش پذیرند و کسیے
که بمراتب مذکور نه رسیده باشد از رجال و نسوان شریفان
و وضیعان و لئیمان جمیع اصنافِ امم و طبقاتِ بنی آدم را
مقلّدِ نامند چوں آسائشِ عباد و آرامشِ بلاد انتظامِ
هرگونه اصلاح و فساد ضبطِ امور معاش و معاد بوجود حاکم شرع
و ناظم عرف وابسته است بنابراں در کل بلداں و قصبات و
دیهات و ایلات براۓ اجرائے قواعد و قانون اسلام
بسند و اجازهٔ مجتهدِ جامع الشرائط هر که بدرجهٔ علم و اوصافِ
مندرجه لائق و در فنونِ نقلیه و عقلیه چنانچه باید فائق باشد

برگزیده و مقرر گردد تا خلق در امورِ دینیه و اخذِ مسائلِ شرعیه باو رجوع و تقلید نمایند جنابش تالیفِ رسایلِ عربی و فارسی مُشعرِ احکام مرتب نموده بدست مردم دهد۔ و ادائے جمعہ وجماعت و ایصالِ وجوہ خُمس و زکوٰۃ و تکمیلِ وصیّات اموات و تقسیم مواریث و صیانت اَرَاذِل و قیمومیت ایتام و نکاح و طلاق وسفاح و افتراق و هنگامِ ببایداقامۂ حدود قصاص و دیات و رفعِ منازعات و مطالبات و دیوناتِ اراضی و باغ و نظارت موقوفات باو رجوع دارد علما و مجتہدین و فضلائے متورعین در عوض بجا آوردنِ امورِ واجبہ امامتِ صلوٰۃ و درس و ارشاد و تکفّلِ مرافعات و نمازِ اموات اُجرت نگیرند حرام دانند و مواجبِ سلطانی را نستانند مگر در امرِ وصیّات هرگاه کسے وکیل نماید پس از فراهمی متروکات و بیع مُخلّفاتِ حق المحنت بحسب قاعدۂ شرعیہ گرفتہ بمباشرِ این کار دهند و هرگاه موصی ثلث قرار داده باشد قبض نموده بموجب وصیت بعمل آرند و تتمہ را بر ورثہ تقسیم نمایند یا در ایقاعِ نکاح هرچہ از جانبِ ناکح خواه منکوحہ رسد قبول دارند و جائز شمارند و هر قدر از وجوہ خمس تجار وغیرہ بمعرضِ وصول آید بر سادات تقسیم کردانند و انچہ از بابت زکوٰۃ و ردِ مظالم و وجوہِ بر اخذ کنند بر فقرا و مساکین و ابن السبیل عوام بذل فرمایند و هر مجتہدِ جامع الشرائط بحسب تحقیق و تدقیق و استنباطِ خود شرحی مستدل در علوم حکمیہ و کلامیہ و نقض بر بعضے

الواب ضروریہ لازم العمل نویسد و در مساجدِ محلات برائے
ادائے نماز ہائے واجبات و اعلان مسائلِ صوم وصلوٰۃ ہریک
از علمائے راشدین وسادات ابرارین راپیش نماز قرار دہد
کہ او ہم محض از نیّت رضائے خدا کفالت امورِ حیّ و اموات می کند
سلطان را در تعین ایشاں مداخلت نباشد و طلبۂ علم کہ از دیہات
و ایلات بعزمِ تحصیل آمن در حجراتِ مدرسہ اقامت نمایند
صورتِ معاش بایں گونہ روے دہد کہ در بلادِ مشہور ہر کہ از بزرگان
والاہمت بنائے مدرسہ نہادہ موقوفات مزرعہ و باغ و آسیا
وحمام و دکان برائے صرف آں گذاردہ اند از مداخلش بدستِ متولی
وجہ معوّنتِ مدرس وسکنۂ طلّاب وخادمِ جاروب کش وفراش
تقسیم مے شود بعضے جا بہر حجرہ یکدست فرش و رختِ خواب و
دیگر مسی وظروفِ مایحتاج موجود بلکہ کتبِ ضروری درس والاتِ
دریافت ریاضی ہم در کتب خانہ آمادہ ہست و در یک طرف آں
مسجد برائے ادائے فرائض ساختہ وپیش نماز مقرر وحوض
آب و باغچہ و چاہ و بیت الخلا و انبار خانۂ جنس علاوہ مے باشد
و فرقہ دیگر سادات ونقبا وقضات و ملّائے مکتب و
مدرس ومؤذن ومکبر و واعظین وروضہ خواں و فقرائے
سائل بکف در بیوت خود وکرایہ و بقاعِ مساجد و امام زادہ وتکیہ
منزل وسکنے دارند واز خیرات ونذر دولتمندان وظیفہ مستمرہ
یافتہ خواہ بگدائی اوقات مے گذارند + ششم طائفۂ شعرا
ودرویش صاحبِ خانقاہ وقصہ خواں وسخنورانِ انشاپرداز

که هر شب بمدح وستائش اربابِ کرم و هجو هائے مالکانِ دراہم و دینار بخیل طبیعِ لیامت شعار دودِ چراغ خوردہ استخوان شکستہ راست و دروغ بہم بافتہ وسیلۂ روزی سازند واہلِ ساز و نغمہ مطرب و مغنی و دمساز و رقاص و حقہ باز و مقلد و لوطی میموں باز و لوطی اجلاف و بازی گر و بند باز و عملۂ زورخانۂ کشتی و حمامی و بچہ بے ریش و اہلِ قمارخانہ که هر صنفے بشیوۂ نشاط افزا خاطرِ امرا و صاحبِ جود و سخا از ادا هائے مضحکہ خود مسرور نمودہ چیزے یافتہ روزگار بسر مے آرند ✤ ہفتم اربابِ تجارت که تنخواہِ ملک خود یا دیارِ دور دست را بیع و شرا نمودہ خواہ با جارۂ باغ و آسیا و حمام و کارواں سرا و دکان و بازارچہ و مزرعہ قوت حلال را وجہ معاش سازند و با نوکر باب و سپاہ پیشہ وصلت نکردہ گویند مالِ مغشوش و لقمہ مشتبہ خوردن جائز نیست و مکارے و حملہ دار قاتر و شتر و یابو و چاروائے پاکش و چاؤش و میر حاج و بدرقہ راہ و قاصد و عملۂ تابوت باجرت و جائزۂ مباح اوقات بسر آرند ✤ دراں کشور کمتر کسے بے کارِ محض خواہد بود - و صورتِ اخذ وجر حکام ولایت از مردم رعیت مختلف ست - اول خراجِ زمین مزروع از کشتکاراں مے باشد که به پیمودن از جریب بنا نہادہ اند یا سر خروار غلہ قرار دادہ ہر سال باید کدخدا از دیہات و قصبات و محلات شہر بستانند و بحاکمِ وقت عائد

گرداند + دوم برگله ورمه وایلخی بهائم از هر صد راس معین ست بعد از شمار اصل مواشی و تناسل بچه ها محصول بمے کارے رسد + سوم هر که باغ و فالیز و مزرعه سبزی خورشها دارد مطابق رسم قدیم وجهے ادامے کنند + چهارم باج خرید و فروش جمله اشیائے پوشیدنی و خوردنی و مایۂ زندگانی هرچه باشد در گمرگ خانه دیده و شمرده و کشیده حسب دستو جدیدمے گیرند + پنجم بر اصناف کسبۂ اهل حرفه چه دکان دار وچه کارکنِ خانه علاوه سر قفلی و کرایه معمول سابقه معرفت کلانتر گرفته مے شود + ششم جزیه از جماعت یهود و نصرانی و مجوس و هندو که بابت رعایتِ ذِمه بخزانۂ سلطانی مے آید و شرائطِ عهدِ امان از طرفین مرعی مے باشد۔ یهودی را که جهود هم مے گویند مقرر هست که بشعار ملتِ نبوی در ظاهر مانده خانه را پست بنا کنند و طبقه نسازند و بوقت باران میانِ هجوم مسلمانان گذر نماید از خرد و بزرگ در سلام بر مرد و زن اسلامیه سبقت داشته باشند بکسے در مقدمه یا معاوضه دشنام نه دهند بچوب و سنگ و اسلحه ضرب نه رسانند از کوچه و بازار شهر بدون سفر همیشه پیاده روند در مرور بکدام آینده و رونده تنه نزنند اگر معبر تنگ و کوچه باریک باشد خود راهِ چپ و راست بگردانند سوار اسپ زین نشوند بر پالان قاطر و یا پشته عزم سفر کنند + سوم کفر و زندقه خود را هیچ قوم ظاهر نسازند اگر جامه نو بپوشند وصله یا رچه غیر پیشِ سینه بدوزند که معیوب شود هندو باید قشقه بکشد یهودی موئے سر تراشیده قدرے پیشِ گوش وارمنی و نصرانی

ومجوس پُشتِ سر زیرِ کلاہ و عمامہ نمایاں و آشکار بدارد یخۂ قبا
و پیراہن را واروںہ بر عکسِ مسلمین بگذارد کاکل قدرے موئے مفرقِ سرست
چنانچہ علامت ہنود باشد در اہلِ اسلام ہم متداول ست و زُلف
کہ بچہ ہا و خواتینِ سیاہ مے گذارند موئے مقدم و پیشِ گوش و پُشت
آن را گویند کفار اگر بستم رسیدہ باشند سرِ خود مکافات را
مرتکب نہ گردند والا بہلاکت گرفتار مے شوند بلکہ بحاکم شرع خواہ
عرف استغاثہ عرض دارند آدم رفتہ مدعا علیہ را حاضر مے آرد
بعد ثبوتِ جُرم سیاست و نسق بظالم عائد خواہد شد علاوہ از خرج
و باج مذکور قسمے آنست کہ پول میوہ خوری و مہمانی و مصارف عرس و
پیشکشِ غم و شادی حکام بگردنِ رعیت مے اُفتد از جبر و اکراہ
مے دہند و ہرگاہ تہاون نمایند زیرِ چوبِ فلک اُفتادہ وجہ تعلق
مزید مے شود مہماتِ دُیونِ مہر و قرضہ دست گرداں و منازعاتِ
وراثت و عقد و طلاق و خلع رجال و نسواں حسبِ شریعتِ غرّا
کہ مرسوم اعلےٰ و ادنےٰ است و مخاصمہ سوداگراں در خانۂ مجتہد
دائر و فیصل مے شوند و کلائے دانشمند عدالۃ العالیہ دیوانی معین
و مقرر ہند در بلاد ایران وجودِ پاک سرشت ندارند ہر کس باعتقادِ خود
ہر کہ را معتمد مے داند بحضور صاحب مرافعہ قائم مقام مے گرداند
ہرگاہ بین التجار نزاعے در صحت و سُقم معاملہ یا دعوے غبن در جنس
خواہ بیع یا تعدی کم رکچی یا اختلاف حساب میانِ شرکائے مضاربہ
یا وکالۃ واقع شود تصفیہ آں از قرار قواعدِ مجریۂ ملک التجار و امین التجار
کہ از جانبِ سلطان معین ست تعلق دارد باجلاس و تصدیق

جمعے از اکابر از ہم مے گذراند و انتظام بازار و محلات و کشادن
دُکانِ جدید و اجازتِ کسبِ اہلِ حرفہ با کلانتر منوط است و
مواخذۂ امرِ معروف و نہیِ منکر و امورِ خلاف شرع و حکمِ
سلطان و ہتک حرمتِ اسلام و علانیہ ظہور فسق حتّے
ریش تراشیدن و حریر را پوشیدن محتسب مختار مے باشد
و بازخواست کمی سنگ و وزنِ قیراط و نخود و مثقالِ زرِ فضہ و ذہب
و دیدن و سنجیدن خالص و قلّابی نقرہ و طلا و تقرر نرخ
از معیار سرہ و کار دارد و پنجہ و چارک و من تبریز و شاہ
و خروار کہ صد من تبریزیست بہراو معتبر بودہ پاسنگ ترازوئے
خورد و بزرگ و قپّان را باخبر مے ماند و مقدمات زد و خورد بازار
و خانہ و شرب و ساخت و کشیدِ خمر و قمار بازی و نقب زنی
و دزدی و خون و کیسہ بُری و آمد و رفت صیغہ و کولی و قرشمال
و راہ زن و اباردی بردار بد و گرفتاری حارب و ضارب ہارب
بندہ و آزاد و بانی ہر شر و فساد و استغاثۂ اُجرت حمال
و فعلہ و بنا و تعدی بے جا تعلقِ داروغۂ شہر ست کہ
سر چارسوئے ہر معمورہ نشیمن مے دارد شب گردش میکند
ہر کہ بعد از سرِ طبل کہ بر پُشتِ بامِ بازار در ساعت اوّل گذشتن
شب و دوم و سوم گورگہ مے زنند و مے کوبند براہ و گذر
بر آید و معروف نباشد گزمہ ہائے ملازم آں داروغہ
کہ باطراف کوچہ و محلات در خراست مے گردند اگر برخورند
و شبہ برند او را گرفتہ مے آرند بپائے بازخواست مے کشد

جرمیہ حاکم و مشت زرے بنام حبِ نبات برائے خود اخذ نمودہ
مے بخشد یا در محبس مے دارد و از جانب سلطان اختیار
کشیدن مجرم از خانہ و دُکان و بچوبِ فلک آویختہ زدن
و گوش و بینی بُریدن و چشم کندن و بر نجیرہ بستن و دُشاق
کردن یافتہ بموقع وقت کار مے کند۔ ناظمِ ولایت کہ ہر جا
جُدا مقرر مے باشد چنانچہ بدار الخلافہ شہر طہران پائے
تخت ایران با وجود بودنِ تاجدار بمقرِ سلطنت محمد علی خاں
وزیر علی شاہ پسرِ خاقان مغفور مبرور حکومتِ شہر داشت
بعہدۂ او تمشیت ملک و اخذ مالیات دیوانی و امنیتِ راہ مسافر
جُستجوئے قطاع الطریق بودہ بدست آوردہ سیاست ایشاں میکند
داروغہ ہر روز بخدمتِ حاکمِ شہر مے رود و مے ایستد از واردات
روزانہ خبر مے دہد از ہر کس پول جرمیہ گرفتہ در شمار
مے آرد آنچہ نسبت گنہگار تدارک نمودہ ذکر مے کند ہنگام تعدّی
بے حساب و شکایاتِ رشوہ ستانی و دیگر امور نا ملایم طبع اربابِ
مذکور از منصبِ داروغگی عزل مے شود ہر چہ دارد بر باد میرود
نگہبانی قلعہ و ارکِ پادشاہی کہ دراں مکانات خسروانی و
خزائن و دفائنِ ملوک مے باشد خواہ بالفعل در انجا سکونتِ
شاہ ست یا بدل کردہ بدیگر محل و منزل رفتہ تعلق کو توال
مے ماند و انتظامِ مداخل ہائے باج راہ و دروازۂ شہر از مال
تجار در اشیائے خرید و فروشِ ظروف و پوشیدنی و خوردنی
و اسپ و شتر و بُز و گوسفند و کنیز و غلام از گمرکچی و اجارہ دار سرکا

وابسته ست. گذرانِ اہلِ ایران نسبت بمردمِ ہندوستان
بنہایت رفاه سہل وآسان مے شود زیراکه در ہند امیر و فقیر
نانِ فطیر و غذائے پخته خانهٔ خود را چاشت و شام مے خورند ہیچ
وقت از فکرش خالی نیستند بخصوص زنانِ غربا دریں بلایا بیشتر
مبتلا اند سحرگاه پایئے دستِ آس نشسته گندم بسایند اول روز
تا نزدیکِ زوال از پخت و پزِ خوراکِ نہار فرصت کرده بتدارکِ
طبخ دیگر جہت شب بکار پردازند بنا بر آں مہلتِ شغلِ کسبِ کمالِ مفید
دُنیا و آخرت نمے یابند بر خلافِ سکنهٔ ولایت که وضیع
و شریف اقسامِ نانِ خمیرِ بازار و قاقُق دستیاب و دُکانِ بقال
و آشپز و سبزی خوردنی از دستِ فروشہا که دو لنگهٔ لودهٔ سبد را
جانبینِ اُلاغ بار کرده با سنگ و ترازو در کوچه و بازارِ محلات
بگردشِ روزانه فریاد مے زنند ہر چه مے خواہند گرفته
طعامِ نہار مے خورند اصلا در خانه نان نمے پزند الا سوداگرانِ منتظم
و اہلِ امساک که سرِ فصل و ہنگامِ درَوِ حاصلات بوقتِ خرمنِ
گندم را قدرے ارزاں گرفته بخانه بُرده با نبار نہاده مدام
بقدرِ ضرورت سرِ آسیائے آبی فرستاده آرد کرده
آورده بی بی خواه کنیز و غلامِ شاں ہفته یک دو مرتبه خمیر
نموده در تنور خانهٔ نان پخته میانِ دیگچهٔ مس از ہوا محفوظ گذاشته
نہار و چاشت و شام درآورده صرف مے گردانند. سائر مردم
بوقتِ شب برنج را چلاو پخته با خورشِ قیمه و گوشت و سبزی و پلاوُ
معروفِ خود شاں تناول مے نمایند. و بعضے مالک مزرعه گندم داشته

هر روز نان بارا حواله کرده برابرش نان پخته ازوے ستانند دیگر
رسم ست که سر بخاری تنوز دکان خبازے اکثر نان پز ها قدرے
گوشت و دُنبه و نمک و نخود بایکدو دانه پیاز همراه آب در دیزی گلی
اندا ختہ بارے گذارند یخنی لذیذ و چرب پختہ مے شود یکے دو
پول مے فروشند برائے نان خورش دو سه آدم کفایت مے کند
هر که مے خواهد خریده مے آرد خالی کرده دیزی را استرد مے کنند
روزها بجز یخنی هیچ قسم برنج را عادت ندارند همه مردم نان مے خورند
و شب سوائے محتاجین جمله مخلوق بزرگاں و اوساطِ ناس مطبوخاتِ
مذکوره تناول مے نمایند اوقاتِ چیز خوردن بسبب خوبی آب و هوا
و مزیدِ اشتها که آبش صاف و بردی سنگها غلطیده سبک و بُرنده
و هوایش نشاط انگیز و غذا هائے خوشش مزه مولدِ اخلاطِ صالحه
و میوه هائے ارزانِ لطیف خون افزا است در سائر ناس باین تفصیل
قرار شده بعد از فریضه صبح بنام نهار قلیان مستائے بعمل مے آید
بقدر چهارم خواه نصف یا زائد نان تافتان و خورشیدی همراه
پنیره حلوا و مربا خورده دهن شسته دست بکار و کسبِ خود مے زنند
و قدم از خانه بروں مے نهند گویند ناشتا قلیان مکروه از منزل
حرکت نامطبوع و باعث ضعف قوت باشد ساعتے از روز گذشته
به موسمِ سرما از نان گرما گرم و حلیم و روغن داغ و قند و شکر
و دارچینی خواه عدسی یا کله پاچه و شیر دانِ سیراب زده شکم از عزا
در آرند و سیرے مے خورند در چاشت نزدیک زوالِ آفتاب نان و پنیر و کباب
و فسنجان و سائر خورش مثل اینها میل کرده میوه را هم که خربوزه و هندوانه

وانگور باشد بدرقہ دنبالہ کشِ طعام نمایند ہنگام عصر ہم اکثر خوش گذران ہائے صاحب چیز بخوردن شیرینی ومیوۂ تر وخشک بارفقا وعیال بلکہ ہم کار وہم خانہ وغلام بساطِ نقل اندازند بعد از نماز مغرب وعشا کہ بیشتر در مساجد باجماعت خوانده رُو بخانہ مے نہند رختِ بیرونی کیدہ عمامہ وجوراب راکنار گذاشتہ یکتائی از خالق خواہ پیراہن ماندہ وغذائے شب راکہ مذکور شد بسر رغبت تناول فرمایند۔ بعضے اُمرا قریب ساعت دہ و نہ بطعامِ شام دست آلایند واوّل وبعدش بحرف زدن و صحبت داشتن باہم شب نشینی را رونق دہند پس برخاستہ بجائے خود روند وسر رختِ خواب درآیند ویخ را در زمستان وتابستان میانِ کاسۂ دوغ وافشرہ وآب خوردن اندازند کہ مورث ہضمِ طعام وغذائے چرب وزینتِ خوان وجایدگی معرط شود چیز سادہ مستعمل ولایت را بہر ترکیب کہ از جوشانیدن وسرخ کردن بے ادویہ وماست طبخ کنند از خوبی روغن معطر وبرنج خوشبو ونمک براق گوشت چرب تروبے زہم فربہ وگندم ونخودِ سفید درشت وعدس کلاں قد دیدہ کبوتر ماش وباقلائے بزرگ زود گداز خورشِ لذیذ بامزہ میسر گردد کہ طبع تندرست بدرجۂ ادلٰے بیمار ہم بخوبی قبول مے کنند تمامی جنس خوراک ادنٰے واعلٰے برابر بست سلیقۂ مہارتِ بخت عام وخاص جلدا مے باشد آب خوردنِ مردم از نہر جاری وکاریز وچشمہ ودریا ست کہ در خانہ ہائے ایشاں خواہ محلہ علی الدوام یا بنوبتہ ہفتہ مے گذرد وازاں در آب انبار پُر نمودہ باشند زیراکہ آب چاہ را نہایت نامرغوب دارند میوۂ تر وتازہ از پیش رسِ بہار تا آخر پائیز از درخت چیدہ

وپس ازاں بذخیرہ داشتہ ہمچناں پرآب وتاب برآوردہ تامدت
نہ ماہ دہ ماہ از دہنہ جلال آباد کابل تا خانقین عرب وعجم ہمہ جائے
ایران تہایت تحفہ وارزاں وفراوان ہست مگر بعضے قسم ازاں
بمناسبت زمین وآب وہوا در بلدانِ مذکور خوب تر ولطیف ونازک
وشاداب مے شود مثل توت وگرجہ وبادام وزرد آلوئے کابل
وانجیر وانار مایہ خوش قندہار وانگور خلیلی ولپتہ خنداں
وحقیند رہرات وخربوزہ گرسنگی شہر بلخ وسیب وقیسی نوری
وآلو بخارائے مشہد وتُوت بیدانہ شمرانِ طہران وکاہو دیزۂ اس
انجاو انگور عسکری وحُلو وگیلاس وآلو بالوئے تبریز وکشمش ہمدان
وگلابی وبہ وسیب مِشکیزہ وخربوزہ گرمک شہری وطالبی وحسینی
وسردہ سوسکی وتُوت اصفہان وانار سادہ کاشان وانار
اتابکی وآلو بخارا وصاحبی انگور شیراز ومرکبات ترشابہ کازرون
وخارک دالکی مافوق دیگر بلاد ست از باعث افراط پیدائش ہر قدر
در بازار بفروش مے رسد وصف کمی بہائے آں دربیان
نے گنجد زیرا کہ نرخ اثمار میوہ بحساب روپیہ ہندی وشش اثار
لکھنؤ بلکہ چیزے زائد خواہد بود قریب من پختہ مے رسد در
سنوات وفورش نوبت ارزانی باں مرتبہ دیدم کہ رعایائے
صاحب باغ واجارہ دارِ میوہ فروش ہنگام شب انچہ باقی مے ماند
خیرات کردہ مُفت بفقرا مے دہند ومے روند کہ روز دیگر شب
ماندہ بنظر مشتری قیمت ندارد بموسم گل وبہار کہ جوانان
وپیر خوش گذران بادستہ رفقا ویارانِ ہم پیالہ ونوالہ بمہمانی

دوره مے گردند بر در باغ حوالی شہر رفته از باغبان قرار مے نمایند
شکم سیر میوه از دست خود چیده مے خوریم و چیزے ہمراه مے بریم
بدادنِ پول قلیل که شاید برائے ده نفر چہار آنه ایں ملک باشد
قبول مے کنند و راضی مے شود بے مروت ہا تا امکان دست بُرد میزنند
و ہر چه مے خواہند چیده و انداخته و مے خورند و گاہے توشه
ہمراه برده شب ہم در انجا بسر مے آرند جامه سرتا پائے زناں و عوراتِ
بلادِ ایران بالوان مختلفه رنگین و پوشاک مردان ایشاں ہم سوائے
پیراہن که در بر بعضے سفید و الائیگوں و آبی و سُرمئی مے شود
عامّهٔ خلائق کلاه پوست برّهٔ سیاه مالِ خود آں ولایت یا بخارائی
بسر گذارند + و جماعت اخوند و ملّا ہا و سوداگر سندیل و عمامه
بوضع ہائے جُدا گانه بسته باشند شال سبز سر و کمر خاص
برائے ساداتِ بنی فاطمهٔ مقرر ست اگر عامی مرتکب پیچیدنِ
آں شود فوراً بضرب مشت و لگد از سرش بر مے دارند و از زیر
قدش مے کشایند لاکن ہر کس را بمناسبت ذی و مرتبه
که دارد آرزش لباس شرط و لازم مے باشد ہر گاه
جُولاہه و کاسب کار و لوطی اجلاف از اتفاقِ روزگار و یاری
بخت دولت بسیار یافته یا درطریقِ اسراف و خود نمائی گذارد
و رختِ امرا باقسام پارچه قصب و الیچه و مُخمل و حریر و شال
ترمه و جبه سمور و قاقم بآرائش بدن بپوشد در مواخذه مے افتد
و بجریمه حاکم گرفتار مے آید + رسم سواری در شہر نہایت
کم ست کہار و ڈولی و میانه و فنس و پالکی معدوم اند بلکی زنان

چاخچو که موزهٔ رنگین یا رچه تا سر زانو مے باشد بپا کشیده
برقع یا چادرِ شب بسر افگنده نقاب و رُوبند آویخته
گوشه ها بدست گرفته بدن را پیچیده پیاده راه مے روند
در بازار خرید و فروش مے کنند سوائے شاه زاده و زوجاتِ خاص
سلاطین و وزیر اعظم که در لباسِ مذکور بر پشت زینِ اسپ و
پالانِ یابو و قاتر سوار شده دستهٔ خواجه سرا و فراش جلودار کاب
و عقبِ شاں گرفته مردم را با شو و پس رو گویاں مرور مے نمایند
و پادشاه و خواقین زاده ها و امیرِ کبیر و سردار هائے بزرگ در گردش
میان کوچه و بازار و منزل خود تا درِ خانه سلطانی یکه بر اسپ
نشسته جمله نوکر ها برابر و پیش و دُنبال پیاده راه مے پیمایند
هنگامِ سفر در صورتِ وقوعِ بیماری و ضعف پیری میانِ تخت رواں
که مشابه چوپهله بوده جانبین او دو چوبِ دراز مثال بانس نالکی بسته
و بر پشتِ دو قاتر خواه یابوئے یُرغه قوچاق نهاده تنگ کشیده باشند
و جلو هر دو بارکش را مهتر ها بدست مے دارند زینه نهاده اندرون
روند چار زانو مے نشینند خواه دراز مے کشند تمامی ملازمانِ همراهی
کسوت سفر پوشیده سوار مے شوند بغیر از چند شاطر که آں ها
کلاه بوقی کنگره دارِ ماهوت بسر جامه هائے کوتاه دامن در بر
شلوار بروئے تنبان و ارخالق کشیده پا تا به پیچیده تختِ
جوراب پوشیده مدام پیاده رو هستند بارها دیده شد که
خاقان بهشت مکان از اندرون برآمده بدیدن جناب میرزا بزرگ
مجتهد العصر اعلی الله مقامه پیاده سیر مے کردند و گاهے بر اسپ

از منزلِ خود تا بخانۂ شان که مسافت داشت تشریف مے بُردند
هنگامِ گذر از بازار فراشانِ شاہی در جلو رفتہ مردمِ راہ را
دُور مے کردند و ہر کہ بر دُکانِ خودش بود اوراپس مے نمودند گذرگاہ
را خلوت وصاف مے داشتند خلائق ہر جا کہ پناہ مے یافتند
صف کشیدہ بکورنشِ سر فرود مے آوردند + طرحِ تعمیرِ مکاناتِ عجم
ماورائے ہندست ۔ زیراکہ عمارت در کشادہ وہوادار بجہت
کثرت سردی وخنکی زمستان وگزند برف نمے سازند فی الجملہ
بخانہ انگریزے مشابہ مے تواں گفت از یں وجہ کہ بدون دروازہ ہا
وتجیر اُرسی شیشہ وپنجرۂ شبکہ دار برائے بستن وحفاظت
از برد وماندن روشنی تُوئے نشیمن چارہ نیست وآں ہم بوقت
شب وصبح در بخاری ہر اوتاق ہیزم بسوزانند وآتشِ زغال
روشن نمایند تا از حرارت وبخارات گرم شود موجبِ سکون
وقرارِ مردم گردد شبیہ آں وضع در ہند نیست کہ بیان
تواں نمود از نبودن درخت ساکھو وشیشم وہلدو ومثلش در
ایران کہ چوب آں ہا در عماراتِ ہندوستان بصرف مے
آید ۔ سامان تیر وتختہ وسہ درہ وسائر ضرورت مکان
خیلے کمتر بہم مے رسد بنا براں چارچوبۂ دروازہ ولنگہ ہائے
در از چوب چنار وسفیدار مے سازند گراں تمام مے شود لہذا
خانہ ہائے ایران از خشت خام وگل وآجر پختہ وآہک وگچ
مے سازند ۔ وآہک آنجا راہمیں کہ در آب تر نمودہ اجر وصل
کنند ہر دو سرش فوراً باہم استوار ومحکم گردند چنانچہ ہر گاہ

خواہند از ہم جُدا نمایند ہرگز ترک نخورد مگر ایں کہ از جائے
دیگر آجر شکند وطور بروں خشت و اُجر وغیرہ بالائے دیوار
و پُشتِ بام مثالِ ملکِ ہند نیست بلکہ فعلہ و مزدور از پائیں
مے پرانند بنّا در مقابل دست دراز کردہ مے گیرد مگر باصطلاح
ہند مصالح یعنی خمیر ساروج و آہک وگچ را در تغار پُر کردہ بر چوب
بست بُردہ مے دہد۔ نوعے کہ معمار باشی طرح عمارت انداختہ
بنا مے سازد وجہ اُجرت آں ہا بسیار ست از شش آنہ تا ہشت آنہ
یومیہ بنّا و نصفِ آں برائے فعَلَہ و دو مقابل را خاک بردار مے
یابد و خوراک چاشت ہر یک جُدا ست مگر برابر چہار آدم ہند بدون
تاکید سر براہِ کار مے نمایند۔ بسبب اُفتادنِ برف و باراں در
موسمِ زمستان و بارشِ نیساں بایامِ بہار حلَبہ بازار ہائے بلادِ عجم
طاق بستہ و گنبد زدہ خام و پختہ سقف ساختہ اند کہ از بالا و
پہلو روشندان دارد و ازاں شعاعِ آفتاب مے تابد۔ مردم
در سرما از گزند برف محفوظ ماندہ عبور و خرید و فروخت و کسب
کار خود مے نمایند ہر صبح جاروب کردہ آب پاشی نمودہ صفا
مے دہند در ہر شہر چنیں بنا شدہ کہ ہر صنف کسبہ پہلوے
ہم دُکان کشایند تا بازار بزاز و علاقہ بند و رنگ ریز و قنادی
ہر یک جُدا باشد مخلوط یک دیگر ماندن را عیب شمارند الّا
در محلات برائے رفعِ ضرورت سکنۂ انجا نان با و بقال و قصاب
و امثال آں دُکان مختلف داخل ہم دارند و اجناس خوردنی را
مے فروشند تعمیر امکنہ مردم ولایت بیشتر یک طبقہ باشد

برپشت بام کمتر عمارتے احداث نمایند مگر بخانۂ بزرگان گوشوارہ
بسازند وبرآمدۂ سرِ راہ وکمرۂ رو بجازار برپشت بام دکان ہا ہرگز
بنانے کنند در مکانات بزرگان دستورست کہ در باغچہ و
باغیچہ مشتمل براشجار سرو وچنار وگل ہائے خوش رنگ سبزہ
رونق افزائے صحن سازند وبخانۂ اوساطِ ناس ہم از حوض واشجار
خالی نباشد و در سرائے غربا اگر گنجائش نیابند درختِ انگور
بگوشہ پائے دیوار نشانده شاخہائے آنرا برتاک نسبت بکشند
تا ہم سایہ دخوشنما وثمر دہندہ باشد ہرگز ہیچ زمینِ وسط
منزل را بدون گل وریاحین وآب پسند ندارند چہ مکان زنانہ و
دیوان خانہ وکاروں سرائے + واامام زادہ سوائے مساجد کہ ہمہ جا
لائق شگفتِ خاطرِ ناظراں ست مگر نہالِ بزرگ مثل انبہ وجامن کہ
بہ ناشش دیوار وبام را بپوشاند رواج نیست ہرچند درخت
توت دگر دو قوے وشاخ وبرگ پہنا دارمے دارند وسایۂ آں ہا
بسیارست کمتر تعرض سے نمایند جائے شاں باغ و درحیاطِ وسیع
مے باشد + وشستن سر وبدن وغسل مردم در موسم گرما وسرما
از باعث سردی ہوا در خانۂ غربا وامرا غیر ممکن است الا در حمام
کہ معمولِ شاہ وگدا اگر دیدہ ہرکس برفع ضرورت خود انجامے رود
بقدر وسعت دست رس اجرت عملہ آں مے دہد بعض داخل شدن
در جامہ خانہ رخت برکشں کندہ لخت مے شود یکے مے آید لنگ
خشک مے دہد بکمر بستہ در اندرون مے رود اگر قضائے حاجت دارد
بگوشہ بیت الخلا سرسبک مے کند ہرگاہ مے خواہد در نورہ خانہ رفتہ

نورہ مے کشد میانِ صف زیرِ طاق گنبد بروئے صفحہ سنگ
مے نشینند سقّا دلو آبِ گرم آوردہ بسرش مے پاشد دلاک
استعمال کردہ سر کیسہ مے کند سر مے تراشد رنگ وحنا اگر خواہد
مے بندد بالائے فرش لنگ دراز مے کشد سر و بدن شُستہ
بگرمابہ درخزانہ آب کہ زینہ ہادارد نیت کردہ برائے غسل
سر فرو مے برد ہنگام برآمدن لنگ بردار آمدہ لنگ و قدیفۂ
خُشک برائے کمر و سر مے دہد خارج مے شود در بیرون سقا دلو
آب از حوض جامہ کن پُر کردہ روے پائیش مے ریزد ہرگاہ اوضاعِ
خودش درست باشد خادم سوزنی را فرش مے کند یکے آئینہ
وشانہ را مے آرد بر ریش وسبل مے کشد دیگرے گلاب پاش
گرفتہ بکف مے دہد بر صورت مے زند دُرُود مے خواند ہنگام فراغت
حق ہر یک را بدست آں ہا مے رساند و حمامی صندوقدار کہ خودش
اجارہ کردہ یا وکیل اوست معمول علاحدہ از ہمہ مے ستاند۔ در
بلادِ بزرگ حمامِ مردانہ و زنانہ جدا است و چنانچہ عملہ مردانہ اند زن ہا
نیز ہستند کہ خدمت مے نمایند و میانِ دیہات و شہر کوچک ہفتہ
یک روز و شب را زنانہ مے گردانند۔ در مردانِ ایران بعد حدّ
بلوغ کہ ریش و بروت برآید تراشیدن و مورچہ بے زدن و تخفیفِ
محاسن عیب بزرگ باشد کسے را کہ حاکم خواہد ذلیل کند امر مے نماید
ریش او تراشیدہ بر گاؤ سوار گردانند اِلّا اہلِ توپ خانہ و سپاہِ
شاہی و سرباز بعضے ریش نگذاشتہ سبل ہائے چقماقی را بلعابِ
اسفرزہ و بہدانہ تر کردہ مے تابند + رسم نوکری زناں مصاحب

وندیم ومغلانی وپیش خدمت ومحلدار و ماما وکهاری و انّا
در اندرون محلات بادشاهی وامرا وغربائے ولایت معمول نگشته
وجود ندارد بلکه دایه مرضعه هم چندان مروج نیست ندرت دارد
مادرها خوشش گوارند که خود شیر بدهند از قابله چاره نیست کمتر
هستند خدمت خانه منحصر بذات بی بی وصبایا وکنیز وعبید ست
اگر بمزید حشمتِ اربابِ دولت جاریه گرجیه وحبشیه وهندیه داشته
باشند زحمتِ برچیدن رختِ خواب وآب وجاروبِ خانه
وپخت وپز طعام مے کشند والا این کارها را از زنان واطفال خُرد
متکفل اند وزحمت خیاطت ودوخت رختِ زنانه وشُستن جامه
ونهادن وبرچیدن اسبابِ تعیش خانه بذمه عورات تعلق دارد
لباسِ مردان را خیاطِ بازار مے دوزند وکلاه را دوخته
از کلاه دوز مے خرند برگریبان وشانه وپشت جُبّه ماهوت
طرح گل وتُکمه وبند روم وزنجیر راه لَندَره دوزے سازد
هنر وپیشه گاذرے راکسبه ولایت کمتر مے نمایند واگر هستند
خوب نمے شویند در ایران علف وگیاهے پیدا مے شود
اِسپرک واُشنان چون در آب مے جوشانند وجامه چرک رنگین
را دران غوطه مے دهند چربی وکثافت بکلی زائل وروئے آب
آمده رنگ برقرار بلکه پُر آب وتاب بیشتر مے شود قدرے مالیده
در آب گرم شُسته آهار مے دهند مثل نو مے گردد از اسبابِ خانه
زندگی پلنگ نوار وچارپایه بان ومسهری وتخت وکرسی ومونڈها
نیست ظروف بامذان وخاصدان بسبب عدم وجود پان وتعابه

از نبودنِ رسم مالیدن مسّی و اوگالدان از جہت کراہتِ آخ و
تُف نایاب مے باشد در موسمِ زمستان فرش خواب بروئے زمین
اندازند و در گرما بالائے تخت کہ روئے حوض و صحن نصب کنند استراحت
فرمایند و گبہہ و مسند و تکیہ بزرگ کہ آں را پشتی و بالش نامند
سوائے روئے تختِ خلافت در خانہ ہیچ بزرگے ندیدم در نشیمن
اندارد و بالایش جلوس کند مگر حالا مرسوم شدہ است گبہہ کہ آں را بعربی
مقعدہ گویند در منازل تجار و اہالی شہر در صدر و پہلوئے مجالس بایامِ
سرما پہن مے نمایند و در گرما روئے نمد مسند و باؤوا حرامے کتاں
مے گسترنند الا فرش سفید کہ چاندنی و سوزنی مثلِ ہند باشد
مفقود است و جنبانیدن چور دمِ گاؤ و مروحہ طاؤسی با دستۂ نقرہ
وطلا و نصب چتر و نواختنِ نقارہ بدم دروازہ ہمیشہ و اوقات صبح و شام
خواہ ہنگام شادی رواج ندارد الا نقارہ خانہ شاہی کہ از تزک خاص است
حین طلوع و غروب آفتاب شور و غوغائے آں برپا مے شود چتر و پشت
تخت پیوستہ ہر گاہ شاہ بر فرازش برمے آید پشت بہ بالش مے نہد
بسرش سایہ مے کند + در خلقِ عام و خاص ایران تعلیم مسائلِ واجبات
و مستحبات دین و تمیز حلال و حرام و آداب نشست و برخاست و
و خورد و پوشش و بزرگ داشت پدر و مادر و عمو و عمہ و خالو و خالہ و برادر
و سائرِ اقربا و آشنائے بزرگاں خیلے لازم و متداول است زنانِ
معلمہ در تربیت نبات و در فن صرف و نحو و اصول فقہ و حدیث و
تفسیر مصروف ماندہ در علوم منقول دستگاہ دارند و مہارتِ تلامذہ را
بکمال مے رسانند و بالائے اخوندہا در مکتب محلات اساس بزرگی

بلکہ شاہی چیدہ متوجہ تعلیم ہستند درمیان اطفال وکودکاں چہار خلیفہ
از شرفا و سیدزادہ وزیرک بمنزلہ وزرائے اربعہ نشانیدہ
آنہارا اخود مے آموزند و باقی درجہ بدرجہ را خلفا و نواب آں ہا
دیگراں را درس مے دہند کہ نوبت بحروف ابجد مے رسد ازاں
مجمع عملۂ سیاست وانتظام را نامزد مے کند مثل داروغہ ومحتسب
وصندقدار وناظر و فراش ومیرغضب وپیش خدمت وسقا
وپیش نماز ومؤذن ومکبر معین مے گردانند کہ ہم درس بخوانند وہم کارہائے
مفوضہ انجام دہند گاہ گاہے امتحان زیردستاں مے گیرد
ہرگاہ غلط بخوانند درپے تحقیق مے رود خطائے معلم ومتعلم ہرکدام
برآید باو سزائے سنگین مے دہد ہر روز بند و بست ادب قاعدۂ
شرافت یادگرفتن بچہ ہا و تدارک بازی گوشی وہرزگی آنہارا
کہ مرتکب شیطنت نشوند و با پدر و مادر نیاویزند خوب مے نماید جاسوس
مکتب اگر خبر دہد کہ فلاں بچہ جرم کردہ و از بیان گواہ ثبوت یابد طفل بیچارہ
را بحکم اخوند فراشاں بخاک انداختہ پائے او را بفلک کشیدہ ہر قدر
چوب مقرر شدہ بکف پا مے زنند و زمانے بر سیلی ومشت و توی
سرے مکافات مے کند بایں نحو با مور معاش و معاد وہم از خردی
عادی مے نمایند تا در بزرگے بکار شاں مے آید بعضے بد اصل را
ہیچ مفید نمے شود ہمچناں در صفاتِ رذیلۂ زد و خورد رد و بدل
دشنام پختہ کار شدہ از ملا و مکتب در مے روند و بے سواد میمانند
در آموختن پیشہ و ہنر ہائے دیگر بچہ ہائے کاسب کار بدکاں پیش
استاد نشستہ اصول وقواعد حرفتِ مختلفہ فراگرفتہ مطابق محنت ہر روزہ جو

اجرت و مزدوری مے ستانند و از مشتری جنس چیزے بابت
شاگردانہ مے یابند مگر در معاملات قلیل و کثیر آنجا چنانچہ رسم داد و ستد
دستورے ہندست رواج ندارد کودکانِ شرفا و اصناف کسبیہ
برائے اخذِ خطِ نسق و شکستہ و نستعلیق از خوشنویس ہا سرِ مشق
گرفتہ در تحریرِ سیاق و انشا پیشِ میرزایانِ دفتر کار مے کنند
شاگردناں بار دیدم در اصفہان کہ خط نسق را خیلے پاکیزہ مے نوشت
و در سیاق ہم خوب مہارت داشت زن و مرد بطرفِ تحصیل و کسب
کمال راغب اند در شعر و بدیہہ اوقات صرف مے گردانند + نقودِ سیم و زر
دران کشور بیشتر چنیں رواج داشت کہ اشرفی و تومانِ عراقی ہشت
ریال دہ ہزار دینار و تومان خراسانی ہم دہ ہزار لاکن در آں ملک
حسابش از بست ریال مے شد بجا علی کہ آنرا ابلکی و دوبی گویند شش ریال و ہر یک ریال
کہ در ہند نامش روپیہ ست در عراق یکہزار و دو صد پنجاہ دینار و بخراسان پانصد دینار بمعاملہ داد و ستد
در حساب مے آمد در آخرِ زمانِ فردوس مکان فتح علی شاہ اسکنہ اللہ
فی دار النعیم سکہ جدید معروف قرانے چیزے کمتر از سابق بدار الضرب
زدند اشرفی و تومانِ نو کہ عبارت از دہ قرانے و دہ ہزار دینار باشد
ہجدہ نخود طلائے خالص و قران بوزن بست و شش نخود نقرہ فقاست
کہ ہر یک را ہزار دینار مے شمارند پنج دینار یک غاز و چہار غاز یک
بیستی و پنجاہ بیستی بحساب شاہی در بلادِ عجم زیاد و کم مختلف مے باشد
در شیراز و اصفہان و طہران بست و سہ شاہی و در شوشتر بست
و در یزد ۲۵ و در کاشان ۲۶ یک قران ست و در بندرِ ممبئی
عوض روپیہ چہرہ دار ہر قران ہشت آنہ و ہفت و نیم آنہ داد و ستد

مے نمایند و دو شاہی یک محمدی و چہار شاہی یک عباسی و دہ شاہی
یک پہنا با و حباب مے آید و دینار و منقور و بیتی و غازہ و جو وش نیست
نام آنہا حالا بر السنہ رعایا جاری ماندہ است + اہل ایران دعوت
و مہمانی را بکثرت دوست مے دارند چوں آشنا و بیگانہ وارد خانہ شود
ہرگاہ وقت ماحضر باشد طعام راپیش رو گذارند و الا بدون تکلف
از میوہ و شیرینی و اقسام فواکہہ کاہو و سرکہ شیرہ سکنجبین و رواس
و خیار و نمک مضائقہ ندارند گویند اگر چنیں نشود بملاقات مردہ آمدو رفت
سر قبرستان مے ماند وضیع و شریف زن و مرد غریب نواز مہمان
دوست بار آمدہ اند بعضے عادت کردہ اند تنہا چیزے نمیخورند در پے
بدست آوردن مہمان بکار رواں سرا و تکیہ ہا گشتہ بزور و زاری در ضیافت
مے آرند در مجمع ایشاں اگر کسے آب مے خورد حاضران نوبہ بنوبہ خطاب
مے نمایند عافیت باشد شارب الماء جواب مے دہد عافاکم اللہ
و اگر گویند ہنیئاً مے فرماید ہناکم اللہ و ہرگاہ احدی عطسہ کند
بشارت دہند خیر باشد او در مقابل تلافی نماید عاقبت شما بخیر
اکثر حضار یکے بعد دیگرے ایں فقرہ را مُوتوئے مے گردانند در برابرش
باید ہمہ را جیب شود ازیں قبیل بسیار قواعد و الفاظ متعلق تعارف صحبت
میانِ رجال و نسائے شرفا و ارزال در ہر حال و حینِ ملاقات و اجلاسِ
دید و بازدید مقرر و متداول اند کہ وقوف و عمل بر آں در موقع و محل
واجب و لازم مردم انجاست اگر نداند خواہ ترک کند او را بے ادب
و دیوانہ و سر خود بالا آمدہ و صحرائی و شتر بے مہار و کوہی و عرب و
ہندی اسنادکردہ باشند در مجلسِ ایشاں ہرگاہ خوشنویس قطعہ

خط یا نقاشِ صفحۂ تصویر خواہ گل و بتہ بحضرات نشان مے دہد ناظرے گوید
بہہ بہہ ماشاء اللہ دستِ شما مریزاد انشاء اللہ دستِ شما درد نکند
و اگر قصیدہ و غزل طبعزادِ خود یا چکیدۂ طبعِ موزوں مے خواند ہمگی
سر سکوت مستمع ماندہ در میان ہیچ نمے گویند در آخر و ختمِ کلام
با وصلہ مے دہند و بمقامِ تحسین و آفرین خطاب مے فرمایند نطقِ شما
گویا فکرِ شما رسا طبعِ شما غرا باشد و چوں بیکدیگر قلیان یا فنجان
قہوہ و چاء بدہند گویند خدا حافظ شما و ہمینکہ بعد از ملاقات و
و اجلاس بیش ہم ارادہ بازگشت نمایند از صاحبِ خانہ و بزرگ جمعیت
اجازت خواہند رفع زحمت یا تخفیف تصدیع میکنم یا مرخص مے شوم
و ہنگامے کہ برخاستہ عزم رو براہ دارند گویند سایۂ عالی زیاد
یا سایۂ شما کم نشود خدا حافظِ شما باشد یا لطفِ عالی زیاد یا لطفِ
شما کم نشود۔ و اگر از کسے راضی و خوشنود شوند و نفعے یابند
شکر کنند عاقبت شما بخیر خدا پدرت را بیامرزد الٰہی حاجتِ دُنیا
و آخرتِ شما برآوردہ شود سرفراز باشید۔ و ہرگاہ بسر غضب
و غیظ آمدہ قہر نمایند نفریں گویند خیر نہ بیند، گور بگور بیفتد، بایزید
محشور شود، گردنش بشکند، علیِ مرتضےٰ بکمرش بزند، خانہ اش خراب
گردد، ایں فقرات کثرۂ گفتنِ شرفاست و اجلاف در وقتِ ستیزہ
و دعوا بکدیگر دشنام و فحشِ زن و دُختر و مادر و خواہر گفتہ پدر سوختہ
و حرامزادہ و لوطی و ازیں قبیل بزبان آرند بر ہمدیگر بہ پرند و پر دیاچہ
گرفتہ بمشت و لگد پُشت و پہلو خرد و خمیر گردانند + در ایران برائے
آمد و رفت مسافران سہ ماہ زمستان از کثرتِ برف و انبارِ گل و شُل

بسبب آنکه دره وکوه وجادهٔ صحرا را برف گرفته مانع قوی
وسدِ تردد است که علف در چراگاه بهم نمی رسد راه بند شده
کسی نمی رود مگر بضرورتِ شدید تل برف را پامال کرده قدم میزنند
همه جا دو منزل هم تنها قطع مسافت بے خطرات وآفت میسر نمی باشد
وسفر ایشاں دو طرح رواج دارد یکے برائے کسبِ روزی وآں هم
دو صورت رو میدهد یکے باُمیدِ خدا شهر بشهر گشتنِ متوکلین علی الله
که از اربابِ دولت وهمت چیزے عائدِ شاں گردد آں را مایهٔ گذران
ورفع حاجت لابدی ونفقهٔ عیال نمایند چنیں کس هنگامِ عزمِ جزم
در کاروان سراها رفته خبر قافله از دلّان دارمی پرسد چوں تحقیق
کرد که فلاں روز بار بسته راهی خواهند شد نزد حمله دار می رود
اگر فقیر ست وخانه کوچ همراه دارد بطورِ سرنشین دو قاتر بکرایه معمول
طے نموده چیزے نقد داده باقی را بوعده منزلِ مقصود می گذارد
هنگام تعین روانگی ریزو پاش خود را بکارواں سرا می برد خواه قاترچی
مال پربار بدر خانه اش می آرد زن چادر وچاخچو پوشیده نقاب
بر رو افگنده ومرد با ساز سفر برآمده چار قلاب زده روی بار سوداگری
سرنشین سوار شده افسار پاکش مذکور بگردنش پیچیده برابر رو
دنبال پالوئی پیش آهنگ ودسته چار واد ارش همراه قافله قدم
می پیماید بے چاره اختیار توقف ومکس راه و پس وپیش اُفتادن
ندارد که جلو کشیده بایستد یا هر جا خواهد برود قاتر از جرگهٔ خود جدا
نمی شود اگر بزور وادارند سراسیمه شده دویده بآنها میرسد
وهر گاه شخص قدرے بضاعت داشته باشد برائے زن وبچه

قاتر کرایه مے کنند و براں کجاوه مے بندد و پرده مے اندازد
زیر کرایه باختلافِ اوقات کم و زیاده مے شود در زمان رفتن از ابوشهر
و کرمان شاه و تبریز و گیلان و کرمان بسمتِ طهران که مالِ تجارتِ هند
و فرنگ و عرب و رُوم و روس و ابریشم و رنگ و حنا از پے ہم
مے برند گراں مے اُفتد و بر عکس در آمدن ایں طرف ها سواری ارزاں
بدست مے آید چراکه بیشتر بار سوداگر بمنزل رسانده بزودی معاودت
مے کنند ہرگاه کرایه شد نفع دوسرِ والا خالی مے کردند
و عیال دار قدرے سامان بار و بنه باخود برداشته در کجاوه جا گرفته
بآرام مے روند بشرط آنکه در راه سرا زیر و سر بالا نباشد و
قاتر ہم شوخی و چموشی و جست و خیز نکند والا سیخ شده ناقلا زمین
مے زند + دوم سفر بردن و آوردن تنخواه باب ہر بلد برائے
فروش از شهرِ دیگر بحال ترقی و تنزل و رونق و کسادِ بازار که از روئے
اخبارِ تجار معلوم مے شود اگر خود مالک با جنس ہمراه بودن مناسب
ندانند مے رود والا حمله دارهائے معتبر که ہر جا معروف و مشهور اند
و پشت در پشت ہمیں کار و پیشه انهاست و از بست تا دو صد قاتر
و یابو و اُلاغ سرکنند و یتیماں و غلاماں و چاکرهائے ملازم دارند
و بر رسم و قاعدهٔ آبائی از شیراز باصفهان و از انجا باز بدار العلم
مرور و عبور آمد و رفت میاں ایں دو شهر کرده اند ہرگز سفرِ ابوشهر
و طهران نخواهند کرد چراکه چاروائے آنها براه و گذر ایں دو بلد نیکو
بلدیت بہم رسانیده اند حتیٰ که ہرگاه برف در نشیب و فراز
برابر اُفتاده صحرا سفید شده باشد و سیاهی جاده ننماید۔

یا بوئے بیش آہنگ از قوتِ شامّہ وادراک وجدانی براہِ راست
پے بردہ قدم مے پیماید و بار بمنزل مے رساند کاروان سالار
کہ بیشتر حاجی و کربلائی و مشہدی باشد یا سوداگر نرخ کرایہ بوزن بار
منقح کردہ مال بدخل و قبض گرفتہ از کاروان سراہا بر پشتِ رہوار
بستہ شب قطع مسافت مے کند و صبح بمقام فرودگاہ مے رسد ہرگاہ
آبادی دیہہ و سیاہ چادر و کاروان سرائے خالی اُفتادہ بنائے
سلاطین و امرائے اہلِ خیر باشد یا میدان و دشت و دامن کوہ
نزدیک آب چشمہ و نہر و رودخانہ ہر جا کہ منزل از سابق مقرر شدہ است
بار مے اندازند بالائے ہم چیدہ حصار مے سازد پالان چاروا ہا
برداشتہ رہا مے کند بیشتر بخاک غلط مے خورند پس یتیماں و غلام نو بہ ہر کہ
باشد ہی کردہ بچراگاہ بردہ سر مے دہند تا عصر علفِ سبز شکم سیر
خوردہ باز مے آیند اقسار ہمہ را برسنِ کمند مے بندند در توبرہ
پُر از کاہ بخاطر ہر یک را اس من تبریزی جَو پاک کردہ انداختہ بسرِ شان
مے زنند و بچہ ہا لگن اشکنہ قروت و نان و چنگال پیش کشیدہ
دَوَرِ در ہم نشستہ لقمہ ہائے مردانہ زور آزما مے زنند و خیکِ
آب را خالی مے کنند و دست شُستہ و ناشُستہ بریش کشیدہ
سبلہا را چرب کردہ باوجودِ زحمتِ پیادہ روی دہ فرسخ روئے
سنگہا بنہایت تندی کہ مردمِ ہند بگرد شان نمے رسند و تعبِ
بار کردن و پائیں آوردن لنگہ ہائے سنگین مال از پشتِ چہل پنجاہ
قاتر و راہ رو یعنی ہر چاروا کہ بارِ خود را کج کند یا بگرداند یا زمین بزند
دویدہ آں را راست نمودن و برداشتہ بر سرِ پالان نہادن خستہ

وکوفته نشده بے درد ہا لگن مجمعہ ہا را گرفته بجائے تبنگ
و دائره مے زنند و بصدائے اِنَّ اَنکَرَ الاَصوَاتِ تصنیف
مے خوانند تا که آقائے شاں پلاو خورده ساعتے دراز کشیده
برخیزد و امر نماید بار کنید و جماعت سر نشین ہم از نجت و پز و خور و نوش
دست کشیده خورد و ریز را در خورجین و جوال در آورده تهیۂ روانگی
درست گردانند بر خاسته در تاریکی شب یا روشنی ماه بار کرده
بقدر شش ہفت فرسنگ کم و بیش طے مسافت بران سنگلاخ
مے نمایند + دوّم سفر زیارت عتباتِ عالیات که مراد از کاظمین
علیہما السلام و کربلائے معلّٰی و نجفِ اشرف و سُرَّ مَن رَاٰے
باشد و حج بیت الله و مدینۂ طیّبه که ہنگامِ موسمِ بہار ہرگاه
برف آب و شدّتِ بَرد کم شود سر محله بزرگ و شارع عام و گذرگاه
خلائق چاؤش ایستاده ذکر مناجات و فضائلِ زیارات و حکمِ وجوب
طوافِ خانۂ خدا بذمۂ مستطیع بآواز بلند و لحنِ خوش مے خواند مردم را
رغبتِ قصدِ سفر و تدارکِ زاد و راحله مے افزاید تاریخ و روز عزمِ
کوچ کردن دستۂ زوّار و مقام پیش خیمه زدن و جمع شدن نشان
مے دہد ہر کس را توفیق رفیق اسبابِ موجود مانع بر طرف خرجی و پاکش
آماده مے شود گر یا نشس را شوق مے کشد از تجارت و دُکّان و نوکری
و کسب دست بر مے دارد بقصدِ سفر سامانِ ضرورت و چاروائی
سواری مے خرد یا کرایه مے کنند از یگانه و بیگانه حلالیت مے طلبد
بلباس سفر بیرون مے رود و توشه راه بر ایشں مے آرند بعضے محبان
از اں در مے برند و ناشتش را در ذی مے گذارند گروہے از دوستگان

یک دو منزل مشایعت کرده مراجعت مے فرمایند قافلہ زوّار
حاج فراخورِ مقدور تدارک دیده اوضاع آرام برداشتہ رو براه
مے نہد چاؤش در اول و آخرِ ہر منزل ذکر کنان پیش مے رود ہر چند
قدم بآواز بلند صلوٰۃ مے خواند ہمگی باندائے او ہم صدا میشوند
چاؤش در مقدمہ و قلب و ساقہ انبوه پیاده و سوار ہر جانب را
محافظت مے کند تا خستہ حالے اگر عقب مانده باشد او را
بر سواری بنشاند و ہرگاه زمین خورده باشد او را تیمار داری کند
و دزد و راه زنے در شب تار نتواند دست برد زند یا تنہا دیده لخت
نماید در اول وقت فجر برائے نماز جلو گرفتہ ہمہ را وا نمے دارد
تا سرِ آب رفتہ و زہر آب ریختہ طہارت کرده دست نماز
گرفتہ فریضہ صبح را بجماعت اگر امام یابند ادا گردانند
مردم برہنمونی او بجائے نیکو و آب و آبادی منزل کنند خیمہ افرازند
چیز بپزند و با رفقا و ہمکاسہ بخورند و ہر کہ اذوقہ ندارد و از سدِ رمق
او را محروم نگذارند و دست و پا جمع کرده سر بار و بنہ آہن بخوابند
و کشیک بکشند در ظہر و عصر و مغرب و عشا عقب کدام سید و ملّا
متورع میان خود ہا اقتدا نمایند دو ساعت شب گذشتہ بار
ببندند و راه روند چوں نزدیک روضۂ مقدسہ برسند سلام
رسند چاؤش احرامی خود را بر زمین فرش کنند زیارت و سلام
را کہ دران مقام باید بجا آرند تعلیم دہد فضائلِ اجرِ شان تلقین فرماید
ہر کس بقدرِ استطاعت زرِ نقد و زیور و لباس بطریق جایزه و ہدیہ
با عذر خواہی بسیار پیش کشد زن و مرد از حق المحنت و زحمت راه

رونگر دانند هرگاه بشهر در آیند حمام روند و جامهاے پاکیزه پوشند
و معطر شوند و هر دسته با اهلِ بلد و محلهٔ خود دست جمع بر رواق مطهر رو نهند
درکفش کن رسند آں مقامے ست که هر کس پاپوش خود را بر جامے گذارد
محافظے سر زینه نشسته از چوبے که دو شاخهٔ آهن بسرش استوار ست
جفت هر واحد را برمے دارد برابرش قطار مے چیند وقت بازگشت از همال
چوب برداشته پیش پایش مے اندازد هرگز کفش یکے را با دیگرے
تابتاو البش نمے کند روزِ آخر از حضرات چیزے یافته اوقات بسر
مے برد مقابل دسته زوّار یکے از خَدَمَه روضه مقدسه پیش مے آید
بلکه بعضے از خارجِ آبادی استقبال کرده همراه مے شود بمکان سکونت
و فراهمی اسباب رفعِ ضرورت لحک و دلالت مے نماید آدابِ
داخلی تلقین و عبارت زیارت را بصداے بلند قرأت مے کند
دیگراں در تبعیتِ او مے خوانند در مسجدِ پشت سرِ تربت بعد تقبیل
و مس ضریح رفته نماز ادا کرده سرِ ماوٰا و مقام بازگشته قیام و
آرام مے فرمایند چوں از زیارتِ دورهٔ ائمهٔ عراق فائز شده
و حجاج از طوافِ کعبهٔ شرفا و روزی مدینهٔ طیّبه فراغت یافته
رو بوطن آرند روزِ آخر صله چاؤش و میر حاج فراخورِ وُسعِ طاقت دوبارہ
داده باشند + از عهدِ سلاطینِ صفویه در ایران رواجِ تحصیل علم
صرف و نحو و اصولِ فقه و فقه و کلام و حدیث و تفسیرِ بشیر و تذکره
مبحثِ طب و دیگر فنون غریبهٔ حکمت و فلسفه و ریاضی و هیئت کمترست
و ثانی بجهتِ کثرتِ سرما و قلتِ رطوبت در هوا و بُرندگی آبِ بردانِ
کوهساری و وفورِ غذاے مرغوب طبائع و تولیدِ اخلاطِ صالحه

که امراضِ بلغم وسودا ابتدارت حادث شوند و قوتِ هاضمه موادِ
فاسده را هم فنا مے کنند معالج و مستعلج نهایت قلیل شده اند
بهر حال چون طبیب حاذق نشو ونما کرده در بلده شهره دستِ شفا وتشخیص
ناخوشی هائے فسادِ غلبهٔ خون وصفرا یافت قدر و منزلتِ او زیاد
مداخلش از همه بیش رجوعِ خرد و بزرگ بسیار دماغش بهوا
مے باشد هر کس آں را بوساطت یگانه و بیگانه خود و عرضِ حال
طلب دارد و بهزار خوشامد و تملق وچاپلوسی برسواری قاتر و یابود
چاروائے رهوارِ خودش نشسته غلام ویتیم ونوکرکه دارد همراه گرفته
ببالینِ مریض مے رود نبض را دیده زبان را مشاهده نموده نسخه نوشته
داده مداوائے دیگر حالے پرستاران مے کند ایشاں را باید دوا ها
وعرق ویک شربتِ خاص ترکیب دادهٔ آں طبیب را از دکان
عطارے بگیرند که دست نشانده اوست واز قیمتِ ادویه سهم
غالب مے دهد واز بابت حق القدم بقدرِ وسعت نام ورسم
اشرفی وریال وکله قند ونقل وشیرینی وکوزهٔ نبات وجوراب
ودستمال وقماشش هرچه میسر تواند شد در مجمعه نهاده
پیشکش گردانند وبرائے یتیم وخادم وهمسایهٔ آں حکیم
چیزے جدا بشمارند تا که خوشنود برگردد اطبائے معروف
باوقاتِ صبح در گوشهٔ تالار وارسیِ مکانِ خود اجلاس مے نمایند
مرضائے زن ومرد آمده زیرِ ایوانش ایستاده بنوبت پیش مے
آیند نبض وزبان نشان مے دهند وحال گذشته وسبب
مرض بیان مے کنند شنیده بدر دشش وارسیده اجزائے دوا

دو زن شربت از کاتبِ نسخه نویس گفته بعد تحریرش بدستِ
بیمار مے سپارد اگر بعضے معزز و ممتاز و از معارفِ بزرگان باشند
بالا رفته در نشیمن او برابر پہلو و مقابل و زیر دست جلوس مے
فرمایند کارسازی نموده خدا حافظ گفته مے روند نوع دیگر
دیدم یکے خود را بلباس طبیب پیراسته در کُنجِ دُکانِ عطّار
قیام داشته سرپرستی بیماران و ملکه وجه گذران مے کرد رسمِ
مشاہدۂ بولِ مریض در شیشه که قاروره نامند و دیدن قاذورات
و نجاست و غائط در طشت که آں را پاخانه گویند میانِ اطبائے
ایران متداول نیست باستماعِ قاعدۂ دیگر بلدان ہجو فراداں
مے کنند و عمل طائر و حقنه و مسہل غیر مشروب عیب نباشد
در غذائے پرہیزِ چلاو و کم روغنِ نرم بخورشِ بیماران تجویز فرمایند
و بالائے جلّاب آبِ ہندوانه و خیار و ہند و نفع بخشد اگر از حکمائے
ایں مملکت کسے در ولایت رفت خیلے عزّت و شہرت یافته
مرجعِ سلطان و حاکم و رعیّت ایران شد زیرا که العلم علمان
علم الابدان و علم الادیان بعد از مرتبه رفیعه مجتہد العصر و امام جمعه
درجه طبیب در خلقِ ہر کشور بلندتر است ہر چند وصفِ آب و ہوائے
انجا ہویدا و میوه مثلِ جان آدم وافر پیدا و خوراکِ انسان و حیوان
روح افزا است بموسمِ طاعون که دُنبل کوچک بطور بثور در جاہائے
مختلف بدن بر آمده سرش سیاه و کبود و دَورش قرمز و میانش
التہاب و سوزش مے باشد و ایامِ شیوع وبا که از طرفے داخل
و بسمت دیگر خارج مے گردد مردم را در مُردن مہلت وصیّت کردن

با قربا وجمع نمودن دست و پا بلکہ نعش کشیدن زیر و بالا در حالِ قے و شروع اسہال و ابتلا بیشتر میسر نمے شود چنانچہ در ۱۸۶۴ء عیسوی مطابق ۱۲۸۱ھ ہجری از روئے اخبار معلوم شد کہ در مکۂ معظمہ بزمانِ حج و اشتغالِ مناسکِ طواف بعرصۂ چہار یوم و لیلے نود ہزار مرد و زن از امیر و فقیر دعوتِ حق را لبیک گفتند و در ۱۲۷۱ھ ہجری در شیراز از بست و پنج ہزار آدم بذریعۂ وبا و زلزلہ برحمتِ خدا واصل گشتند + حالات وفات و تشییعِ جنازۂ امواتِ مردم ولایت چنین است کہ اکثر شاں وصیت نامۂ خود را بر بازو بستہ یا پرۂ کلاہ و عمامہ گذاشتہ یا در پیش وکیل کارخانۂ تجارت داشتہ حینِ حیات ہر سال آں را بدل نمایند و ہرچہ باید و شاید در بابِ تقسیمِ متروکہ و مخلفات بنام ورثہ مسجل سازند و رعایت ذمتِ حق خدا و خلق را در براءتِ از بازخواست قیامت و روزِ حسابِ آخرت ملحوظ دارند تا بالطمع نفسانی و اغوائے شیطانی و موشکبِ دوانی زمرۂ حسد پیشہ و راہ زنان باطل اندیشہ نوبتِ جدل و مرافعہ اخلاف بدر خانۂ حاکمِ شرع و عرف باختلافِ و نزاعِ یکدیگر نہ رسد چوں از مداوائے طبیب و صدقہ و دعائے ماثور بیماری مریض برطرف نشود و رو بصحت نیارد و علامتِ ردیۂ غورِ عینین و بردِ اطراف و سقوطِ نبض از نظمِ طبیعی و غلبۂ بیہوشی و اختلال حواسِ خمسہ و صلب حرکاتِ نشست و برخاست و شمارۂ نفس و تنگی سینہ و صدورِ کلمات ہذیان و برجستن از بے خودی بر یکے از مرد و زن طاری و عیاں گردد پرستاراں بربالین رنجور آمدہ سورۂ یٰسین و دیگر آیات و سورۂ مبارکہ قرآن تلاوت نمایند

ودعائے توبہ ودعائے عدیلہ ودعائے کمیل وجوشنین را بلند وشمردہ
بخوانند تا علیل ہمپائے ایشاں بزبانِ خود ادا گرداند ودر آخرِ وقت
بزمینِ ہموار برپشت بخوابانند وپائے او را بسمتِ قبلہ دراز کنند
کہ از روئے ایمان وتصدیقِ شرائع اسلام متوجہ کعبہ بودہ جاں بدہد
حینِ مفارقتِ روح از بدن پارچہ دراز بر چشمہا بندند کہ از دُنیا وما فیہا
دیدہ بپوشد بنظرِ رغبت در امورِ آخرت بیند وپارچہ دیگر از زیرِ چونہ اش
بالائے سر بردہ گرہ زنند کہ تحت الحنک شود ودستہا را برابر پہلو
بگذارند وشصت پاہا را یا کہنہ پارہ بہ بندند وبیشتر کلمۂ طیبہ را محاذی
گوشِ او بسمع مشرفِ موت رسانند ہرگاہ از جان کندن خلاص
شود وروح از قالب پر پرواز کشاید زنانِ حاضر الوقت ہجوم آوردہ
شیون وفغاں نمایند وبمزیدِ جہالت بر سر وصورت وسینہ
وزانو دستِ ماتم زنند ورُخسارہ وجبینِ خود خراشند وموپریشاں
سازند بلکہ بعضے در سوگواری وبے قراری گیسو بُریدہ خاک بر سر پاشند
ومرداں ہم بگریہ اشکباری وہائے ہو دریغ ندارند زنانِ ناحیہ
در اشعار نوحہ وندبہ حسب ونسب وصفاتِ حسنہ میّت را سرمایۂ
رقت گردانند در غمِ پدر بخیۂ پیراہن وپیشِ سینہ قبا را بسر چاک
کنند وبشگافند وشالِ عزا برنگِ مشکی وسیاہ در گردن اندازند
وگوشہائے آنرا در جیب وراست بکمر زنند سابق ہمہ تن سیاہ پوش
مے شدند حالا خیر پس علامۂ موت را خبر شود وچند کس برپشتِ بامِ بلند
خانہ یا سرائے حوالیِ ماتم کدہ یا گلدستۂ مسجد محلہ برآیند وبرائے
آگاہی واطلاعِ مردمِ دور ونزدیک مناجات وخبرِ وفاتِ میّت

بنام و لقب ذکر نمایند تا ہر کہ بشنود فوراً در منزل موتے برسد
مردہ شو ہا کوزہ و کاسہ و آب برگ سدر و کافور و قراح بر گرفتہ
پیش رفتہ جثہ را بر تختہ گذاشتہ سہ غسل دہند و نیت ہر یک جدا
سازند و کفن بپوشانند و حنوط پاشند و جریدتین بگذارند و تابوت
بخوابانند و آں را در نعش در آرند خویش و بیگانہ استرجاع نمودہ
شہادتین گفتہ چار گوشہ بر دوش بگذارند برائے نمازِ میت در مسجد
و درِ خانۂ امامِ جمعہ برند اہل راہ و گذر و بازار ہم بنا بر کسبِ ثواب
در مشایعت و صلوٰۃ شریک شوند و بقبرستانِ مومناں کہ بیرونِ
دروازۂ شہر قدرے از آبادی دُور مقرر است مے برند بگور در آوردہ
تلقین خواندہ بخاک سپردہ سر قبر پوشیدہ خواہ پہلو بستہ خاک ریختہ
لحد ساختہ آب پاشیدہ فاتحہ خواندہ دستۂ ریحاں نہادہ
مراجعت نمایند و اقربائے نزدیک و آشنائے یکجہت ہمراہ وارثِ
میت باز آمدہ مجلسِ ختم ترتیب دہند سوزنی در وسطِ مکان اندازند
و در چہار کنج آں گلاب پاش ہائے بلور و بارفتن و شیشہ ہائے
گلاب و مجمرِ عود سوز و صندوق جزو ہائے قرآن و رحل و مصحف گذارند
ہر ساعت انبوہ تازہ بیایند و فاتحہ خواندہ قدرے مکث کردہ بروند
زمرۂ قرّاء جمع شوند و آیاتِ قرآن را بلند بخوانند و از ہر گوشہ و کنار
دیگراں ہم کہ دستگاہے در علمِ تجوید داشتہ باشند از دہنِ شاں فرا
گیرند و آخرِ صحبت ثوابِ ختم را بروح میت تازہ از دُنیا گذشتہ و
رُو بآخرت رفتہ ہدیہ نمایند تا سہ روز از صبح تا قریب ظہر و از عصر
تا مغرب و از شام تا ثلث شب جلسہ ہائے سہ گانہ مردانہ و زنانہ

بر پا مانده با آمد و رفت بزرگ و کوچک هم پیشه و هم کار و هم محله و همسایه
بسر گردد حاضران خاص و عام را چاشت و شام طعام دهند و قصدًا
هر چیز را بد مزه و از نمک شور و آبکی و بباتچه کاه دود بد بو سازند تا مردم گویند
خدا نصیب نکند که دیگر چنین غذا در خانهٔ شما پخته شود و لقمهٔ آتش
بکام و دهان ما برسد و برخے صاحب مکنت و شائق جوار مشاهد مقدسه
وصیت نمایند که جنازهٔ مرا به نجف یا کربلا نقل و تحویل کنید و ورثه و اولادِ
نیک روی نگفتهٔ پدر و جد و باخواجه جد را در تابوت چوبی نهاده تخته را
میخ کوفته امانت بخاکِ قبر سپرده هنگامِ روانگی زوّار با چاوش چک و چونه
زده از بابت کرایه و باوج راه پلِ قزلِ رباط و خانقینه عرب و عجم
و یعقوبیه و وجهِ زمین سرداب و اُجرت حمال و گورکن و سائر مصارف
دیگر و هرگاه میّت آدم کم سرمایه و نادار باشد حق آراضی خیمه گاه
و وادی السلام که قبورِ مومنین در انجا مے شود برضائے طرفین قرار داد
کرده صیغه خوانده تابوت و زرِ معینه حواله گردانند بر شتر و قاتر بار نموده
عقب قافله مے برد بهر منزل در گوشه و کنار پائین مے آرد و بخاک دفن
مے کنند + بیانِ رسمِ طعام ولیمه و شیلان باقسام ست یکے در
تعمیر سرا و خانهٔ نو، دوم تزویج که در عروسی ابکار باشد یا من تحت
باثیبه سوم تولد فرزند چهارم عقیقه اطفال، پنجم ختانِ پسر چنانچه یک روز
ظهر یتیم آقا بزرگ کلانتر پیام آورد که شام از راهِ محبت قدیم قدم رنجه
بفرمایند تا امشب در خدمتِ شما باشیم پرسیدم خیر ست گفت
شما را خیر باشد آقایم برائے ولیمه ختنه پسرش شیلان کشیده خیلے
تدارک مهمانی دیده همه اصنافِ بازار و کدخدایانِ محلات و بلوکات

وخوانینِ درِخانہ را وعدہ گرفتہ گفتم بدیدہ منت دارم عصر تنگ یکدست
لباس پلاؤ خوری برکردہ بعد از نمازِ مغرب وعشا سُہراب حبشی شش قرہ دار
ہمراہ گرفتہ سرِ وعدہ قدم پیمودہ از محلہ سنگلج روشدہ بخانۂ میزبان
کہ رسیدم درصحن وحیاط از دو طرفِ راہ روچراغاں بود لاکن شورِ محشر دیدم
کہ کسے برکسے نیست آدم بر روئے ہم ریختہ شُلُغ بنظرم آمد خواستم برگردم
صفر بیگ دوچار شدہ نگذاشت گفت سرِ وازدن از بنائے شادی
میرزا قباحت دارد وبدش مے آید لابد دنداں بر جگر فشردہ دل راہ میرفتم
مشہدی رمضان برخوردکار دیر قد زدہ چماق چوبِ ارجن دست گرفتہ
جست وخیز مے زد پرسیدم شمارا کدام خصوصیت تازہ با صاحب خانہ
بہم رسیدہ گفت ہرجا آتش ست بندہ انجا فراش مے باشد زیر لب
پوست خندہ زدہ قدرسے فرا از رفتم غلام بچہ خانہ شاگردہائے قشنگ
نوعمر مقبول برابر ہم مشاہدہ گردیدند خوش شکل زیبا صورتِ رعنا طلعت کہ زلفہائے
ونباگوش ہائے سادہ را گلاب زدہ زلفِ مُشکی را تاب دادہ سُرمۂ دُنبالہ دار
بچشم کشیدہ از وسمہ کنج لبِ نازک خال تعبیہ کردہ باگردن ہائے
بلند وچہرہ گلگوں وقامتِ رسا واندامِ نازک گوشہ کلاہ بخارائی
شکستہ برسر گذاشتہ قبائے باریک اُتو ئے سنجاف سرِ خود نیم رنگ
بقرہ آبی وسبز پستہ وسبز کاہی وبنفش بادنجانی دارائی ببرابرہ ہائے
شال ترمہ بوتہ دار دمہرمات بکمر زیر جامہ قصب گلناری بپا کفش ہائے
گرجی کلابتون پولک دوز مخمل کاشانی پوشیدہ اُو ئیک ہائے لنگہ
وماہوت آشرمہ طلائی دوختہ دربرکردہ لنگ ہائے چارحاشیہ
بندری سرِ دامن آویختہ درشربت خانہ وآشپزخانہ تردد مے نمودند

وگاہے غنچہ شدہ برائے حسن فروشی ایستادہ راہِ زہد و تقوائے مے زدند
زمانے ناظرِ پیر مرد اریش خندے نمودند جماعتِ اہلِ خبرہ بنظرِ خریداری
نگراں بودہ پُشت بہ پشتِ مشتری وار از دہام داشتند بعضے کوتاہ قدہا
درحالِ بے قراری بشانہ و کتفِ مردم دست گذاشتہ بلند شدہ
بتماشائے جمال مے اُفتادند کربلائی رحمان بدقوارۂ سیاہ فام
آبلہ روی ترکہ دراز قامت سرکردۂ لوطی اجلاف ہا زنگبِ رو باختہ
آبِ حسرت بدہن آوردہ بابختِ زبوں گلہ و دعوائے سخت داشت دلم
بحالش سوخت سلام کردہ نہیب زدم کہ اُوی در مسند بال پاکیزۂ
اربابِ نعمت نگاہِ خیانت مکن ہرچند سر دیزی و از باشد حیائے گربہ
کو اگر دست از با خطا کنی رسوائے شوی بشوخی قدرے سر بسرش گذاشتم
دیگر از جا نجنبید کہ صرفہ نداشت و الّا مثل ہوشش در تلہ گیر مے اُفتاد
جرِ آمن گفت ارزانی شما باشد خیر شاں بہ بینی گفتم بگو چشم بد دور رفیق
بسر عزیزت جدی مے گویم بے ہمہ چیز مے گویم منہم والہ و حیران ماندہ دست
و پایم سُست گردید وسوسہ شیطانی بخاطرم پریشانی راہ انداخت
لاحول خواندہ بکنارے رفتہ فتبارک اللہ احسن الخالقین وردِ زبان نمودم
دریں بین مرزا دست پاچہ گشتہ ندانست چہ کند لاعلاج شد فراشاں را
گفت تا ہجومِ گرسنہ گداہا را بضربِ دَگنگ بیروں کردند و جلوادباشِ
بے عار نگہداشتند وقتیکہ مردم از ہم پاشیدند قدرے خلوت شد اعزّہ
طلبیدہ با طفیلی و قفیلی جابجا آرام گرفتند راسی لہ علہ کلا نتر خوش سلیقہ
بکار بُردہ از کمالِ صفا و خوبی زمین را جاروب کشیدہ و آب پاشیدہ
باغچہ را سیراب کردہ در چند منزل تالار و اُرسی گوشوارۂ لنتر و چبل

چراغ ہائے بلوریں آویختہ شمع ہائے کافوری روشن نمودہ ہر جا یکدست
فرش ملوکانہ از قالی ہائے بیرجندی و نمد مسند و بالودی گُلفت انداختہ
پردہ ہائے نقاشی و طاقچہ پوشش ہائے زری آویزاں کردہ دستہ ہائے
گل الوان در گلدان ہا بالائے رف چیدہ لالہ و فانوس شیشہ دُرنا
دار قطار گذاشتہ ہر صنفے را مناسب حالش در مکانے نشانیدند
ساعتِ دیگر فنر فانوس ہائے بسیار بجلو کشیدہ با دستہ خدم وحشم
پُر زرق و برق بیگلربیگی و خوانین داخل شدند خلائق پیش پائے آں ہا
بتعظیم برخاستند صاحب خانہ بتملق و چاپلوسی دویدہ گفت خیر مقدم
خوش آمدید صفا آوردید مشرف فرمودید قدم بسر و چشم بسم اللہ بفرمائید
دبالا بفرمائید و خدمت بفرمائید دستِ آں ہا را گرفتہ صدر مجلس
نشانید بعد از تعارفات چاق و سلامتی پیش خدمت ہا قلیان ہائے
دستی بلوری و چرمی و نارجیل با سرو تہ نقرہ میناکار و سادہ و نَے پیچ
کرمانی آوردہ دادند ہر یک دو سہ قلاج زدہ دست بدست راہ بے راہ
دیگرے کردہ پس داد باقتضائے آدابِ اہلِ ایران کہ قاعدہ شب نشینی
ایشان است ہر کس با ہم پہلوئے خود اختلاط دل بخواہ مے کند
حکایات دیدہ و شنیدہ بایکدیگر مے گوید از چشم و ابرو باشاراتِ احوال
پرسی آشنایانِ صفِ مقابل و چپ و راست بعمل مے آرد برابرم پسرِ
ملا باشی تشریف ارزانی داشت ماشاءاللہ متکلم وحدہ خوش لہجہ
شیریں گفتار بود عرض کردم مے خواہم محاوراتِ عجم افادہ بفرمائید
تا ہر چہ را نا شئے باشم یاد بگیرم۔ جواب داد زبانِ فارسی ایں زماں مرکب ست
از لغاتِ عربی و ترکی و دری تاجیک ایلات بختیاری و زند و فیلی

وشاہی سوندوکالحر ومسینی ولرستانی و مازندرانی وشوستری وگیلانی
و بلادِ سوادِ اعظم و اصنافِ کاسب کار مردم بازار لہذا تفریق ہمہ آنہا
دشوار مے نماید گوینده را باید از الفاظِ مذکور بکلی ماہر بوده با مخاطب خود
انچہ مناسب داند القاب نماید مثلِ آدمِ دولتمند کہ بجاغلی وتنکی واشرفی
رومی وعراقی ورائج صاحب قرانی وریال فرنگساد ایرانی وپناه باد
وشاہی وپول سیاه درکیسہ دارد تا صد دینار وسہ شاہی ویک عباسی
و دو محمدی و پنج غاز وقتِ ضرورت بہرکس قدر حاجت روائی
مے دہد ہمچنیں از سخن گو در حرف زدن مناسبِ حالِ سامع باید تقریر
او اشود گفتم منکہ اجنبی ہستم شما تعلیم کنید۔ فرمود احاطۂ حصر جملہ آنہا
دشوارست الامے دانم دو سہ قسم خواہد بود استعاره وکنایہ ومحاوره
واصطلاح ولغت یکے وابستہ اعضائے انسان است۔ مثلاً سر رفت
کلہ زد، فرقِ اقبال شد، مغز ندارد، پیشانی پرچین دیدم، جبہہ عجز و
نیاز سود، جبین مسکنت بخاک نہاد، ابرو ہلالی دیدم، تیرِ مژه کار کرد
چشم پوشید، دیده شد، نظر پاک دارد، نورِ چشم، نگاہِ خوشش انداخت
بینی بخاک مالید، پرده بینی برید، دماغ سوختہ ست، لب شکرسیت
دہن دریده ست، دندان بجگر فشرد، زبان زد مردم ست، کام رواگشت
چونہ زدم، ذقن ذنخ شکست، سبل چخماقی دارد، ریش درازست
رخسارش پژمرده ست، روئے شما سفید، صورت گرفت، بناگوش
ساده ست، قفایش افتاد، گردن گیرش شد، گلو ندارد، حنجر ندارد
نحر درید، گریبان گرفت، دوشش گرفت، شانہ خالی کرد، بازو
شکست، آرنج زد مچ من خلاص شد، قبضہ کرد۔ دست پاچہ شد

کف برآورد، مشت او وا شد، انگشت بچشم نهاد، بند انگشت جدا گردید ناخن بجگر مے زند، سینہ مالید، پہلوتہی کرد، دندان شکست، تنہ زد، جثہ ندارد، شکم دارد، دل دادہ ست، جگر سوخت، گردۂ کیست کہ برابر شود، شُشش باد کرد، زہرہ ندارد، شکنبہ او بزرگ ست، رودہ اش دراز ست، بیر زورم کردہ ست، ناف برید، پشت ست کمر ندارد، کفل مے زد، سُرین او چاق ہست، زانو تہ مے کند، ساق نورانی قوزق پا ورم کرد، پشت پا زد، پا ندارد، پاشنہ مے سود، قدم ندارد پوست مال گردید، استخوان آب شد اگر خواب او را از دم، خون مردم این زمان سفید شد، روح روان، ہوا دار، خواب رفت، بیدار شد، قد علم نمود، قامت زیباست، بالائے خوش بود، اندام نازک دارد، قالب مے کند، سایۂ مہر و محبت افگند، نفس منزہ جان ندارد، دم نقد مے دہم، خاطر خواہ شد، حواس باخت ہوشش کرد، قوائے ضعیف شد، آواز کرد، صدا گرفتہ ہست رفتار شرفا راہ نمے برد، گفتار نیکو مے نماید، ذہن ندارد، فکرش رسا ست، آغوشش گرفت، کنار کرد، بغل برآورد، زنگ باخت نقش زد، چوں دوسہ قلیان میل فرمودند صدائے تق تق ظروف و بوئے طعام علیہم السلام حواس ملا را بُردہ از حدیث گذشتہ بر دا شت چسپیدہ فرمودند رفیق اول طعام بعدہ کلام بگذار تا شام بخوریم انگاہ گوئیم و شنویم، پس آفتابہ لگن ہا پیش نہادہ ہمگی دست شستہ سفرہ را خدام بجا بکی پہن نمودہ مقابل ہر کس گردۂ نان خورشیدی زمین گذاشتہ مجمعہ ہائے الوان بختنی خوش مزہ چرب از قاب پلاؤ مرغ و برہ املح

شیرمست و دوری قیمه چلاؤ و کوکو و مزعفر و پیاله آتش برگ و رشته و کشک و بورانی بادنجان و بشقاب کباب و تغلبکی نمک سوده و فنجان ترشی موسیر و قاشقهائے خربزه گرسنگی و سینی گرگاب و کاسهٔ آب قند و دوغ باقاشقهائے چوبی نازک صابونانی روبروئی هر مهمان ورد یفا و چیدند خان سالار بسم الله گفته اجازت داد ساعتے بخوردن و دست بازی بسر رفته آبخوردن در کاسه هائے چینی پر کرده باوجود موسم زمستان تکه هائے یخ بلوری انداخته مے آوردند هر کس منخواست مے دادند هرگاه از صدر تا نعال همگی دست کشیده راست شدند فاتحه خوانده تکه پاره و مجمعه ها برچیده ریزهٔ نان باسفره بچیده برده بآب گرم و صابون دست و دهن شسته بدستمال پاک کرده مجر بهائے هزار پیشه اسباب چاء خوری که دراں پیاله کوچک و نعلبکی و قاشق خرد ملمع کار و قند شکن و قاشق سیم باف مشبک و قوری چاء ختائی و سماور هشتر خانی پر آب و آتش بمیاں آمد کله قند اروسی شکسته نبات چو چو هر واحد باب طبع خود ریخته گرما گرم تجرع نموده ملا علی اکبر نقیب فضولی را انداخته قهوه جوش طلبیده دو سه فنجان خیلے داغ بیکبارگی سر کشیده میدانم زمان و کامش بینه شتر بود که آبله نیفتاد یا منقار سمندر که نسوخت بارے اہل مجلس کیسه تنباکو از جیب و بغل برآورده تتن را بسر شطب عربی و چپق رومی پر کرده دود بسقف رسانیدند بعضے دو سه نفس را در قلیان زده رد نمودند مرا هم هوس چپق بطبع افتاد از دست آقا مهر علی قپیده نے را البلب آشنا کردم تندی و تلخی او گیج نموده پس دادم آقا پرسید چرا سیر نکشیدی گفتم سرم گیج خورد در آمد نزدیک شد بغلطاند تا دیر باندازِ صحبت

واختلاط فیما بین حضار گرم ماندہ سپہر ملا باشی سر سخن اول رفتہ گفت
اما اصطلاح مردماں ہر چند وقت اختراع ومتروک مے شود پارۂ این قسمت
حرف الالف او بار کلافہ مے کند حرف الباء عربی باروی میکند
حرف الباء فارسی پوک برآمد حرف التاء تنبل ست حرف الجیم عربی
جانماز آب مے کشد حرف الجیم فارسی چپاؤ کرد حرف الحا حطی حلاجی
گردم حرف الخا خستہ شد حرف الدال دولابی شد حرف الرا راہ
بے راہ کرد حرف الزا زیر آتش کشیدند حرف الزاء فارسی ژولیدہ
حال ست حرف السین سقز ملا نصرالدین ست حرف الشین شلغم راہ انداخت
حرف الصاد صاف وصادق است حرف الضاد ضرب زدن پشت سر
خوب نیست حرف الطا طناب انداخت حرف الظاء ظرف ندارد حرف العین
عزیز قوم لوط است حرف الغین غرامت داد حرف الفا فقیر شد حرف القاف
قیر گرفت حرف الکاف عربی کلک برآورد حرف الکاف فارسی گل
داد حرف اللام لج مے ورزد حرف المیم مشلق داد حرف النون ناہموار
شد حرف الواؤ وا رفت حرف الہا ہوز ہاج واج شد حرف الیا
یواش آمد وبچہ ہائے آدم وجانور ہا را بلقب جداگانہ اشعار نمایند
طفل آدم را مردم ایلات ترک اشاغہ وعجم بچہ دولہ وگوسفند
وبز وآہو را برہ بزغالہ والیح واسپ وقاتر وخر را کرہ ومرغ راجوجہ
ونر را خروس ومادہ را ماکیاں وسگ را تولہ گویند + ناگاہ
اخوند ملا ابوالحسن درمیانہ ہمہ مردم سبقت نمودہ گفت رفع زحمت
باید کرد وتخفیف تصدیع باید کرد وگفت سُبحَانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّتِ
عَمَّا یَصِفُونَ ہمینکہ خوانین برخاستند سایر من تبعہ ہم پاشدند

خدا حافظ کرده بمنازلِ خود ها رفتند منهم از مجلس میرزا و ایس آمن
بکلبهٔ خود رسیده بچه ها را صدا زدم ابراهیم گفت که آقا دادا ش
و باجی و ننه بخانهٔ آقا داعی رفته اند طفلک گیج خواب برخاسته
باز چشم بهم گذاشت منهم لنگ در پیش کرده پائے چراغ کتاب مے دیدم
که حاجی بدیع تریاکی چند تا رفقائے متعفن لوچ کچل و چلاغ و شل و لچر نان
و حلوا خورِ سرِ قبرستان برداشته با ریش و فرقِ ژولیده چونه کج و چشمهائے
پر چرک و عنق منکسره چل و پوست خودش برداشته مثلِ اجلِ معلق رسیده
پهن نشست یاران دیگر بیرون ماندند در کیفِ تریاک و کوکنار هر قدر حرفِ
مفت زد همه اش جفنگ که هیچ سر و ته نداشت و مطلب از آن دستگیرم نشد
حوصله ام تنگی نموده از بے اعتنائی و کم محلی و ترش روئی پیش آمدم خسته
شده بنا کرد چرت زدن همینکه از سر طبل قدرے گذشت آواز دادم
برخیز برو درد سر کم کن مبادا در راه ترا گزمه بگیرند و دستاق نمایند
از محبس و باز خواست داروغه خلاصی نخواهی یافت فقیرے مے خواست
بند شود اخذ و جری نماید شروع باظهارِ بے نوائی کرده مثلِ روده شیطان
سلسله یاوه گوئی را طول داد من پولِ حرام کجا داشتم که به هم صاف و پاک
آب سرد روئے دستش ریختم پوست کنده گفتم بهبخشید این وقت خجالت
مے کشم کاسبیے ها ضعیف ست با آبِ باریک قناعت دارم سوائے مداخل
سدِ رمق جائے دست بردنے زنم که تلک نموده بمردم تنبل بیکاره داده باشم
بهزار چرب زبانی شرِ او را کوتاه کردم بے چاره و مق شده پے کارِ
خود رفت درِ اوطاق را چفت نمودم لاکن از شدت سرما الیستوی
منزل ما یخچال گردیده پشته همیشه پوشان را در بخاری طپانده خاک اندازد

انبر برداشته ازاو جاق دو سر گل آتش آورده روئے تبہ ہا ریخته فوت
کردم دود تلخ بدماغ پیچیده خفه نمودکج خلق شده دامن زدم ہمینکه درگرفت
دست و پائے چائیده مثل چوب خشک را بگرمی راست کرده غلام خود را
برداشته بربلکان بالا رفته از بارو برفہائے پشت بام را پائین انداخته
پا بر نردبان گذاشته دست بلند کرده درہائے پنجره درو زن بادگیر از لته
کہنه محکم گرفته آمدم دیدم بخاری سرد گشته سنگ و چقماق زدم گل فتیله فندک
از ہم پاشید تکه قور اخته آتش برآورده پیه سوز قبل چراغ روشن نمودم
بچه ہائے ہمشاگرد ابراہیم ریزه پاش اوضاع زندگی مرا ریز و رو انداخته
برہم ریخته بودند بہزار تک و دو تقلاّ زده دیگر قابلامه مسی را در نطع کشیده
پوستین و کلیچه قجانی بالائے بند الیجه آویخته مندیل ابرهٔ خلیل خانی و
شال ترمه کمر و تیر بند ابریشمی و قبائے بغلی سایه کوہی و قدک شانزده و
النجالق چیت گلی و قلمکار صدرس و طیاری و ناصر خانی و اُدیمک و جبه و جُبّه
اذربکی و بارانی ماہوت و بگرس و یا یونجی کرمانی و عبائے لحسانی ته کرده
در سارق پیچیده دستمال گلی و پیراہن کتان و اقا بانو و پیراہنِ شاہی و زیر
جامه قصب و چلواری چرک را برداشته چند جفت گیوه کاشانی و دو بندی
و تخت جوراب و کفش ساغری دجسته و سرپائی و لب چین و چکمه که بودند
بگوشه نہاده در سرداب رفته کرسی و منقل پر آتش زغال گذاشته
لحاف رویش انداخته یکتائے پیراہن با عرق چین و شب کلاه زیرش
دراز کشیده از گرمی عرق کرده لذت بردم نفیر خواب را بلند نموده بے خبر
خوابیده بشیطانے شده برجستم معترض حال غلام نگشته خود لنگ
و قدیفهٔ در بغل زده رو بحمام و ویده دق الباب کردم از اتفاقات

نہ حمامی بود و نہ لنگ بردار نہ دلو پاشویہ کش نہ دلاک و نہ بے ریشہائے آنہا
بہمہ جہت خلوت یک مرد کہ لرزبان نافہم چارشانہ مثل خرس خوانندساری
برجا بودہ دروازہ کشادہ داخل رفتم چراغ کور کور بگوشہ مے سوخت
در تاریکی سایہ رواق سر پا بکفش کن زمین خوردم گوشت استخوان زانویم لہ
شد قدم شمردہ برداشتہ در جامہ خانہ رختہا کندہ بے اوبی ست لنگ بستہ
در مبرزازالہ نجاست کردہ زہراب ریختہ سرخزانہ رفتہ دیدم آب جایئدہ
بود معلوم شد تون تاب را خواب ربودہ آتش گلخن روشن نشدہ بیژن
نیاشیدہ اوقاتم تلخ شد مثل شرب الیہود سر آب فرو بردہ بخت بیرون
آمدہ لباس دیگر التماس کردہ مہلت سرکیسہ و مشتمال و نورہ بستن و رنگ
نیافتہ شالکی دور خود پیچیدہ برگشتہ بالش پر قو سر گذاشتہ بر توشک
نرم و گرم پہلوئے کرسی غلطیدم ہنوز کمر راست نشدہ بود کہ صدائے
خوشخوان گلدستہ شنیدم ذکر مناجات شروع نمود زنگ از دل مے
زدود عطسہ زدہ برخواستہ با قرہ آفتابہ آب گرم سر آب رفتہ
سرسبک کردہ طہارت نمودہ آمدہ دست نماز گرفتہ رخت پوشیدہ
کمربستہ تکمہ سردستہ انداختہ جوراب شیروشکر دیدم خنک بود
برآوردہ ازکرک پانمودہ لبادہ سمور دوش گرفتہ بمسجد رفتہ در شبستان
پشت سر جناب آخوند ملا محسن یزدی بجماعت ایستادہ بحضور قلب
دو رکعت صبح خواندہ بعد از تعقیبات بمنزل آمدم نمے دانم چہ شد
کہ آروغ بسیار مے زدم ترسیدم سینہ پہلو شوم خود را محافظت نمودم
لعنت بکار شیطاں زیر بغل را پائیدم مہر تسبیح و مہر نماز از جیب افتادہ بود
بحیرت ساعتے واز فتہ بر قوت حافظہ خود نفریں کردہ ہمہ جا جستم

پیدا نشد ریحانه گرجیه صبح زود مثل سوقلی هائے شاهی بجابکی جسته رختِ
خواب برگرفته در چادرِ شب پیچیده خانه را بیرون و اندرون آب و
جاروب زده خوانچه چیز شب مانده برائے نهار قلیان آورده زانو ته
کرده زمین گذاشت پارهٔ نان تافتان با پنیرِ جنگلی و حلوائے ارده به خورده
از غصّهٔ فراموشی مهرها لقمه بگلوگیر نموده فرو نمے رفت جاریه لوند دو دیم
دستکامی گلی آبِ خوردن آورد قدرے سر کشیده بکمالِ بے زغلتی
چند نفس بقلیان زده چاقچو پا نموده شال و کلاه بسر گذاشته بالاپوش دوش
گرفته دستها از آستین در آورده شیر قلابِ بندِ شمشیر را بکمر زده ساعتے
کشمیری در پا تفنگ لاری قُنداق شمشاد دست گرفته بیرون شد الله
وِردی بیگ مهتر عوضِ اسپِ سواری قاتر پالان مخمل آورد پرسیدم
رهوار را اوّلی چه شد گفت زین و تکلتو اصلاح طلب بود میر آخور حکم داد
کُره قاتر سمند را ببر گفتم دیگر نمند اسپ هائے سلطانی قحطے بود کاین تخم
چاروا پیش کشیدی مهتر قلچاق زیر لب لُند لُند کرده اخم و ترش نموده خیره
خیره نگاه مے کرد همینکه پا برکاب آورده راست شدم قاتر بدرگِ جموش
گمگیری و سرکشی آغاز نهاد قمچی زدم لگد پرانید سیخ شد نزدیک بود
بنت العیب زمین بزند بهزار خودداری و ان یکاد خوانده تا اندرون ارگ
رفته بدرِ خانه رسیده فرود آمدم درِ کریاس دیدم همه خوانین و
سرداران سبیل لسبیل بافته چشم براه اذنِ بارگاه پهلوی ایشیک
آقاسی نشسته اند ساعتے در میانِ آنها قرار گرفتم صدائے گجین آقا
قنبر خواجه سرا بلند شده جارچی ها آواز دادند یری هایری هاشاه از
اندرون حرم برآمد بدربار عام در ایوان تالار بر تخت قرار گرفت همه دیوانخانه

آب وجاروب زده باصفا ورونق گردیده میلِ شتر گلوئے خزانہ کشیده
فواره ها را سر داده حوض مقابل کرسی ایوان پر شده آب از پاشویه
بر سنگ غلطک از آبشار سرا زیر گشته بدریاچه مے ریخت۔ جرگۂ
غلامان یراق بسته سمت راست وچپ پائے دیوار ایستاده حضرات قاپچی
وقاپچی باشی دہن دروازه گرفته بودند قورچی باشی وشاطرباشی وفراش باشی
وجارچی باشی ونسقچی باشی ویساول باشی عمله دربان وحاجب را ازدم راه پس و
پیش کرده هر دسته بزرگان رالمقام کورنش بُرده وند نظام سرباز
سازفرنگی نواختند۔ درنقارخانه قرنا کشیده ند۔ منهم تورفته سر فرود
آورده برابر مجرۂ باغچه سرا درصفِ سلام قرار گرفتم محمد علی خان
زنگنه پهلویم ایستاده بود خیلے یواش وترسان بیخ گوشم گفت امروز
چشم وابروئے شاه را پُرغضب وخشم آلود مے بینم خدا خیر کند باید دید
آتش قهر بجز من جان وخانمانِ کدام ستاره سوخته بخت برگشته خواهد
افتاد هنوز ایں حرف تمام نشده بود که سرکردۂ تفنگچی هائے مازندرانی
تعظیم نموده گفت قربانت شوم عرضے دارم فرمود بگو سرکردۂ یراق
کیسه کمر وتفنگ وشمشیر برآورده زمین گذاشت کفشها کنده پیش رفته بخاک
افتاده راست شده بهزار خوف ورجا گفت یک سال ست
براتِ جیرۂ ومواجب معلّق مانده تصدّقِ سر بندگانِ اقدس
نه رسیده درتمامی قشون فلاکت بمن زور آورده اربابِ دفتر
وجه مقرر بتعویق انداخته اند حکم شد میرزا خانلر مستوفی الممالک را
بیارید نسقچی باشی گریبانش گرفته مقابل آورد۔ شاه بازخواست فرمود
میرزا دم بخود کشیده خشک شد شاه را غیظ از جا بُرد بگوشۂ چشم

عتاب میر غضب را اشاره کرد پانصد چوب بزنید عملهٔ خدا ناترس
چسپیده شال و کلاه و جُبّه و کمربند و چاقچو قاپیده پاهای نازک را
بچوب فلک بالا کشیده از ترکهٔ انار و بید و سفیدار ناخن برآورده
نزدیک بود که از زیر چوب اگر خلاص شود بکُشنده و زنجیر و قرابُقر گرفتار
اُفتد امین الدوله زمین ادب بوسیده شفاعت نمود قبول گشته
هزار تومان شَلتاق و ایصال حق مدعی قرار یافت پول را بمیان
ارباب قلم توجیه کرده هماندم محصل ترش روئی گرز دندان پیش
آهن باده تومان قلق گرفته مستوفی را علاوه شتال سرکیسه درست
نمود غرامت نقد و جنس دادنی افتاد ایلچی و ڈاکتر فرنگی که مقابل
شاه میانه لب نهر و مجره باغچه متصل مرزا ابو الحسن خان ایستاده بودند
بنظاره چوبکاری سیاست شهریاری بر خود لرزیده زیر جامه ملوث
کردند میرزا احمد و میرزا قوام و محمد فاضل خان ندیم سر کتاب
ثنا و ستائش کشوده کلافه خوشش آمد باز نموده با فسون و فسانه شاه
را بحال آوردند که با شده از طرف شاه نشین بخلوت رفت وقتی
که از قهر و لطف سلطانی رها گردیدم آقا محمد صادق صندوقدار یادش
بخیر دم راه مرا گرفته مثل کنه شتر چسبید بیا منزل ما وقت چاشت
رسیده باهم نان و نمک بخوریم گفتم سرم فارغ نیست خیلی شغل دارم
بگذار پی کار خود بروم قسم داد ریشش مرا توی خون به بینی دست رد
بسینه ام مگذار من ترا دوست میدارم میخواهم ساعتی پیش
یکدیگر بوده باشیم پیر پائی شد یخه مرا گرفته ول نکرده برد اندرون
صندوقخانه که رفتیم پرسید بچه ها چاشت آمده است گفتند خیر

غلام را فرمود پاشنه کوب بدو برو و چیز را زود بیار حلبی سیاه
سوخته زرنگ سرقدم ساخته چاربغل تاخت میرزا پرسید
ضراب خانه و زرگرخانه و جبّاخانه تماشا کرده گفتم اگر راه می بردم کجاست
می رفتم دست مرا گرفته آنسو برد عجب دستگاهی دیدم معیارباشی
کارفرما نشسته زرگران نقرهٔ مغشوش را در بوته آهک استخوان سوخته
باسرب و تنکار گداخته قال گذاشته شمسه ریخته بسر تیک و
سندان نهاده از گازانبر گرفته چکش زده نقش ضرب بالا می
آوردند و یکطرف صفحه طلا را با نمک و خاکه اجر خلاص می نمودند
صرافان زر مسکوک را در ترازو مثقال از قیراط و نخود هموزن اشرفی
و ریال سنجیده شمرده صرّه می بستند و در ششی مهر می زدند اوستادان
زیور و یراق ساخته میدادند شاگردان جلا پرداز می نمودند
دم کوره میناسازان گرم بود تیه و گلچه و دست بند و بازوبند و
طوق و یاره و کمربند و انگشتر و حلقه جواهر ترصیع می شد جوهریان
شتن مروارید غلطان گسیخته بسلک برائی رشته کردن می کشیدند
و ناسفته را با مته سوراخ نموده در حقه می گذاشتند درج نگین زبرجد و زمرد
باز بود از مشاهدهٔ لمعان و درخشانی آنها چشم ناظرین خیره می شد در جبّا
خانه شاهی لوله تفنگها و طپانچه سوهان شده را با مته و دیدبان نصب می نمودند
و پره های چقماق باهم وصل کرده می چیدند هر قسم گله و ساچمه می ریختند
شمشیر و کارد و قداره و کمر خنجر و قمه فولادی از صیقل برآورده زاج
سرخ می زدند جوهر و لعاب بالا می آمد از چوب شمشاد و چنار
و عناب قنداق تفنگ درست می شد کمان های چاچی با زه ابریشم در دوده

صدہا چیدہ تیر و خدنگ پیکان دار میان جبہ و صدق پر بودنی نیزہ
و سنان و بنان فولادی بے شمار گذاشتہ حلقہ ہائے کمند، اچین چین
آویختہ بتر زین و گرز و تبر و شمشیر جوہر دار حساب نداشت خشت پران
و ژوبین آہنی یک طرف قطار بود حوصلہ ام سر رفت دلخور شدم
میرزا گفت رفیق تا بیکاریم بیا سیر بکنیم گفتم چہ عیب دارد افسارم بدست
شماست ہر جا مے خواہی بکش خرامان رفتہ داخل کلاہ فرنگی شدیم
انجا تصویر تمام قد بندگان اقدس و شبیہ نپلیان بونی نارتی بادشاہ
فرانسیس ساختہ اقا بابائے مرحوم و آقا عبد اللہ نقاش باشی و دیگر
صورت ہائے خرد و بزرگ کہ بر آئینہ و پردہ کشیدہ در قاب طلائی
نصب بودند ہمہ را دیدم چگویم کہ در سایہ و روشنی رنگ سیر و
نیم سیر و استخوان بندی اعضا و چروک لباس و اصول سمائی
ابر و ہوا چہ طور دست مانی و بہزاد را بہ پشت بستہ حرکات آدم زندہ
مجسم بنظر مے آمد کہ مے خواست حرف بزند در تعریف صفائے قلم مو
و پرداز کارابی و محو قلم روغنی و ہمواری الوان بدن و دور و نزدیک
مکان و لمعان جواہر و یراق زبانِ وصف قاصر ست از انجا بسوئے عمارت
چشمہ بلور و سر دستان رو کردیم باغبان ہائے یزدی بیل بدست گرفتہ
خرزند باغچہ درست مے کردند تاک انگور بدار بست قلم مے نمودند بعضے شغل
آبیاری چمن داشتند شاخ و برگ ہر درخت میوہ و بتہ گل را چنان
بریدہ موزون ساختہ بودند کہ زیادتی و کمی برابر شدہ پیدا نشے
اشجار موہم انداوستادکمال باغبان باشی پیچ پیچ و لنگ بستہ
پیش آمدہ برائے خودنمائی سبد پر از چند دانہ میوہ تازہ تعارف نمودہ گفت

از برکتِ قدم شما دریں گُل زمین نہالِ ملک ہائے سرد سیر و گرمسیر
بار مے آید اقسامِ سیب مشکیزہ و انار مایہ خوش و گلابی و قلیسی و انگورِ عسکری
و امرود و گرجہ و گیلاس و حلّو و شفتالو و توُت و آلو بخارا و بادام و پستۂ
خنداں و فندُق و سنجد و عناب و انجوجک و انجیر و ازگیل و گردو با
ہرگونہ گلِ سوسن و زنبق و نسترن و مخمل و گلاب و نسریں و گلِ زرد و رعنا
زیبا و لالہ و ریاحیں و ہمیشہ بہار و شقایق و نرگسِ ہمایہ و شہلا و یاسمین
عمل آوردہ ام و خیابان خیار و سرو و شمشاد و صنوبر و سعیدار و عرعر
و کاج و بید سادہ و بیدِ مجنوں نشانیدہ ام ۔ گفتم دستِ شما مریزاد صنعتِ
مرزبانِ نا اہلِ چیں و شعبدۂ حقہ باز ماہ و پروین بایں بازوے سحر
آفریں و عجوبہ کاری حکمت جادو آئیں شما اے واللہ مے گوید مبلغ دہ بنا
با دو سہ ریال از جیب کشیدہ گفتم پول تمباکوئے قابل شما نیست بصد
انکار و ترا زو زمین زدن گرفت نزدیک زوال برگشتیم گرسنگی زور آوردہ
بے حال کردہ بود ہماندم خوانچہ ہائے پُر از ہمہ اُجیل آوردہ چیدند
جائے دوستاں خالی نان ہائے سنگک برشتہ و پنجہ کشِ قرمز
چار تخم پاشیدہ و پیالۂ ماست چرب و کرہ و عسل و دوشاب و دوری
پنیر لاری و کاسہ ہائے کوفتۂ معلے و مرغ مسمن و فسنجان و قورمہ و یخنی
و بُزباش و آبگوشت لیّہ نخود ریختہ و لنگری بریانی و بُشقاب کبابِ نرگس
و لولہ و ماہی و ختائی و قایق دُولمہ کلم و نانخورش نیمرُو و اشکنہ تخم مرغ و مربائے
بالنگو و ترنج و زرِشک بیدانہ و آلو و سکنجبین سرکہ و لیمو و حلوائے تر و مسقطی
و اردابہ و فنجان ترشی خیار و پیاز و سبزی گندنا و ترہ تیزک و نعنا و ترچہ
و قاشہائے بُلبُو در ظروف چینی و کاشی آب و تاب درمیان گذاشتند

دست شکم زدم اے کاش کہ اشتہائے فیل منگلوسی قرص المفسدہ بگیرم مے آمد
کہ از ہیچکدام نمے گذشتم دریں حال آقا حسین باشماقچی آقا اسمٰعیل پیش خدمت
باشی و آقا عبدالکریم پیرش و آقا شریف پہلوان و خسرو خاں گرجی و آقا
ابراہیم بیگ قہوہ چی و آقا عبدالصمد جارچی باشی شاہ را بدرِ حرم رسانیدہ برگشتہ
کفِ دست بوکشیدہ دست جمع آمن صدا زدند میرزا تنہا خوری مزہ ندارد
مہماں مے خواہی بظرافت گفت آرے جا ئشت خوربہ از میراث خوار ست
ہمہ تاں بفرمائید بشرطیکہ باردی و شوخی را بکنار بگذارید اکابر اعاظم مذکور
دستِ جمع توی آمن دور ہم نشستند پس خشکہ بندہا آستین بالا زدہ بطورِ مالِ
مُفت دلِ بے رحم برغبت تمام میل فرمودند و آب یخ سر کشیدند ظاہرا
ناشتا از خانہ بیروں اُفتادہ نہار نخوردہ بودند گفتم زود باشید
خوشہ ہائے انگور و میوۂ سبد را آب بکشید بیارید ہر گاہ پیش نہادند
آں را ہم حضرات تنقّل کردند و دست شُستہ بریش و سُبیل مالیدند آقا اسمٰعیل
کہ در لطیفہ و بدیہہ گوئی از شاہ مضائقہ نداشت و در ہزل سعدی شیرازی را
شاگرد و خوجہ جیین خود مے پنداشت برائے ادائے مزدِ دست نعمت
و ہضم طعام کہ اگر ساعتے بے مطایبہ مے نشست شکمِ او باد مے کرد گفت
اے کہنہ رند بچہ باز خراباتی من ترا بو اجبی مے شناسم ہرگاہ آقا حسین جان
خوش جمال و کمال ہمسایۂ ما نبود ہرگز خوش باش نمے زدی خدا داند بکدام
حیلہ و بہانہ از سر وا مے کردی امروز صدقہ سرِ ایں زُلف و بناگوش
و رخسارِ گل فروشش لقمۂ چرب و نرم نصیب شد میرزا برآشفت کہ
شما را بارِ اول دیم جلو گرفتم لودگی مکن خوشم نمے آید درست بنشیں
حرمتِ ترا نگاہ مے دارم والا مے گفتم اے لحاف کش میانجی قرمساقی

کار ہمہ کس نیست وقتیکہ بے عار شدی ہر جا بروی ہمیں آش و کاسہ ست خدا کجکول گدائی شمار اسلامت دارد حمام بے عرق نخواہد بود آقا اسمٰعیل گفت مرگ ما حالا از خرِ شیطان پائیں بیا یک مسئلہ مختلف فیہ مے پرسم در تقلیدِ حاجی عرب مقلدِ لوطی جامع الشرائط ہر چہ معمول بہ بودہ باشد افادہ بفرمائید شمع ریز اقوی ست یا دو دعی احوط مردم از معاملہ رود وقدح ہر دو پیر مرد یکے زاہدِ خشک و دیگرے ہرزہ چونہ باجہ در مال قہقاہ خندیدند ازاں میاں خسرو خاں زمزمہ نمود کہ عجب حسنِ اتفاق مے شد ہر گاہ دریں ساعت جعفر خانِ مین باشی افسرِ نظام سرِ بازیچہ محمد باقر خانِ قلعہ بیگی بنظر مے آمد کہ چشمہا از پرتوِ آفتابِ رویش نور افشاں و غنچہ دلہا بگفتگویش شگفتہ و خنداں مے گشت ناگاہ شیطان در قفایش زدہ بمفاد کور شود دکان دارے کہ مشتری خود را نشناسد پسرہ را باآں راہ آورد کہ مثلِ کوئی ہائے بازی گر سجافِ دامن کشاں بہزار ناز و ادا سر زدہ رسید بغمزہ گفت باشاہزادہ چیز خوردہ حالا مرخص شدہ مے روم شنیدم ایں جا رفقاً فراہم اند خواستم دیدنی کردہ باشم ایں را بگو کہ جعفر خاں سرِ شس از مدتے پیش حسین گیر بود بنا بخاطرش آمد آقا اسمٰعیل کہنہ گرگ باراں دیدہ گرم و سرد روزگار چشیدہ باہزار قلابی پاے خم و قمار خانہ بسر بردہ گفت خان چہ عجب چہ عجب کہ یادِ مشتاقاں فرمودی بامیرزا سخت آمیزش و جوشش بودہ ست

شعر

باہر کہ غیر ماست چو شیر و شکر خوشی
باما چہ حالتست کہ چوں آب و آتشی

گاہے بکلبۂ احزاں بصدِ طلب و آرزو قدم نگذاشتی قہر و ناسازگاری ابوابِ جمعِ مخلصاں داشتی آخر مارا ہم ازیں نمد کلاہے جانبِ میرزا بکنایہ تشنیخ زدہ گفت مقدومِ مکرم

مجنب کہ گنجے بلے پشتِ پردہ شکارے افگنی نے دانی کہ شعر

خوردہ بینانند در عالم بسے
واقف اند از کار و بارِ ہر کسے

میرزا بر خود پیچیدہ از جا در رفت گفت استادِ خود بدیگرے مدہ مصرعہ این را بکسے گو کہ ترا نشناسد من صاحب را خوب بجامے آرم و سحر خیزی را بواجبی خبر دارم بارے این قدر شور مزہ ندارد در گذشتہ ہا صلوات و آئندہ را مدارات مناسب حالات زیادہ روئے نیست موئے ریش سفید کردی دست ازین اطوار بردار بقول آنکہ شعر

چوں پیر شدی حافظ از مے کدہ بیروں شو
رندی و خراباتی در عہدِ شباب اولے

ما و تو لائق چنیں صحبت ہا ماندہ ایم آقا محمد اسمٰعیل گفت غلط فہمیدی مصرعہ پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت ست + در مذاکرۂ این دو بزرگوار از خندہ رودہ بر شدند میرزا احمد نقاش برادرِ آقا عبداللہ کہ طبع چاشیدہ خنکِ شیر خشتی داشت و برائے حسن پرستی لوحِ محبت را در بغل مے گذاشت دایم بر ورق خیال نقش عاشقی مے کشید و مسودۂ صورتِ خوب را بر صفحۂ زندگانی مایۂ ناموری مے دید حوالۂ چہرۂ زیبا بر پردۂ آرزو طرح مے کرد و در چشم و ابرو و رخسار و زلفِ محبوباں رنگ آشنائی مے زد خبر آقا حسین و جعفر خاں یافتہ رو انہا بر داشتہ در پئے مدعا بر آمد ہمینکہ داخل شد آقا ابراہیم گفت بنازم بقدرت کارساز کہ آب آمد و تیمم برخاست ہر کہ در طلب باشد بسم اللہ پیش بفرماید این گوئے و میدان چوگان بازی منکہ خستہ بندِ میرزا ہستم ماشاء اللہ ہمہ را بشاگردی قبول ندارد چشم و گوش و زبان او را بیاید بہ بینید چہ طور حرف کارکارخانہ مے زند آقا اسمٰعیل بشدید ستی گروہ گفت خان حالاکہ قدم بچشم ما نہادی بیا معاملہ کنیم تا دستِ خالی برنگشتہ باشی

گفت تجارت سرم نمیشود انانکه خرند میفروشند گفت نشانی می دهم تاج و نه دشنام بده و مرا بخیر تاشب و روز پشت سرت مانده خدمت کرده باشم اگر پشیمان شوی بما پس بده گفت رفع رجوع خانه کوچ شما از مردم بیگانه و اهل محله بمشکل سرانجام خواهد شد گفت او را نجاک سپرده فارغ گردیدم خان گفت اقا جواب ترکی ترکی بشر طیکه دلِ خور نشوی اعلام میکنم بدت نیاید اول خویش بعدهٔ درویش چراغی که درخانه رواست به مسجد حرام ست چرا معامله راس المال نقد باخلفِ رشید خود نمی کنی اگر مغبون هم بشوی نفع بخودت برگردد گفت او مثل شما در داد وستد خوش بهٔ کجاست خسروخان صدا زد کوتاه کن برخیز برویم جواب داد غصه مخور از پیش کوتاه بوده ست و الا بشما هم می رسید من دق کرده بر خاسته راه و فتر پیش گرفتم رفیقی داشتم روز دیگر که این حکایت را اند کو رمودم پشت دست گزید کاش منهم خبری میشدم دمی خوش می گذرانیدم حالا که وقت گذشت محل تلافی نماند باری بدم دروازه که رسیدم دو فراشِ شاهی سوٗند ایستاده هر بیگانه را مانع بودند چونکه سابقهٔ آشنائی داشتم مزاحم نشدند الا بایک مازندرانی بحث و جدل شان درمیان بود نمی گذاشتند اندرون برود که امین الدوله نشسته امورات سلطنت تمشیت نمی دهد برای بیباقی سال تمام محصّل تعین می کند مازندرانی که تخم مرغ نیمرو باکته چلا وخورده گوشت را نا پخته بجای تاس کباب هضم کرده بجوش وخروش بر آمده گفت جبهٔ انهای که اذن میدهی میروند از جبه من بلندتر است دربان که صفت درندگی ادبر سگِ هزارهٔ داد بماق غالب بوده دست بسینه اش زده پس کرد من از هیبتِ فراش دهن دریده باریک شده وکشاده قدم برداشته تو رفتم اساسِ ماخدائی دیدم که صدها محرر دست به کار زده سرگرم مهمات و خدماتِ مفوضه خود بودند میرزا اقوام الدین شاه هرددی

دفترکشا را صدا زد که قدری کاغذ تستاقی و دو دسته رومی و سه طبق کشمیری بده ضرورت
و دوات قلمدان خشک و ابکی شده مرکب از شیشه بنه بر لیقه ها ابراهیم بزن میرزا
بدیع سیاق دان اطلاق نویس دست گاه خود جیده مردم دورش گرفته
بودند رفع رجوع وکلای حکام و عمال ولایات با و تعلق داشت سید ابوالقاسم
رشتی طبلق و اصلباقی را که دو طرف سرو ته آن تخته گرفته کشاده فردهای
حساب مداخل را زیر و رو می کرد محمد هاشم بهبهانی عرض ارسال مالیات دیوانی
را سیاه می نمود میرزا احمد نائینی میرمنشی که خدا بسلامتش دارد دوله کاغذ کمر زده
فرمان و رقم شاهی را بزیر دست خود می داد تا سوادش بردارد کربلای احمد
رضای رشتی برات قیمت اجناس مصارف دواب و کارخانهٔ ابراهیم خان
ناظر از شربتخانه و آشپزخانه می نوشت مستوفیها رقومات گرفت دیگر ممالک محروسه
جمع و تفریق می کردند آقا مشتاق احمد کرمانی ورق طلای خالص در بشقاب سفال
حل نموده برعنوان فرامین طغرا التعلیقه می فرمود ارباب حوایج بمطالبه حوالات
قلق و سرو سات دست بسینه می کشند لاکن بخوف ضرب و شتم امین نفس یکی بالا
نمی آمد هر که قبض الوصول صند و قدار با بواب جمع میرسانید از شلاق و شلتاق
دیوانی خلاص می شد بنده باادب پیش رفته امین الدوله و معتمد را که باهم بودند
سلام کردم کشاده پیشانی خنده رو بجواب پرداخته جا نشانم دادند احوال
پرسی نموده تفقد بزرگانه مبذول داشت پرسید خیر است آمدن اینجا برای چه
مطلب می باشد عرض کردم خدا شما را سلامت و کامگار بدارد که همیشه دردمرا می
کشید و بداد استغاثه دلم می رسید دوای اصلاح حالم می دهید غربا پروری و
بنده نوازی میکنید مدتیست در باب چند دانگ زمین مزرعه فتح آباد عرضداشت
کردم به خصوص و اگذاشت آن حکم شد که یرلیغ بلیغ صادر گردد هنوز توقیع دقیع

سلطانی صاف هم نشد تا به ثبت مهر و نشان طغرا و نقل روزنامچه سررشته چه رسد گفت عزیز من مصرع

گر گدا کاهل بود تقصیر صاحبخانه چیست

شما خود چرا درین مدت دراز یاد آوری نکردید که جماعت مردم سهل انگار سست را شوک میزدم از قضا و قدر فلک دون پرور آقا غلام حسین طهرانی که بر پشت بام حمام پهین پا میزد مدام او بار کلانه می کرد رخت بر گردان کجا پول سر کیسه نداشت پیوسته چوب خط او زیر دکان بقال افتاده حجت ده ریال او را هیچ صراف بد دغاز و یک بیستی نمی گرفت همه کاره و معتمد نظام الدوله شده اکنون بمشار الیه وزیر با فقیر خیلی رفیق جان جانی بوده خان او را صدا از و پیش بیا لبیک گفته برابر آمد فرموده در عهدهٔ خود بشناس که فردا بجمیع وجوه رقم فلانی مستجل شود و الاجر نمیه سنگین بگردنت می افتد دعا و ثنا بجا آورده مرخص گشتم عین نصف النهار بلکه زوال شده بود به مسجد رفته طهارت نموده دست نماز گرفته پشت سر حاجی میرزا حمزه کرمانشاهی ظهر و عصر خوانده بیرون آمده وقتی که از تخته پل وزارگ گذشتم به معرکه آقا قنبر حبشی قصه خوان جمعیت فراوان دیدم خواستم معلوم شود چه واقعست برابر شدم درویش حسین اصفهانی تعلیمی دست گرفته روی صندلی نشسته با شاگرد خود حرف مفت میزد که مردم به خنده و بازی گوشی او فراهم آمده هنگامه را گرم نمایند او ستا مراد قهوه فروش تمباکوی دو برگه شیرازی آب کشیده بسر قلیان پر کرده چار درمیرسانید درویش همین که مشتری بسیار را دو پشته جمع دید خواست درو غهای که بهم بافته بود شروع کند ناگاه الاغ کدام رعیت بار پشت و پالان زمین زده شیشکی انداخته نعره زنان رو بمعرکه آمده گوش ها قلم و دم را علم صف را شکافته

درمیان دوید مردم تیت و پیت شدند چند تنبل بنگی و چرسی شل بت یا سنگ
چاه زبل که برجا مانده شور نخورده بودند بردی هم افتادند چاروادار افسار
آورده بسرش زده گرفته برده بگوشه بسته جوال کاه را پیشش نهاده از
قاتمه می دوخت مردم باز جمع گشتند داستان حسین کرد آغاز کرد بجان شما
گناه بی لذت بود که چنگ بدل نمیزد برگشته از پای قاپق گذشته سرهای
ترکمان و قزاق راه زن که پوست گنده کاه پر نموده میان توبره کرده
آورده انداخته درمیان سبزی کله منار ساخته بودند چونکه سرراه بودم
بنظر سرسری دیده درکنار معرکه دم دروازهٔ بازار آمدم سرهم بندی افسانه
گوی انجا هم خوشم نیامد داخل بازار شدم اول دشت دوکان لبنیات فروش
بود که در موسم بهار دوغ و کرهٔ و دلمهٔ پنیر و قیماق یعنی سرشیر و شیر فالوده
برف و شیره انگور و شکر آمیخته و انجیر و آلو بخارا و قیسی در آب خیسیده
و زمستان کغی و ماست و پنیر خیکی و کشک و قرهٔ قروت و ماقوتی و فرنی می فروشد
از ان رد شده بر دوکان نخود بریز رسیدم که مغز بادام و پسته و انجوجک
و فندق و چار مغز بو داده آب نمک زده و نخود برشته نمکین و ساده
در طبق های چوبی داشت بالا رفته دوکان بقال دیدم که پشت تخته ایستاده
بند ترازو آویخته و سنگ من تبریزی و چارک و پنجه با دستمال برابر
گذاشته هرگاه چیزی کشیده دست مشتری می داد تخته و کفه ترازو
پاک می کرد خیک عسل و روغن زرد و پنیر و شکمبه قورمه گوشت سرخ کرده
آورده ایلیات پاره نموده تغار ماست تازه چوب نهاده سبدهای پر از
میوهٔ خشک بار کشمش و مویز و انجیر و قیسی و آلو بخارا و جوز قند و زرشک و عناب
و سنجد و آلو بالو و انار دانه و آلوچه و خرمای خارک و سماق و بادام و پسته

و فندق و گردو و هندوانه و خربوزه و سیب و انار و انگور و گلابی و به ذخیره
زمستانی و ماش و لوبیا و باقلا و برنج مراغه و عنبربو و سوجبلاغ داشت و پهلویش
دوکان علاف بود که غله نخود و گندم و جو و ارزن و کاه و هیزم و زغال و جاروب
و دسته بیل و کوزه و سبوچه و تنگ و دوستکامی و لولئین و صراحی گلی را می فروشد
ازان بالاتر دوکان قصاب بنظر آمده که پیچ پیچ بسته لنگ بکمر زده هفت
هشت گوسفند و بره های دنبه دار و بز را اسلخ کرده مسلم بر قناره زده
پوست و گوشت چرب ردی دنده را چین چین ورق کرده ته بته برگردانیده
کنده چوب و ساتور و بغده بر تخته چیده کارد بدست گرفته فسان
آهن آویخته صندلی برابر نهاده گاهی ایستاده تکیه زده زمانی بر آن نشسته
ترازو و آویزال داشت قدری پیشتر بدوکان سبزی فروش پا گذاشتم
بسته های سبزی پای گوشت اسفناخ و شنبلیله و شوییت و خرفه و کلم و شلغم
و چغندر و بادنجان و بامیان و زردک و کدو و پیاز و سیر و گندنا و تره تیزک
و نعنا و دسته ریحان و گشنیز سبزی می فروخت ازان فراتر شدم دوکان کبابی
بنظر آمد که قیمه گوشت و دنبه گوسفند و پیاز باریک کوفته
به سیخ زده سرخ کرده لای نان شتر پهلو کشیده و گرده سماق شکی و لیموی
عمانی پاشیده می داد بالاترش دوکان آشپز دیدم که سامان ظروف چینی و
کاشی و مسی بسیار چیده بریانی گوسفند مسلم بمجمعه بر آورده چلاو کباب و قورمه
پلاو و خورشهای رنگین داشته نشیمن علاحده برای مهمانان فرش کرده آفتابه
لگن بدست شاگردان داده هر کس وارد می شود مثل خانه امرا پختنی و
افشره و ترشی خورده ادمی سه عباسی و هزار دینار تا دو شاهی قیمت نان و
قاتق شمرده می رود عقب آن دو دکان نانبا بود که در طرف جنوب و شرق

مکان اندرونی سکو ساختہ تغار بزرگ و کوچک در گل گرفتہ میانش آرد
خمیر کردہ بہمان بلندی یک جانب تنور بزرگ فروبردہ سہ چہار نفر
ایستادہ چونہ خمیر آرد را بر آوردہ در تراز و کشیدہ حوالۂ دیگری و آن
یکی بدست پہن نمودہ پیش اوستاد می انداخت تا بر سنگ زدہ آب
کشک مالیدہ و چار تخم پاشیدہ سرپا خم شدہ در تنور می زد کہ بقامت
بچہ دہ سالہ نان پنجہ گش پختہ قرمز بر آوردہ بہ دوکاندار می داد او بروی
منبر پلہ بر پلہ می گذاشت چون از و ہم رو شدم بازار قنادی دم راہ افتاد
گونی شکر بنگالہ در پاتیل و آب ریختہ لقوام آوردہ کوزۂ نبات و کلہ قند
می ریختند و میان سینی ہای مسی سفید کردہ حلوای باقلادہ و حلوای پشمک
و اردابہ و نقل آب نبات و بادام و پستہ و خشخاش و نخودچی در وج
افزاد لوز بادام و قرص فوفل و لوز گز بگنین و پستہ و مغزیات و قرص آب لیمو
و شکر پنیر بید مشک زدہ بآب و تاب نہادہ و خریداران ہرچہ می
خواستند وزن کردہ در جعبہ پر نمودہ می دادند پہلوی آن بازار عطارہا
بود کہ ادویہ مشک و زعفران معالجہ بیماری و شیشہ پر از شربت استعمال
طبابت و زلوی در آب انداختہ و شمع موم سفید و رنگ و حنای
جنیت سائیدہ و چوب بقم و صدہا گیاہ و گل و عصارہ اجزای رویئدنی
می فروختند ہم در آن میان دو سہ دوکان عصار کہ روغن بید انجیر
و سرشف و زیتون و شماع کہ شمع سفید و شمع ہیچ موم زرد و خراطی کہ میانہ قلیان
ہائے چوب گلابی و سردبہ روغن تراشیدہ می فروخت و دوکان تماکو فروش
کہ کیسہ ہائے دو برگہ شیرازی و تمن اصفہانی و سرچپق در ان انبار داشتہ
بہ نظر رہ گذر دیدہ رفتم تا میان بازار متاع ملابس و اقمشہ قیمتی رسیدم

به دوکان بزاز توپ قدک های رنگین صفاهانی از ده تا هیجده و قصب و الیجه
و سایه کوهی و قنویز رشت و تبریز و دستمال مشکی زنانه و چادر شب یزدی
و چلواری دوازده واری و پیراهن شاهی و نینوی انگریزی و گله
قلمکار ابریچه و بند رومی و افشان و زمردی و قرمز و پا زهری و بنفش
و زرد و پیرهنی سفید بوته قرمز و بوته بادامی و خیری و بنفش و زمردی و
شلواری همه طرح محرمات و بوشه و چارقد و ابره لحاف و پرده گلوبند
و طاقچه پوش و ساری چیت و لنگ و قدیفهٔ مردانه و زنانه و سرخشک کن
و مچهلی بندری و سائر پارچه نازک هند تا کرباس گندهٔ خود آن ولایت
روی هم ریخته بودند و دوکان سمسار که رسیده دیدم شمشیر و کارد و قمه و
کمر خنجر و تفنگ و یراق اسپ و کمان و تیر و قبا و ارخالق و پیراهن و زیر
جامهٔ دوخته هر قسم و پوستین و کلیجه کردی و لباده سمور و خز و قاقم و سنجاب
و جبه اوزبکی و بارانی و طاقه برک و ماهوت و گرس و مخمل و اطلس و
مخمل زری و زربفت و نمد مسند و یاودی تفت و کرمان و قالین بیرجندی
و کرمان شاهی و قاش خور جین و انگور جین و جوراب زنانه و مردانه ساق کوتاه
و بلند نخ و کرک و شیر و شکر و شال ترمه کشمیری و کرمانی و ابره و رضائی
و خلیل خانی و دورسلسله و حاشیه و گوشه سنگین و وسط و سبک باب امیر
و فقیر موجود بود برابرش بازار خورده فروشان که قاشق و زنجیر و زنگ
و چقماق و قفل و چاقو و قلمدان و سوزن و انگشتانه و سرمه دان
و جوال دوز و قائمه می فروختند و بازار قاق و رنگرز پهلوی هم اتفاق
افتاده از ان گذشته دوکان سراج بود که زین و یراق اسپ و
چکمه و لب جین و مطهره و خیتای قلیان و یخدان مفرش و نطع قابلمه

می سازند برابرش کفش دوز که ساغری وجسته و سرپائی و گرجی می فروخت
زیر بازوی دوکانش پینه دوز هم کار می کرد کفشهای کهنه را وصله
زده و پینه می دوخت ازان گذشته بازار کلاه دوزها و پوستین دوز
و لندره دوز و خیاط و علاقه بند و اتوکش بود که هر یکی انواع اجناس
خوب و بد چیده و دست بکار زده شاگردان خود را می آموختند
بالاتر ازان آهنگر و مسگر و شمشیرگر و زرگر و میناساز و خاتم بندها دکان
داشتند و بازار جوهریان که مروارید و مرجان و الماس و زمرد و زبرجد
ساده و زیور ساخته خرید و فروخت می کردند و مقابل آن ها دوکان
صرافان که اشرفی و بجاغلی و ریال و پول سیاه داد و ستد می نمودند برترش
در دوکان ها رفوگر و شال باف و چند صحاف می نشستند آخر همه بکنج بازار
دوکان جراحی بود یک اوستاد و دو سه شاگرد هم سر مردم می تراشیدند
و هم حجامت می کردند و هم کار شکسته بند راه می بردند و هم بگوشه زمین گود
کنده هر کس می خواست خون بگیرد اورا بکنارش نشانیده و تسمه
بسته رگ می زدند و از همه اهل حرفه بیشتر مداخل داشتند بگردش بیهوده
سیر جماعت پیشه وران بعمل آمده زبانی معتمدی دریافت شد که باقی اصناف
ذیل در خانه و مکانات صنایع خود دست اندر کار میباشند مثل کسبه سقا
و ملاح و صیاد و رمال و دلال و چیت ساز و محصره کش و دباغ و داوباش
و سنگ تراش و شالی کوب و آسیابان و حمامی و خوانچه فروش ها که نان
کماچ و انجیر و فستق و آلو بخارا خیسانیده سر دست می گردانند و گا ذرد
کناس و باغبان و حمال و فعله و مزدور و بنا و معمار و نجار و شانه ساز و
خشت مال و کوره پز و توتن تاب و جولاهه و تشکی باف و نمد مال و نداف و

نداف و بوریا باف و قالی باف و حلاج و حکاک و دلاک و کوزه گر و پالان دوز
و نعلبند و مذہب و نقاش و مصور و کاتب و خوشنویس و طبیب و کحال
و شانه بین که بتحصیل اجرت اوقات می گذرانند این قدر دیده و شناخته
رسیدم به کاروان سرای گلشن عجب جای با صفائی بود که روکار عمارت
را همه آجر کاشی زده حجره های نشیمن سوداگران نهایت آراسته میان هر
مکان و پستو پرده آویخته در پشت آن از نخواه اقالیم دور و نزدیک
بالای هم ریخته جماعت دلال مثل موش چار دور بگردش و دالان دار
بکمال تشخص سر دروازه مشغول محافظت مال و چاروای وارد سرا و طویله بود
ترازوی قپان در مقابل آویزان کرده لنگه بار ابریشم و نیل و شکر کشیده
معامله می نمودند ساعتی پیش حاجی رجب علی بوشهری مکث کردم همان دم
قافله یزد رسید یابوی پیش آهنگ را زنگهای کلان و زنگوله بگردن و
پهلو آویخته و تا چوب بسر یک دیگر بالای بارش خمیده بسته قاترهای
بلند بالای قچاق تنومند در یمین و یسارش نفس زنان وارد شدند
بیشتر مردم سر نشین پیله ور چار قلاب مطهره آب و جفته قلیان و دبه روغن
و آفتابه مسی زده از اسباب خرازی بنا بر فروش بار داشته فرود آمدند
حاجی بتواضع بسیار قدم پیش نهاده بذهن خود مظنه برد که منهم از مال
مذکور چیزی نسیه می خواهم بگیرم بی تمهید مقدمه گفت تجار نوشته اند باید
نقد فروخت خواه با جنس مرغوب معاوضه کرده باشم عرض کردم خدا
حافظ شما باشد ببخشید بنده محض برای سیر دراینجا پا نهاده ام تشویش
نکنید خاطر جمع باشید خرید و فروش درکار نیست نزدیک
عصر بود مرا شوق کشید بخانه میرزا مهدی ملک الکتاب رفتم تنها بود

سلام کردم جواب داده گفت چه عجب گفتم عجبی نیست گفت خوش آمدید
گفتم خوش باشید گفت بسیار مشرف فرمودید گفتم مشرف شدم گفت قدم
بسر و چشم گفتم چشم شما روشن گفت دماغ شما چاق ست گفتم شکر خدا گفت
احوال شما خوب ست گفتم الحمدلله گفت کیف شما کوک است گفتم بعنایت
لطف شما گفت انشاء الله هیچ ناخوشی نباشد گفتم از برکات دعای شما صحت
دارم گفت چند وقت ست شما را ندیدم به کدام شغل آلودگی داشتید گفتم
سوای کاهلی و بیکاری هیچ نبود گفت آئنده اظهار این قدر غیبت مناسب نمی نماید
از شما بعید می باشد یا در خانه باشید تا کسی بیاید یک سر قلیان تنباکو از کیسه ات
بر آید یا خود قدم رنجه بفرمائید تا زیارت بکنیم گفتم شنیده ام امروز مخدوم
زاده بخیر و سلامت از سفر خیریت اثر معاودت نموده گفت بلی گفتم چشم شما
روشن مبارک باشد گفت چشم شما هم روشن خدا حافظ شما باشد پرسیدم
کجا و چه کار تشریف برده بود جواب داد خویشان مادری او در معصومه قم اند
متصل بارزوی دیدارش کتابت می فرستادند که چشم مادر در انتظار نور دیده
سفید شد ناچار فرستادم یک سال پیش حضرات ماند منهم فکر نمودم مصرع

"چه خوش بود که بر آید بیک کرشمه دو کار"

دختر خاله اش صبیه حاجی محمد جعفر را خواستگاری کردم نامزد شده ست
می خواستند همانجا خطبه بخوانند بی صدا و ندا عروسی بشود چند کاغذ نوشتند
هیچ شدند رضا ندادم که دشمن و دوست پشت سر و پیش رو چه خواهند
گفت نسبت بخل و امساک میدهند که فلانی چار دینار خرج نکرد یک دو
نفر را وعده نگرفت گفتم بسر علی این اساس هر جا برپا بشود من حاضرم در احضار
به فرمائید و هر خدمت که لائق دانید متکفل گردانید گفت مخدوم را

خدمت یعنی چه البته بی شما صفائی ندارد لاکن بنده نواز عجب حال مردم
روزگار ست هرکس بزور بازو لقمهٔ نان پیدا کرده می خورد یا می بخشد یا نوش
بدهانش میرسد ارباب حسد و تنگ چشم خدا ناترس پی اخلال کار او دست
و پا می زنند هم ریشش باید رخانه صدر اعظم پای رفت و آمد وا کرده مرجع
کار تجارت خان بود هم پیشه هائے نادرست او موشک دوانی نموده اسناد
خیانت دادند امرا و سلاطین را که می دانید بحرفِ اهل مکر و فریب خوب گوش
می دهند و تحقیقات را در بارگاه سطوت ایشان راه نیست صدر اعظم
بد مظنه شده عزل نموده از نظر انداخت حریفان بار یافته زیر آبش کشیدند
هرچه داشت گرفتند بکلی نادار کردند حجت و برات هزارها تومان را حاشا زدند
اوضاع کار و بارش برهم خورد بیچاره از اول بدتر شد اعتبار داد و ستد
سوداگری نمانده حالا آه در بساط ندارد و سرمایه اندوختهٔ سابق هم برباد
رفت مدتی لبس نشسته بگوشه عزلت و توکل افتاده رو به کسی نشان نمیداد
چند بار بحضور امین الدوله خواهش نمودم که دستش بدُم گاوی بند گرداند
اقرار داشت فرموده است کدام منصب شاهی فراخور حالش تعین خواهم کرد
لاکن هنوز از قوه بفعل نیامده گفتم یک عزیمت مجرب پیش من است هرگه
چهل روز به صدق دل و نیت خالص و اعتقاد کامل بران مواظبت کند
حاجت صعب و دشوار برآورده میشود گفت البته مرحمت بفرمائید گفتم
انشاء اللّٰه فردا ارسال خدمت می نمایم گفت درین روزها شوق رَمل پیدا
کرده ام امروز تخته پیش رویم گذاشته قرعه انداختم زایچه کشیدم
فال نیک برآمد که عزیزی مهمان خواهد شد آن شکل بظهور آمد گفتم مهربانی شما
زیاد دست معاف بدارید حالا نمی توانم از خانه بیرون بمانم چراکه سه روز گذشته

زحمت خوردن چیز دعوت می کشم گفت امشب هم بالایش چه می شود یک شب
دیگر بد بگذرانید گفتم بدولت شما هر روز خوش می گذرد و به راحت بسر می رود
فاما امروز بی ادبی را به بخشید گفت هر گاه خاطر مرا زمین می زنی پیش آقا
سید گله خواهم شمرد گفتم بمرگ خودم عذرهای قوی دارم لاکن مثل مشهور ست یار
زنده صحبت باقی اگر حیات باشد بسیار اذیت خواهم داد گفت پس قدری میوه میطلبم
میل بفرمائید اگر از نیهم اغماض کنی آمد و رفت سر قبرستان و ملاقات اموات خواهد
بود گفتم تکلف برطرف یک خوشه انگور کفایت می کند گفت یعنی چه این قدر مرا سبک
برداشته اید پس نوکرهای خود را گفت رفتند طبق های هر قسم میوه و چند دانه
خربوزهٔ مثل جان آدم وهند دانه و ثمیه درشت آوردند جای دوستان
خالی بسیار اهتمام نمود هر چیز را به قسم های مخلطه پی در پی خورانیند از اتفاقات
ملا نظر علی خوش خوان نائب السلطنت از تبریز رخصت گرفته بدار الخلافه
طهران آمده مهمان آقا مهدی بود او را پیش من معرفی نمود که دست بوسی
و چاق و سلامتی باهم دیگر شد و از جذب قلوب و کشش عالم ارواح از جانبین
گرم جوشی و خصوصیت مفرط بمیان آمده حاضرین را تعجب روید اد گفتم
مجلس بی ریا صحبت خالی از اغیار می باشد گستاخی ست هر گاه یک دو دهن
بخوانی روح ما را تازگی و نشاط بهم می رسد ملا عذرهای متداول خوانندها پیش
کشید که سینه ام گرفته صورت من درست بر نمی آید دیشب سرکه شیره خورده ام
ریزش نزله بحنجرم زور آورده چائیده شده ام سرفه می کنم گفتم سبحان الله پس
میان شما و دیگران چه تفاوت ماند هر گاه آواز ساز و نفس رسا و مجلس مستمع
باشد شاگردان شما هم خوب می خوانند و بزم آرائی را سکه می کنند استادی
آن ست که باد قات ناسازگاری همد ساز و نواز هنری بکار برند تا مدعیان

ای واللہ گویند گفت نہ دائرہ نہ تنبک نہ کمانچہ نہ سرناچی نہ دمساز صدای گرفتہ
خالی بیمزہ قوت سامعہ را چہ لذت بلکہ مرارت خواہد بخشید عرض کردم بقول
شاعر **بیت**

بہ زیور ہا بیارایند وقتی خوب رویان را
تو سیمین تن چنان خوبی کہ زیور ہا بیارائی

بالتماس و خوش آمد بیجد کہ آقا مہدی ہم آتش داد و بسیار لعاب مالید
بہ زمین راست شروع و در آمد کردہ بیز بز صغیر و عشاق و مالف و پنجگاہ و
عراق و نوروز عرب و رہاوندی دبیات ترک و تجر دشہناز و شور شہناز د
دیلی و باز بہمان آہنگ اول آمدہ پردہ پردہ بالا رفتہ تا ششش دانگ
اوج و حضیض اوستادی را نشان داد و بگردش دتحریر ہای مناسب و زدن
نیشہای خوش آیندہ و محافظت آواز در پستی و بلندی از خارج دپرت
شدن در خواندن دو سہ تصنیف کار عمل و اشعار عاشقانہ بطور دستگاہ
حاضرین را خیلی مستفید کرد گفتم مرحبا بارک اللہ دم شما گرم نفس شما رسا
روحِ مرشد و اوستاد شما شاد خدا انتعالٰے او را بیامرزد گفت بلی اگر
شما تمسخر نہ کنید و آنہ مضحکہ نسازید چہ می شود گفتم اشہد باللہ بلی ہمہ چیز دہن
غزل خوان و روضہ خوان ہای دیگر زیادہ ست کہ بمناسبات خوانی باین پلّہ
بالا رفتہ و در علم موسیقی مثل شما وقوف داشتہ باشند جناب چکیدہ این
کار اید و دیگران چپیدہ اند **مصرع**

"بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا"

بہ جان عزیزت بنازم باین حنجرِ کہ سر آمدِ ہمہ سازہاست ملاذ من بہ نظر
صلاح کار می گویم اگر شما زحمتِ طی مسافت را گوارا نمائید و متحمل صرف
اوقات و اذیتِ سفر بودہ باشید بمفاد اَلسَّفَرُ وَسِیلَةُ الظَّفَرِ لبعزم رفتن

هندوستان بطور سیاحت بلاد و سیر خلایق مختلف شکل خالق و عجایبات
روی زمین و دریا و شجر و حجر و صنایع سایر اقالیم و معاشرت امثال
و اقران و روسای هندوستان در برخورد اهل آنجا و رسم و طریق
مسافرت و مجاورت از راه دار السلطنة اصفهان و دار العلم شیراز
در بندر ابوشهر وارد شوید تجار مقدم شما را فوز عظیم دولت خداداد
شمرده و گوشهٔ جهاز دخانی یا مرکب و بغله و غراب بادی از کپتان
و ناخدا به کرایهٔ متعارف میان خود ها گرفته تدارک جنس ضروریات
خورش و اذوقه صرف دریا از برنج و روغن و ماست و پنیر و پیاز
و ادویه و ماهی خشک و مرغ و گوسفند و نان پختهٔ دو آتشه و تمر هندی
و لیموی عمّانی و سکنجبین در میان زنبیل و کیسه و مرتبان پر کرده خورده ریز را در ماشوه
خواه لنگاره یا بتیل کشیده شما را بتمکین تمام نشانیده بلنگرگاه برده باعزاز دست
به دست سوار نموده شبری پر تکلف زیبا نما بر جایگاه در دلوسه آویزان
می نمایند که دران تکان موجه آب از یمین و یسار مصدع نیست سوای
حرکات بالا و پائین دریا که آن را مر باد اشکه گویند ازان مفر نیست
و بظاهر اسباب نول را بگردن خود گرفته بامان خدا و رسول می
سپارند عمله کشتی از معلّم و جاشو و سارجن در تعظیم و رسانیدن آب شیرین
خوردنی رعایت و مروت بکار برده و جناب آرام و آسایش در عرصه
ده شبانه روز از حوالی مسقط گذشته در خور ممبئی میرسید ارکاتی می آید
و اختیار کپتان و ناخدا و معلم در حرکات روانی و گردش جهاز
صلب کرده چپ و راست پیچ و تاب داده مانند بلدیکه قافله را در کوچه
باغ شهر برده بمقصد رساند در اندک زمانی بلنگرگاه می رسید توپ سلام

راتسلک می کنند اعاظمِ ممبئی باستقبال می آیند و سامان را در فرزه برده
باعملهٔ گمرک سرگوشی کرده سوار بگهی دو اسپه عمده نموده از قلعه به شهر برده در کوتهی
فراخورِ حال جا میدهند عجائبات آن قلعه اگر به شمارم از حساب بیرون است
یک بندَ نهٔ دیوار و برج و باره در آب شالده ریخته بالا آورده چند
گودی بزرگ ساخته به کنارش استری انجن کارخانه ایست که بقوت
دودش بخارات زور می زند آب قعر آن را بیرون می آرد گودی
عبارت می باشد از عمارتیکه مثل حوض درست کرده یک سرش بدریا
ملحق ست هر جهاز سوار یحیم شود خواه عیب پیدا کند دران برده اصلاح
چوب و تخته و تبدیل تنکهٔ صحایف مس ته و پهلو می نمایند و گندهٔ آب
خن را می کشند و هر کس پول دارد همت می کند از صد هزار و کم و بیش
جهاز نو می سازد دروازه را می کشایند آب دریا پر می شود کشتی را
بالا می آرد پرده شرای دگل کشیده سکان را گردانیده به لنگرگاه برده مالِ
تجارت بار کرده شاحن می نمایند در گوشهٔ آن نارنج قلعه ست آن جا
ضرابخانهٔ فرنگی و انواع سامان آتش خانه ست صفت ضرب و چرخ و آلات
آن تا بتقریر زبانی هرگز حالی نمی شود تا کسی بچشم خود نه بیند و همه وقت مردم
به ملاقات و دیدن شما سعادتِ دست بوسی میسر یابند و ادراکِ شرف
خدمت می نمایند و بوضعِ خوشش روانهٔ لکهنؤ می فرمایند که سوادِ اعظم و چشم
و چراغ کشور هند و پای تخت پادشاهان اَدَدَهٔ خاندان سعادت خان
نیشاپوری و دار الحکومت شیعهٔ اثنا عشری مذهب می باشد بالانشانی و خریداری
ارباب هنر و فضل و کمال آنجا میرسید که بچه مرتبه ست از پادشاه و وزیر
و فقیر همه تن گوش صدای مبارک و نغمات روح افزای جان بخش شما

خواہند بود بہ خصوص روضہ خوانی کہ در شیوۂ حاجی آقا ابو طالب مرحوم و شاہ حسین مغفور و ملا محمد شوشتری خیلی دل دادہ اند ماشاء اللہ در اوراقِ خاطرِ شما و جزکش سینۂ ملازمان والا نہ دو بند ہمہ آن ہا در رنگِ اوستادی ہر یک بزرگوار جمع است باندک وقتی کہ چند مجلس بخوانید بادلِ خوش و دستِ پر مراجعت می فرمائید بلکہ اگر عزم خانہ داری و تاہل داشتہ باشید در خانوادۂ نام آوران و صاحبانِ شرف حسب و نسب وصلت می شود آن قدر جہاز نقد و جنس با دختری دہند و کنیز و غلام و باغ و مکان می سپارند و تملیک می نمایند کہ باوجود سلیقہ وافر و پول ہفت در عمری فراہمی مثل آن میسر نشود و بسی تکیہ ہای عمارات عالیہ و اسباب نقل ضریح از شیشہ و نقرہ و طلا و علمہای مرصعِ جواہر نگار در سینہ فراہم اند کہ در بیان نمی گنجد بہ خصوص تعزیہ خانہ نواب اصف الدولہ بہادر خدا بیامرز کہ وسعت مکانی و بزرگی صحن و استواری بنای آن بہ چنان ست کہ در جہان مثل و نظیر و مانند داشتہ باشد سہ دست جلو خانۂ پہن دشت بانہایت صفا و خوبی ساختہ اند باغچہ اش مشابہ روضۂ جنت می نماید در غربی او معروف برومی دروازہ آن قدر مرتفع شدہ کہ طاق کسرا اگر برابرش پست خواہد بود و صنعتِ معماریش یکی آن ست کہ در تمام این وسعتکدہ فلک فرسا یک وجب چوبِ ستون و تیر و تختہ نیست سوای دیرک ہای سائبان کہ آنہم زراندود کردہ اند یک درجۂ شاہ نشین بزرگ و دالان بطول شصت و چہار درعہ و عرض بست و دو درعہ خیلی مرتفع دارد کہ در آن دو ضریح ہفت درعہ بلند شیشہ سبز و سرخ و چہار دہ از نقرۂ کتات و یک منبر سی پلہ و یک ہزار علم و پانصد قندیل زرِ خالص و صد چہل چراغ سقفی شیشہ سفید و سبز و سرخ و زر دو بنفش و لاجوردی

ازشش االه تاہشتاد عدد و دو طبقه وسه طبقه وہچنین فرشی وپنج ہزار فانوس بلوری ساده والماس تراش دانیه ہائے حلبی کلان درقاب مطلا ومذہب ودیگر لوازم جریده وچہل کیسو ونخل ماتم وسروچراغان بیحد دھر داردسی وشش ایرانی ومغول را درجرگهٔ ذاکرد پامنبری د واقعه خوان نظم ملا مقبل و بندہ مرثیه خوانِ کلام محتشم کاشی وحدیث خوان و فاتحه خوان بلکه آیین گوہم بمواجب سالی بست وچہار ہزار روپیه که برائے شان دیہات معانی واگذاشت می باشد نوکر سرکار اند وسینه زن وسنگ زن ونوحه خوان بسیار ملازم ہستند مصارف دہه محرم ازشربتِ آبِ قند بر میوهٔ ورق بادام وپسته پاشیده وکشمکش ریخته وقہوهٔ بو داده وہلِ سفید وکشنیز مقشر بریان وقسمی از نوفل وطعام پلاو وخورشش ونان شیرمال رنگارنگ شاہانه در روشنی چراغان وشمع پیه وموم سفید بی حساب وخیرات ومبرات خرجی راه حاجی وزوار وابنای سبیل ومسافرین وغریب الوطن عرب وعجم نه آن قدرست که بتوان شرح نمود مردم عقب نماز پنجگانه وگریه وناله تذکره مصائب آل عبا علیہم السلام دست جمع بدعای مستجاب می خواہند الہی خرجی حلال وپاکش رونده ورفیق موافق د توفیق سفرحج بیت الله وزیارت مشاہد مقدسهٔ مدینه منوره وآیمه بقیع وعراق ومشاه خراسان میسر گردان دران بلدهٔ خالِ رخسار خاکِ ہندوستان بیشترش سہل الوصول ممکن وموجود می باشد گفت انشاالله تعالی نطقِ شما گویا نفس شما گرم بسیار لُطف ونثر مرتب و عبارت دلفریب رنگین برائے در بدر کردن بنده صراحتہً وکنایتہً القا

فرمودید لاکن ببخشید که بنده هنوز واجب الهند نشده ام بدولتِ شما و تائید
لطفِ خدا همه اسباب راحت و تنعّم درین ولایت برآیم آماده ست پس
چرا در صحرا و بیابان قدم گذاشته بی نحو دسیاه بروم نزد هندِ باهل
خویش وفا و بقا ندارد تا چه رسد بافتادگان و در دست پی این آرزو
بسی از خانه و زندگی گذاشته خویش و قوم و عیال را چشم براه گذاشته
رفتند و سر بزیر نقاب خاکِ تیرهٔ هند درآوردند به خدا که دولت
ناپاید ار هندوستان بیک شربه آبِ یخ نمی ارزد یک دانهٔ توتِ
شمرانی از صد روپیه نزدم عزیزتر است گرمای سخت و طوفانِ گرد و
خاک و بادِ سموم و آبِ گرم چاه و گوشتِ بی مزه و نانِ فطیر و زن و مرد
سیاه سوختهٔ عریان بی ادبی است کون برهنه بی ادبِ جاهلِ پر نفاقِ
زبان نافهم آنچه را خبر دارم قحبه و قرمساق هرچه بخواهی فراوان و ارزان
صورتیکه چنگ بدل بزند نایاب سرتاجِ جملهٔ ثمرهای هند انبه ست که ترشِ
ریشه دار و اگر شیرین ست ناگوار و کم دوام پوست آن پر عفوست و زبر و تخم
او درشت مانند خایهٔ پر پشم شیره مالیده که رغبتِ طبع بخوابش نیست
چه جای آنکه گاهی بهترش نصیب همه کس نمی شود اگر پول و شوق وافر
هم باشد بدون حکومت و تسلط بدست نمی آید بر خلاف فواکه ایران که
به علت افزونی و ارزانی نسبت بشاه و گدا یکسان و همه را میسر ست
و خورش ادنا و اعلی مساوات دارد با این حالات رفتن بنده هرگز
صورت ندارد و گذشتم از سیر و تماشا در دِ غریبی چه کم ست درین گفتگو روز
بآخر رسید مرخص شده آمده سرِ شام به مکان قدم گذاشته رخت و
لباس بیرونی کندم نماز مغرب و عشا ادا نموده سر کرسی خانه کوچ

وبچه ها را دور نشاندم شام خوردم نهایت خسته و کوفته و مانده ساعتی
بر پشتی تکیه زده بی حال خوابیدم علی الصباح که برخاستم پس از نمازِ
فریضه و خوردن نهارِ قلیان و پوشیدن رختِ قدم بیرون نهاده درِ خانه
خود ایستاده بودم که چند نفر آشنای قدیم یارِ جانی همبازی طفولیت و هم
درس مکتب که الٰهی هرگونه قضا و بلا از پیرامون آنها دور باشد و با مان
خدا و مساعدت روزگار مسرور مانند مثل سید رضا و میرزا مسیح
و ملا محمد صادق و آقا علی قلی هم شاگرد و پاتا به پیچیده و شلوار و چکمه پوشیده
مچ پیچ بسته مطهره آب و قبل منقلِ آتش و چند قلیان آویخته لباس
سفر در بر سوار یابو و قاتر و اسپ الکه خورجین های ضروریاتِ بفتراک
کشیده و قاش خورجین پر از نانِ بو اشن و یخه و و آتشه و قاق
کلیچه و گوشت پخته بترِ بوس آویخته به نظر آمدند پا کش بار ایرغه
میراندند مرا دیده جلو گرفتند گفتم سلام علیکم اغور باشد میرزا گفت
اغور شما بخیر پرسیدم حضرات اراده کجاست چه طور آب بسوراخ
مورچه ها رفته دستِ جمع بر آمده اید گفتند توفیق یافته عزم رفتن
برائے زیارت روضه شاهزاده عبد العظیم داریم گفتم قلیان بکشید جواب
داد قلیان ناشتا کرده ست گفتم بفضل خدا و یمن قدم شما همه چیز مهیا
می باشد شکم خالی گرسته راه رفتن مناسب نمی نماید پیاده شوید لحظه
توقف کنید خوردنی از بازار طلبیده چار لقمه می زنیم بجان عزیزت
منهم همپائے شما می آیم هر جا می روید رفاقت می کنم عذر نمودند تا خیر
می شود آفتاب بلند و هوا گرم می گردد زحمت می دهد گفتم هنوز نه و نوه
اطوار بچگی را دست بردار نشدی نادرست بیا پایین دیگر نه پا های هم

بزیر می کشم و تشخص و بر ازندگی و فیس شمارا از مین میزنم ناچار به یک دگر نگاه
کرده گفتند برادر نه بجانست نه بدل دست ز زور ست یا حسین همگی
فرود آمدند تعارف چاق سلامتی ابواب جمع کرده سهراب راهی زدم
زود باش بچابکی برو نان و قاتق بازار بقدر کفاف بیار او هم در چالاکی
از باد صرصر سبقت نموده رفته در چشم بهم زدن طاس پر از حلیم و روغن
داغ کرده و بادیه کله پاچه و قند و دارچینی کوفته همراه نان های سنگک
آورده با هر قسم اجیل دیگر که دسترس بود پیش گذاشت با همه بخواهش
تمام بیاد مولا زدیم دا بخوردیم و قلیان کشیدیم اسپ را زین بسته تدارک
سفر دو سه روز دیده سوار شده رو براه نهادیم در اثنای گذر دست
بسینهٔ ملا محمد صادق زدم که هر زگی خورد سالی یادت می آید روز
برف باری در توپه بازی چه مصیبت بسرت آمد سنگ زدی بر استخوان
شقیقه ام من گردنت به زیر برف طپاندم بگریه افتادی ساعتی دیگر
آشتی نموده روی هم بوسیدیم خنده نموده گفت یاد ایام طفلی بخیر چه روز خوش
و سر از غم فارغ و خاطر جمع داشتیم بدولت پدر و در امان مادر سوای
خوب پوشیدن و لذیذ خوردن و بی فکر و تشویش خوابیدن و مفت زمین
را پازدن و اوقات عزیز را در بازی بسر کردن هیچ کاری نبود
مگر دو ساعت زورکی بخدمت آقا ملا ابرهیم خراسانی درس و بحث
صرف و نحو را خواندن و حفظ و روان نمودن که همان سعی مایهٔ جوهر انسانی
و موجب کمال و تفاخر ما گردید چون دو سه گام پیشتر رفتیم بشانهٔ میرزا مسیح
تلنگی زدم نشگنجی گرفته گفتم ایقدم فراخ بذهن مبارکت هست که هنگام
آمد عید نوروز در شهر خط بازی میدان در مدرسه من سه دست

از نو بردم هر گاه بلی هم باختی جر آمدی قمار بر آورنده را صد تا دشنام دادی
و کتره شمردی بردیم جستی و بی سبب و خبر در آویختی لنگ خود را میان پایم
انداخته پیچ دادی زمین زدی و از مشت من پول بر آورده گریختی
عقب تو دویدم بر دیوار پشت حمام ملا رضا پریدی تا سه روز با هم قهر
بودیم سید رضا میانجی شده قسم داد مرگ من جنازهٔ مرا بر داری
اگر گله داشته باشی دست من و تو پیش کشیده بگردن هم در آورده رفع
ملال گردانید نامردی خجالت زده شده سر بزیر افکنده گفت
وصف سن و سال جهالت چه می کنی کدام پل بکتف شما خورده بود
که تلافی نکردی گفتم تنه گنده و دست و پای کلفت مثل خرس نداشتم
جثهٔ من باریک بود فرمود باز بکنایه ضرب زدی مرا خرس می شماری
گفتم نه صاحب شما را پری و سیمرغ و ملک باید اعتقاد کنم همیشه مایل
الفت و خوشنودی طبع شریف بوده عادت بالانشینی مسیحائی از خاطرم
نرفته گستاخی را معاف بدارید هموار باشش لگد مزن آقا علی
قلی گفت بچه ام را مکدر مکن آزارش مده بهزار ناز برداری و بوس و
کنار و سوگندهای صد منی دلش را برفاقت راضی کرده آورده ام
او مثل سابق ارزان و دست گردان همه کس نمانده که علی الحساب
وعده می داد و نا طلبیده ده جای رفت حالا ماشاالله سنگ و قار و
تمکین بخود بسته تلافی مافات می کنند تو می خواهی از آمدن پشیمان شود
من تا فردا شب باد کار دارم میرزا گفت جانم کار خود را پیشتر از لوطی ها
می گرفتی اکنون چه طور شد حواله بنده می فرمائی بالقوه مرا خبر داری
که چه قدر سست گفتم کج خلق مشو لجاجم مکن رانگهدار بر پا رست می رویم

صلوات بفرست تندی و تلخی را کنار بگذار همچنان که شیرین و گوارا و ملایم و بار بردار بودی ترک عادت مکن نصیحت بزرگان شنیدن مایهٔ دولتمندی و برخورداری و طول عمر است باری یک فرسنگ مسافت که میان طهران و گنبدِ شاهزاده عبد العظیم می باشد باندک وقت پیموده متصل باب السلام که دران زنجیر آویخته اند رسیده پیاده گردیده داخل رفته طهارت نموده وضو گرفته اندرون روضه زیارت و نماز کرده بر آمده جلو مرکب ها را بدست می کشیدیم تا در میان کاروانسرا ار پاگذاشته بدانست خود بحجرهٔ پاکیزه منزل گزیدیم چاشت و شام از نان و خورش بازار بسر برده شب برابر هم رخت خواب انداخته هرچند خواستیم چشم بهم گذاردیم و بے خبر شویم اما کثرتِ پشہ و کیک نگذاشت و مصداق مصرع

"پشہ سرناچی و کک رقاص و من چنگ زن"

به ظهور آمد از بسکه در صحن خراش بیِن و خاک روبه و خاشاک و پشگلِ شتر و گوسفند بروی هم ریخته و هزاران سوراخ موش در طویله و جای کنه و خرمن تار عنکبوت بدامن دیوارهای نادرست آن بوده گویا هزاران او بار نجاستش آمیخته و هرگز بران زمین جاروب نه شده و صفا و همواری از اول هم نداشت تا چه رسد بایام کهنگی صبح دیدیم از عفونت هوا و کسافت ارض و تاثیر ششش بسیار در بدن و پارچه ما افتاده کندیم و چیدیم و گرفتیم و کشتیم امار شک فراوان که تخم آن ها باشد به درزهای پیراهن و زیر جامه به نظر آمدند تراشیده و دور افگندیم و بزودی رخت پوشیده از راه شهر خراب ری رو بجا نهادیم

عجایبی که آن جاست بلندی و پستی دیوار و بام خانه های ویران مثل پشتهٔ
خاک و تل ریگ می باشد بگوشه دار الاماره برجی ست که سقف ندارد گویند
نهایت ارتفاع داشت بزمانِ دولتِ خلفای بنی عباس از گمان
غلط خراب کردند که دفینه و گنج زر بدمی آید همان نزدیکی مسجد ماشاالله
است مشهور می نمایند که حضرتِ ابراهیم در آن نماز گذارده مسجودش
جانبِ بیت المقدس یا سمتِ دیگر بود بعهد تسلط دین اسلام
طرف کعبه محراب بر آوردند و قدری بالاتر از ان بدامنِ کوهِ خورد
چشمهٔ ایست آن را چشمهٔ علیؑ گویند که مثل ثوله آفتابه آب از
نزدیک بالِش سراز یر می شود صاف و زلال مانندِ اشکِ چشم انسان
قطعه زمین ده دوازده ذرعه گردِ عمیق پرآب شده دهاقین حوالیِ بلاد
یک طرف آن را جوی کنده بر ده بزراعت خود میبرند دیوار
قلعه شهرش نهایت عریض و از چینه گل بالای کوه و زمین کشیده
جابجا آثارش قدری ثابت و اکثر شکسته ست گویند این بلده
بزمانِ قدیم پای تختِ عراق عجم بسیار آباد بوده و از عمارات عالیه
آراستگی داشت لشکر چنگیز خان که بعزم ملک ستانی و بربادی
سلطانِ ملک شاه درینجا آمده علماء و قضاة و مشایخ و کدخدا و کلانتر
باپیشکش نقد و جنس باستقبال رفته اظهار طاعت و ایلی نمودند و از
جان و مال امان یافتند چونکه در نصف شهر حنفی مذهب و در نیم دیگر
شافعی ملت سکونت و با همدیگر بغض و کینه می ورزیدند ارباب طریق
شافعی نزد حاکم رفته هرگونه مذمت و نسبت خیانت بهم شهری ها کردند
چنانچه امر بقتل و تاراجِ عام جاری گشت تیغ زنان ترک مرد و زنِ

تاجیک وگر به و سگ را گشته اموال نهب و غارت و بچه ها را باسیری
بر وند روز بعد سردار لشکر بدل خود گفت بد جماعت هستند باقی
مانده ری که برادرانِ دینی و هم جوارِ و هم زبانِ را بطمع نفسانی در هلاکت
انداختند ازین طایفه تمام بهایم خصلتِ گرگ صفت چشم نیکی نباید
داشت و سزای کردار کنارشان باید گذاشت فرمان داد که جمله شافعی
مذهب را هم از دم شمشیر گذرانیدند و خانها را سوخته و کنده اثری
از بنای آبادی نگذاشتند ازان ست که خزائن و دفائن هر چیز زیر خاک
مانده مزدوران آمده کنده آجر برمی آرند و بار آلاق نموده در طهران
برده می فروشند کاهی ظروف مس و نقره و زر سکوک هم بدست
می افتد چونکه طهران دار الخلافت دولِ کشورِ ایران و قریب شش
منزلِ مازندران و بدامن کوه دماوند و پهلوی شمران و بسرحداتِ اربعه
مساوی بوده آقا محمد خان قاچار که اول سلسله سلطنت قاچار
و خاندانِ خسروانی با و تعلق دارد هرچند بزرگی و سرداری درین خانوادهٔ
پشت پشت قدیمی ست این خطه را بعد تعمیر دیوارِ حصار و خندق و
خاکریز و برج و باره و عمارات اندرون ارگ و آوردن قنات و
کاریزهای آب رِ رون و کوچانیدن خوانین از دار السلطنت اصفهان
و قزوین و تبریز و سرانجام ایوان و تخت و تاج و کلاه کیانی عزم داشت
که از فتح ملک ارس و تسخیر قلعه شیشه مراجعت کرده شاه خواهم
گردید همانجا رخت بعالمِ جاودانی کشید حاجی ابراهیم خان شیرازی
وزیر اعظم باباخان اعنی خاقان مغفور فتح علی شاه قاچار پسر برادر
بندگان اقدس را که فرمان فرمای شیراز بود بجا یاری آگاهی داد تا

در هفت روز بیست و چهار منزل را قطع کرده آمد و حاجی تمامی اُرْدُو را
بحکمت و بند و بست لایق داخل طهران نموده بادشاه را صاحب خطبه
و سکه و مالک خزانه و سپاه و بسلاطین روم و فرنگ مژده رسان
جلوس اورنگ و خود را بر مسند وزارت مختار سیاه و سفید و اکثر با
را حاکم بلاد و آخرش گردن گذار طناب اجل و بی نام و نشان بندگانی
گردانید تاریخ وفات بندگان اقدس آقا محمد خان و جلوس
مبارک باباخان در یکی از اشعار قصیده فتح علی خان صبا یافته ارقام
گشته مصرع "ز تخت آقا محمد خان شد و بنشست باباخان"
باری بقصد خانه راست کردیم و آمدیم در بین راه جوق جوق سواران
دوچار شدند که پهن دشت را فرا گرفته بودند و جیب بازی و گوی و چوگان بازی میکردند
و با همدیگر قیقاج تفنگ می زدند و در عین گرمی و اسب زین را خالی
نموده به پهلو قایم شده بالا می آمدند بعضی نیزه در دست گردش داده
مختلف هنرهای سپه گری نشان دادند ولی از بیخ گوشش اسپ گذاشته
چارنعل دوانیده میخ طویله کوفته را می ربودند فن شهسواری چنان بروی
کار می آوردند که عقل دور اندیش بحیرت می افتاد گاهی تیپ بسته بر صف
مقابل می تاختند و با هم زد و خورد راه انداخته پس می آمدند و تفنگ
پر نموده بر حریف متعاقب خود سر می کردند هرگاه هجوم دشمن می شد کوچه
داده یمین و یسار دو طرف جدا گشته خصم را در میان گرفته از بارش گلهٔ و
حربه شمشیر و طعن نیزه عرصهٔ کارزار را بر او تنگ می ساختند زمانی دور
دست یک دیگر رفته از تیر رس میدان نشان اندازی نموده یکمرتبه بر روی
هم در برش می پرداختند ساعتی مشغول نظاره ماندم پرسیدیم شما کجا می روید جوابا

واوند معتمد الدوله میرزا عبدالوهاب برای بند و بست خراسان و اصلاح
امور شاهزاده حسن علی میرزا مامور شده امروز پیش خیمه وزیر بیرون می آید
ما را بر کالبش روانه کرده اند پس دیدم یخدان و مفرش بسیار بر پشت قاطرها
بار و قاطرچی ها شلاق و زنجیر زده هیّ نموده رسیده صدها شتر بزیر بنه و خرگاه
دار و شدند فراشان چابک دست بزودی تمام بر زمین هموار سراپرده
کشیدند چادرها زدند یک جانب برای حمام سفری چوب خمیده سفید از قصب
نموده بران خیمه نمد بالا آورده حوض چرم بلغار بردی عرابه و پهلویش آتشدان
آهنی بخاری دار گذاشته پرده آویخته گرم کردند جاهای خلوت و خوابگاه
و بارگاه عام و خاص را فرش گستردند چار طرف صدای تخماق بسر کوبلی
میخ بلند بود و جاروب و آب پاشی می شد کشیکچی ها سرگرم پاسبانی
می ایستادند اردو بازار ترتیب می یافت لشکر و سپاه بار و بنه از یابو و
شتر و قاطر پائین می آوردند سمتی پیاده های تفنگچی و یکسو قول سواران منزل
می گرفتند طلایه برای گردش چار دور قدم می پیمود میرزا مسیح گفت راه برد
اوقات ضائع روز تمام می شود از عصر تنگ گذشته نزدیک مغرب
رسید تاکی بپای خود سرگردان می کنی گفتم حیف نباشد از چنین سیرگاه که در
عمرت ندیده باشی رو بگردانی دست پاچگی تو مثل زنهای میماند که چادر بسر
انداخته بی اجازت شوهر از خانه بر آمده در نهی و گهواره قنداقه بچه شیرخواره
گذاشته باشند شمارا واهمه و ترس دیری و تاخیر از کیست منتهای فکر و تشویش
برای جو و کاه مراکب و خورش ما و شما خواهد بود غم مخور خاطر جمع باش اینجا هم میسر میشود
بلحاظ افسردگی طبع یاران طریق اسپ را مهمیز زده قدری مسافت طی کردیم ناگاه
سواری وزیر آمد که تخت روان او را به قاطرهای بلند بالا بسته جلو پس و پیش را

ومهترها بدست داشتند وچند شاطر کلاه کنگره دار لبسر گذاشته تخت جوراب بپا کشیده پاتابه پیچیده چپ وراست راگرفته بادب برابر می آمدند چشم مبارک سرکار میرزا که بر من افتاد از اسپ جسته سلام کردم وعرض نمودم اغور باشد جواب سلام داده فرمود اغور شما بخیر کجا رفته بودی التماس نمودم بزیارت شاهزاده عبدالعظیم ارشاد کرد ما بخراسان می رویم خداوند کی برگردیم حالا منزل پر نزدیک است بیا امشب پیش ما بسر کن صبح بر و عذر آوردم رفقا همراه بر آمده اند ترک اینها نامناسب ورد یف آوردن بی ادبی میدانم بمزید لطف وافراط خلق فرمود همه شما مهمان ما هستید لاعلاج عنان گردانیدیم وبه خیمه گاه نزدیک آمده پیاده شدیم عمله خود را حکم داد که جا در علاحده مع هر قسم لوازم برای ما نشان بدهد اسپ ها را سرگند برده بسته زین و پالان برداشته قشو وتیمار کشیده کاه وجو وآب شان دادند سر شب آدم فرستاده بحضور طلبیده از هر جا صحبت داشت وقتیکه چیز آوردند اکثر خورشهای لطیف از پیش روی خود تعارف می نمود هنگام خفتن برخاست بخلوت رفته سر ببالین استراحت گذاشت صبح زود خدا حافظ کرده بامان امام ضامن سپرده برگشتیم در اثنای راه از میان بازار سقف پوش گذشتیم معمولست روزانه وقت صبح زمین را روفته آبپاشی مینمایند تا گرد جنس دوکان داران ودماغ درخت عبور کنندگان را فاسد وغبار آلود نگرداند یک بختیاری کله تشق کنده ماترا شیده دستبر دزننده سرگردنه دو گوشه کلاه نمدی را تبارک خود مثل شاخ بز تیز نموده بار هیزم بر قاتر بسته رویش سوار هی می کرد و یرغه می راند و آواز می داد با سرحساب تنه نخوری سه چهار کس راه گذار پیش می رفتند چنان سرگرم حرف وحکایت خود بودند که صدای دور باش نشنیده از تنهٔ بار هیزم پاهای شان لغزیده زمین خوردند

رخت و بخت شان بگل آلوده شد برخواسته بنا کردند فحش دادن و هرزه گفتن
بختیاری مثل سگ گله بان عوعو کنان از بالا جسته در آویخته بگریبان یک دیگر
چسپیده دست بمشت و لگد بر آوردند بختیاری یک تشر اصفهانی زده که نوکر
قاسم خان هستم همه را ابز و ره می کشم می برم هرچه ناید تر شما را پاره می کنم طهرانی های
بیچاره شش بیستی را خورده کرده از ترس ندانستند چه گویند دو کاندارها
بمیان افتاده شر او را کوتاه و دست بسرش نمودند تا پیکار خود رفت قدری
رفتیم بسر حد محله و حوالی خانهٔ خود ها رسیده از هم دیگر خدا حافظ کرده خدا نگهدار
گفته و سایهٔ شما کم نشود ابواب جمع نموده از هم جدا شده بمنزل آرام گرفتیم روز
دیگر بعد از نماز آقا محمد هاشم تشریف آورده فرمود خیلی دل ما گرفته بیا برویم +
زورخانه ورزش کردن و کشتی گرفتن را ساعتی تماشا کنیم راه افتاده اندرونِ
دروازه که در آمدم دیدم آن مکان را مثل حمام با فروختن آتش در گلخن گرم
کرده نشیمن های چار طرف را فرش گسترده سطح میان را بقدر یکوجب خاکسترِ
نرم بغربال بیخته انداخته آب پاشیده بودند و تازه جوانان و کهن سالان ریش و
بروت را مورچه پی زده زلف تراشیده رخت کنده لخت شده تنکه گلیم یزدی
پوشیده بالایش تسمه و زنجیر ها بکمر بهر حلقه ده بیست کس کار می نمودند مغنی و سازنده
ها نشسته دایره و تنبک و سرنا و نقاره نواخته تصنیف می خواندند و بهمان وزن
اهل زورخانه ورزش می کردند یکی کباده می کشید یکی سر بالا خوابیده سنگ میگرفت
یکی چرخ می خورد یکی نعل سنگین بر می داشت یکی ببسر و کف دست دار و دنه پا بلند کرده
طاؤس وار می گشت یکی شلنگ و یکی پشتک میزد یکی شنا میکرد و یکی میل می گرفت
و گاهی بهوا می انداخت وقت فرود آمدن قبضه اش را بدست در می آورد و یکی
مشغول پنجه بود یکی سینه سپر ایستاده مانده و جوال پر از ریگ بزنجیر آویخته دو نفر آنرا

بقوت پس کشیده دلش می کردند شرق بسینه او می خورد جنبش نمی نمود و ابداً حرکت
نمیکرد و بدنش تکان نمی خورد پهلوان علی کرمانی نوچه های خود را بهم انداخته فن کشتی
تعلیم میداد و با بعضی دست و پنجه را نرم می نمود پهلوان را دیده بعد از سلام و
دعا خواهش نمودم امروز میخواهم شمه از هنرمندی شما را به بینم گفت حریف مقابل و
همکار نیست با بچه های نوآموز چه سر بسر بگذارم آقا محمد هاشم مستدعی شد هر کدام
را رشید و قوی هیکل و سر آمد دیگران میدانی با او دست بازی بفرما قبول
داشته یکی را که مثل دیو سفید به نظر می آمد پیش کشیده با هم بسلام دست داده
جدا شده خم در راست در کمین کشته بپیچید و مانند درخت چنار لنگر او را کنده از سینه
و سر بالا برده بخاک انداخته یک خورده مالیده پشت او بزمین رسانید اگر میخواست
سر دست میز دیگر برای نمایش اوستادی بیحساب نشان داده حاضران قیه کشیدند
اسپند بر آتش افگندند معلوم شد هرگاه کدام پهلوانی در طلب را باین طور بزمین
میزد گوسفندها را می کشتند و قربانی می کردند گفتم ماشاء الله بنازم باین زور بازو
چشم حسود کور شود مدد خدا پشت و پناه شما باد پس همگی از ورزش دست برداشته
بدن را پاک کرده رخت پوشیدند خوانچهٔ شیرینی آوردند بتکلف چیزی خورده خدا
حافظ نموده برگشتم دوستی داشتم رازدار آشنائی از وی پرسیدم بدکان و بازار
شهر فروختن جمله مسکرات بکلی ممنوع و ناجایز است پس توپچی و لشکری و خوش گذران ها
و خوانین در خانه هرگاه بزم شراب و کباب و ساز و نواز با شاهد عشوه باز میخواهند
بیارایند این اسباب از کجا می آرند گفت ارمنی را ساختن راح روح افزا برای
خود منع نیست و آنرا قسم گوناگون میباشد یکی می تاب ست که انگورهای عسکری رسیده
را در خم انداخته هنگام جوشش زدن و بر آمدن از هش سیوهی گلی نو را در بسته بپایانش
اندازند بطول مدت زلال لطیف اندرون سرایت کرده پر شود لاله گون و شفاف

دخوش کیف سرور بخش مصفی خون گوارا و ملایم طبع بعمل می آید مگر در فروختن مورد جریمه
حاکم می شوند هر کس با نهار اه و رسم بجهتی دارد مخفی گرفته می خورد و بزرگان هم می ستانند
و در خانه های خلوت دو سه دست اندرون مطرب و معشوق را بشب تاریک
در پرده بیخبری طلبیده پیاله را به دور ساقی و هنگام عیش می زنند در کیف و نشاط
لذت عمر جوانی می برند اگر داروغه بوی مجلس را می یابد بمنزل رعیت و سوداگر پول دار
سوای خوانین از در و دیوار و بام خود راهی رساند نقد شیرینی خود و ذریات شیاطین
بکیسه در می آرد هرگاه احیاناً از سابق عداوتی فیمابین باشد بذلت می کشد در چار
سوق برده بخاک انداخته چوب می زند و التزام نوشته گرفته خاطر خواه اخذ و جر
سنگین می نماید بعضی جنده و کولی و بچه بی ریش ها و ارباب نغمه که مریدان او هستند
هر جا وعده می دهند بواسطه پنهانی خبر می فرستند تا منافع داروغه بحصول انجامد
پرسیدم هرگاه وضع گرفت و گیر ارباب رقص و غنا باین حد باشد در عروسی و شادی
چه شغل سرور و انبساط خواهد بود جواب داد از قدیم در ان رخصت داده اند اگر مردم
بخلاف شرع مرتکب شوند مواخذه نیست و در خانه شرفای خدا ترس برای خنده
و دل خوشی خوانچه لوطی بازی که عبارت از رشکی ماستی باشد در می آرند و آن صحبت
پسندیده هم می باشد سوال کردم احوال کتخدائی را می خواهم بیان نمائی گفت هرگاه
از طرف مرد خواستگاری یا از جانب ورثه دختر پیام شد و هم کفو دیده وصلت را قبول
کردند اقربا و محبان داماد بخانه پدر عروس می روند بوساطت زنان رسم پوشاندن
انگشتر بدست دختر و خورانیدن حب نبات بدهانش ادا گشته صبیه معلومه پاے
نام و نامزد پسر دیگری گفته می شود بهر یک از مرد و زن در ان مجلس کوزه
نبات و کله قند و دانه هاے نقل و سائر شرینی قرص آب لیمو و شکر بیز فراخور
بضاعت شخص در مجمعه ظروف چینی گذاشته کم و بیش میدهند هر کس بد ستمال

خود بسته می برود تی برای سرانجام تدارک از میانه می گذرد و این بنا را شیرینی خوری دو دختر را نسبت بر و نامزد گفته اند بعضی در همان شب موافق سنتِ نبوی دو شخص را وکیلِ عقد قرار میدهند و گاهی داماد وکیل می کند ولیِ دختر مقابل باواز بلند خطبه خوانده صیغهٔ ایجاب بزبانِ عربی بافصاحت و صحت مخارج حروف درمعرض بیان می آرد و طرفِ ثانی همچنان الفاظ قبول را مودی می فرماید برسر داماد و در بیرون نثار می اندازند مبارکباد می گویند و عورات باندرون زنانه شربت و شیرینی یافته زیور و خلخال و دست بند و حلقه بعروس پوشانیده نثار افگنده تهنیت گفته می روند زر مهر مقرره تمام و کمالش از ده تومان رائج فضه تا صد تومان درمیانه اوساطِ ناس و هزار تومان فیمابین بزرگان و امرا تا ده هزار تومان عراقی انتها کابین دختر پادشاه شرط و مذکور در صیغه مناکحه می شود ادا می نمایند بعضی نصفه را فوراً می دهند و پول شیر بها را مادر و خاله دختر بقدر بضاعتِ شوهرش می ستانند و در عهد عقد نکاح فیما بین مالداران کنیز خادمه و از دو دانگ تا شش دانگِ خانه و باغ و مزرعه و قنات و ملک برای دادن بعروس ضمیمه صداق می گردانند و در عبارتِ قباله مندرج و بعد ثبتِ مهرِ قاضی مجتهد با ولیای دختر می رسد اما عروسی که مراد از ان رفتن زوجه با ازدحام زنان و نعرهٔ کلکله و نقاره بخانهٔ شوهر است چنین رسم شده هنگام نبودن قمر در برج عقرب و طریقه و تحت الشعاع ایقاعِ عقد مزاوجة نموده در تاریخ سعد و یوم مبارک بمنزل داماد بوعده ضیافت و خوردنِ طعامِ ولیمه از یک شب تا هفت شب بشرطِ مقدرت و بقدر مونت و بضاعت هجوم مرد و زن می بلکه بعضی جا در اوقاتِ عصر ساز نده و حقه باز و بازی گران را می آرند مردم نوجوان و پیر نامقید به نظاره می نشینند در مغرب پراگنده

گشته در شب بدستور مجلس اقوام و آشنا منعقد می گردد و چیز را میل میفرمایند
مقلدها اساس تقلید و خوانچه رتنگی ماستی بر پا و خیمه شب بازی آراسته می نمایند
روز آخر دست لباس فاخره با زیور و سامان دیگر از طرف مرد برای زن
می برند بعد از چاشت زن های اقربا همراه عروس سطل و طاس و کیسه و
سنگ پا و لنگ و قدیفه قطیفه و شانه و آینه و حنا و رنگ و صابون و
اشنان برداشته بی بی و کنیز خورد و بزرگ بحمام می روند و سر و بر شست
و شو نموده برآمده گلاب بر وزده جامه های الوان پوشیده مراجعت
کرده سر شام دختر را بهر هفت آراسته و هفت قلم مشاطگی نموده و موی را بروغن
خوشبو دهن ساخته گیس ها را بافته طره چین زلف را تاب داده طره
و چتر موی پیشانی بلعاب چسپانیده سرمه بچشم و ابرو کشیده سرخاب و سفید
آب بر رخساره مالیده بالای جبهه او افشان پاشیده از وسمه چند جای
صورت و خنجر خال گذاشته عرقچین دانه زری و پولک دوزیا ترمه دور
اشرمه یا مروارید مزین از طره و تیکه بر سرش نهاده بالای آن لچک و
دستمال مشکین انداخته گره زده پستان بند کار زری و پیراهن
و دیخه الیجه قیتان و بافته مفتول دوخته در برش کرده ارخالق و
چپکن اطلس و سایه کوهی اشرمه دوزه بالا لیش پوشانیده و تنبان و شلوار مخمل
زری بپایش درآورده بند ان بهزار تکلف آویزان نموده چند جا در
لباس و دستمال سنجاق و تکمه طلا زده چارقد بر تحک ابریشمی پولک دوزیا
بنارسی خواه ترمه لفرق انداخته تیته مرصع بجبین با سلک مروارید آویخته کلچه
بدماغ و گوشواره بسوراخ بته گوش کشیده طوق و گلوبند بگردن افگنده بازوبند
بسته جستره و یاره بدست و انگشتر و حلقه بانگشت کرده خلخال در پا درآورده چاچوی قنو یز

بیا پس کشیده از بافته آن را پیچیده بُرقع سفید سجافِ سرخ و بقامتِ رسایش
پوشانیده روبند شکه دار پیش رویش افگنده بگوشهٔ دستمال چنگک زده بالای
آن چارقد گلنار خواه قرمز بر تجک علامتِ عروسی بر سرش انداخته کفش
کُرجی زرکار در پایش کرده زن های خویشان نزدیک چادر و چاخچور
پوشش بازوی راست و چپ را گرفته یکی آئینه حلبی قاب دار نقره مقابل
برداشته قافلهٔ زنانِ بزرگ و کوچک بدنبال جانبِ خانهٔ داماد راه افتاده
بهر چند قدم هلهله می کشند و پیشروی آنها نقاره میزنند و آتشبازی سر
می دهند می روند و بمکانِ شوهرش برای ماندن شب اولِ عروس و داماد
بصد رنگِ آب و تابِ زینتِ حجله می بندند هرگاه قریب کوچه می رسند
مردان باستقبال آمده گوسفند و بز ها را در پای عروس قربانی نموده از خون
انگشتی بپایش زده و راشل گلِ مراد باعزاز برده محرمِ یگانهٔ دستِ عروس را
بدستِ داماد سپرده اندرون حجله در آورده مصحفِ مجید و آئینه درمیان
نهاده بدیدنِ آنها چشمِ هر دو بروی یکدیگر می افتد گلاب بر رو و سینه
پاشیده جملهٔ حاضران مبارک و سلامت و بخدا سپردیم دعا و آمین گفته بجلوت
می گذارند هر که رفتنی ست بمنزلِ خود قدم می زند در خانهٔ برخی همان شب زفاف
واقع می شود و بعضی به توقف ایام و لیالی بازاساسی فراهم می آرند بزرگان و
سلاطین زاده را بسواری اسپ و قاطر برای شوهر می برند عملهٔ تزک خواجه سراو
فراش اهتمام دورباش نموده ایند و روند را پس و پیش روی می زنند گلِ نقره
و زر بر سرِ عروس می افشانند که ان نثار بدست مردم می افتد بعد از انقضای
دو سه روز داماد برای دست بوس پدرِ زن بخانه اش می رود سلام کرده بوسه
بدستِ او زده می ایستد خواه باادب دور می نشینند در حرف زدن فضول و از خود

سبقت کلام نمی کند هرکس مقدرت دارد اسپ و خلعت بداماد می دهد والا شربت
و طعام فقط بلی مردم ایران تمامی شاه و گدای ایشان حرمت پدر و مادر و استاد
و بزرگان و علما و سادات را بحد حصر منظور میدانند و اگر خلاف قاعده بعمل آرند
مطعون و لایق ملامت ابنای جنس می شوند از امیر و فقیر ندیدم احدی را که در جلوس
سوای دوزانو بنشیند و نیافتم کسی را که بی جوراب و قبا دار خالق و کمر بند و بی تکمه
انداخته سر آستین و بالاپوش از خانه برآید یا بملاقات رود بلکه هنگام رفتن
بخدمت صاحبان منصب و حکام واجبست دست در آستین جبه و عبا داخل کرده
باشند سوای کسبهٔ بازار که معاف اند و مقرر گشته در سلام بروی هرکسی که برتر باشد
سبقت نمایند و پیش چشم کهن سالان حتی برادر کلان قلیان میل نمی فرمایند بوقت چیز
خوردن تا صدر نشین و آدم بالامرتبه دست دراز نکند و رخصت ندهد دیگران شروع
نمی نمایند و بلباس پوشیدن اندازهٔ قدر و منزلت خود را شعار حال سازند اگر
برابر امرا در قیمت و رنگ جامه و سواری اسپ و خوش گذرانی اصراف بکار برند کتک
می خورند روزی بحضور معتمد الدوله با جمعی نشسته بودم که پسرش میرزا عبدالکریم جوان بیست
و چهار ساله در علم عقل و نقل و خط و شعر و نثر و تاریخ بسیار قابل و داماد و مقرب شاه
اندرون منزل آمده سر فرود آورده در صف نعال برابر بخاری تا دیر ایستاد
پدرش با مردم صحبت می داشت هیچ التفات نکرد او هم مثل ستون حرم پا برجا
مانده هرگاه والدش بگوشهٔ چشم نور دیده را بجلوس اشارت نمود بتعظیم همانجا زانو
بنهاد باری از نیت طواف کعبهٔ ملازمت قبلهٔ دین احرام بسته بازاد و راحله ارادت
بشعار اخلاص خوابیدم و سحرگاه از مناسک طهارت و دست نماز فراغت کرده رو
بمسجد حرام شاهی نهادم در صف اول نزدیک حجر منبر جا گرفتم جناب حاجی آقا بزرگ
بمحراب تشریف آورده در مقام مصلی ایستاده پیش رفته ارکان دست بوسی ادا نمودم

مشغول نوافل گردیده هرگاه کترش اذان واقامت گفت بسیار خداپرستان در شبستان فراهم شده صف بسته فریضهٔ نماز بجماعت ادا کرده متوظف اوراد بودند تا روشنی آفتاب تابید وقندیل های سقف خاموش گردیده آقا مجلس درس صدر آراشده کتاب پیشرو وچار جانب بقدر صد طلبه زانو برابر هم زدند میان هر هفت هشت کس صحیفه مانحن فیه نهادند یکی عبارت متن را خوانده ترجمه گفت آقا بشرح بیان افزود هرکس انچه در مطالعهٔ شب ایرادی جسته بود همان اعتراض ظاهر نمود اوستاد اعلی الله مقامه بدلائل قاطع معقول ومنقول رفع شبه همه گردانید تا جمیع شاگردان قاری وسامع از تقریر حل لغات وترکیب ومعانی ونکات پنهانی عارف وحافظ اصول وفروع دانی شدند بعد دو ساعت که این سبق گذشت اکثرش رفته دیگران آمده به همین نسق خواندند وشنیدند وبحث کردند بساعت قریب خوردن نهار سرکار آقا برخاسته بخانه تشریف بردازین ست که وقوف علم فضلای ایران سرآمد دیگر اقالیم سبعه می باشد دوسه روز دیگر خبر شائع گشت که روز جمعه طرف عصر شاه برای معاملهٔ خرید اشیا از تجار بمدرسهٔ صدر که بردر مسجد ست قدم می بیاید من هم پیش از وقت آنجا رفته برپشت بام توقف کردم ساعتی قبل از ورود پادشاه سوداگر وبیله ور دوست فروشها تنخواه نفیسهٔ هر قسم آورده بگوشه وکنار جا گرفتند ویساول وقاپچی وفراش بدم دروازه سد باب آمد ورفت هر بیگانه که دست خالی می دیدند بعنف نمودند قبلهٔ عالم سوار اسپ رسید پیاده گردیده داخل مدرسه از سمت شرقی راه افتاد پیش هر کسی ایستاده سود الیش دیده می پرسید چند می دهی هرچه عرض می کرد مثلا ده تومان می فرمود راست بگو می گفت راس المال همین ست جواب می داد گران می افتد شاه پنج تومان خواه هفت می دهد اگر خواهی بفروش مالک سخن بازرگانی را

می تراشید که نقصان می رسد لاکن چه کنم دستِ حق پرست باد خورده جای دیگر
نمی توانم بردار شادی کرد از هشت تومان زیاده ارزش ندارد و صاحبش رضا میداد
بغلام و پیش خدمت اشاره می نمود بگیر و پول بده گرفته از کیسه اشرفی بر آورده میشمرد
بدور باغچهٔ مدرسه سرِ دکان هر کس که می رسید هر چه می دید می خرید با وجود آنکه هر جا
می رفت عملهٔ میرغضب با دستهٔ ترکه و چوب فلک همراه می گشت اینجا هم موجود
بودند لاکن در گفتگوی ردّ و بدلِ مردمِ کج خلق نمی شد بدارا حرف می زد با هر یکی
در تعینِ نرخ تکرار بالا و پائین می کرد سوای خودش احدی در کمی و زیادتی بمداخلت
پیش نمی آمد خیلی بکشاده پیشانی اموال را زیر و رو می فرمود و بظرافت طریق معاملت
می پیمود چنانچه بسیار از شال و قلمدان کشمیری و کرمان و اصفهانی و شانه و سوزن دان
و قابِ آئینه خاتم بندی و چادر و دستمال ابریشمی بتخواه شیراز و تبریز و رشت و دیگر ملک
و قداره و شیشه آلات و ساعت و اشربه فرنگ و پارچهٔ چین و هند و جواهر تا بو دلقیمت
آن چون و چند نموده بعد فیصل یافتنِ رضامندی بائع می ستاند و زرِ سرخ و سفید را
نقد می بخشید شخصی قلمدانِ چوبی پیش آورد فرمود بکارِ شاه نمی آید عرض کرد قربانت شوم
از ولایتِ دور بنام ظل الله آوردم مبلغی صرفِ راه کردم حالا اگر واپس ببرم مردم چه
خواهند گفت جواب داد شاه طلب ننموده بود خودت چرا مال بدآوردی عرضداشت
بلاگردان تو گردم در دستِ شومِ منِ فلک زدهٔ بی طالع برگشته اقبال خوب نمی نماید
همین که تحویلِ اولیای دولت برود خیلی پسندیده و مرغوب خواهد شد که سلاطینِ
زمان آرزو فرمایند تا براتِ عطای جان و مال و انعامِ خراجِ اقالیم بتحمال از و
رقم نمایند می خواهی امتحان کن خندیده بقیمت هر چه می خواست گرفت پسرهٔ
اصفهانی جفتِ جوراب شال فروخته یک اشرفی یافته از زیر دست
و پای انبوهِ ملازمان غائب شده بدست مبارک ته و را واگرو بیست زده بود

فرمود بچه شیطان را بگیرید که شاه را مغبون کرده است نوکرهای سلطانی
هرچه جستند نیافتند الله یار خان را نشان می داد ببین که این چنین مال
بشاه می فروشند او زبانِ تمنا برکشاد که بمن به بخش قیمت دو بالا پیشکش
می کنم فرمود این را نگه میدارم که دیگر گول نخورم وسوداگری قالینِ بزرگ
به پیش پا انداخته بود هرگاه شاه برابر آمد کورنش بجا آورده بسمع
اقدس رسانید که بستان برای فرشِ تالار خوبست از فراش باشی
پرسید طول وعرض آن مکان همین قدر می باشد که قالین بافته آورده
بیچاره بخاطر نداشت گفت تصدق توشوم درست یاد ندارم نهیب زد که
جریمه تو بیخبر پول قیمتِ سوداگرست پس به حجره های ملاها متوجه شده مبلغ
علم آنها دریافته از یکی صیغهٔ صرف و ترکیب جمله و اعراب نحو می پرسید
و از بعضی مسئلهٔ علم کلام و منطق و معانی و بیان و از برخی اصول فقه و از
کسی فتوای معمول به شرائع و دینیات استفسار می نمود به طور مناظره جرح
و قدح می فرمود و بهر کدام فراخورِ حالش چیزی از عطا و انعام بقدر نصیب
می داد مدرس را خلعت و بهره زرِ نقد ارزانی داشت ساعت کامل سرپا
گشت و در معامله با مردم چونه زد من هم فرود آمده بقفایش می گذشتم
و از حسن سلوکِ خداداد جهان پناه سر در می گشتم قریب مغرب دوره گردش
و بازار خرید و فروش باخر رسیده بیرون آمده بر اسپ سوار شده
جانب ارگ تشریف برد انبار های احمال و اثقال نو خرید تحویل صندوقدار
بار کرد دید و زرهای مضاعف ارزشش هرچیز بدست بائعان افتاد روز
دیگر پادشاه بحر دبر همه جنس را در میان گذاشته زنان و سوقلی حرم سرا دختر ها
دلبسر ها را بدور تن دست جمع نشانیده هرچیز را که مناسب حال و باب هرکس بود برداشته میفرمود

شاه بزحمت راه رفته واین رالبسعی وکوشش برای تو خریده آورده بیا بردار و
این قدر بده بیرا وهم بر مینخواست وتعظیم می کرد ودعا وثنا می گفت می گرفت و
زرها را بنواب ناظر تسلیم می نمود وجمله اشیا بهمان مجالس تقسیم کرده پول خود را
نقد با نفع کثیر بدست آورده برای صندوقدار می فرستاد چون آغاز بهار وانجام
موسم زمستان رسید انبار برف که در صحن مکانات مثال کوه البرز سر از طرّه
فراتر کشیده در کوچه ها برابر دیوار افتاده سدّ راه متردّدین ومانع گردیده
بود که آن را بتجویف استوار نموده تراشیده جهت مرور عابرین زینه ساخته
بالا وزیر می رفتند از بخارات زمین وتمازت آفتاب آب گشته برود خانه
پیوسته مایهٔ طغیانی وتموّج گردید تخته های بزرگ یخ دریاچه وآب انبار شکسته
فرو رفت وهرچه از ناودان چکیده بسته شده مشابه خرطوم فیل نظر می آمد
گداختن گرفت ابرهای غلیظ سیاه وسفید روی هوا را گرفته باران پرزور
متواتر بارید وسیل کهسار قدم در بیابان نهاده فراز ونشیب را برابر گردانید
همین که ایام برطرفی خزان وارایش درختان جویبار وخیابان رسید ومواد
طغیان وفساد ماه بهمن ودی از طبایع موالید ثلثه در زمین وزمان دفع
گردید اهالی شهرستان باغ که از شدت خنکی افسرده دماغ وپوست واستخوان
مانده جامهٔ کهنهٔ پارسائی هم نداشتند لباس دارائی زمردی خریدند وکهن
سالان چنار وعرعر وسفیدار که در فکر وابستگان چمن پیکر عنصری خود را مثال
چوب خشک می پنداشتند بتهیهٔ پیرایهٔ سرسبزی ذات وبالاپوش اطفال
نورسته بخیاط صنع گردیدند کسبهٔ اشجار بی برگ ونوا که از دستبرد حوادث
برد عریان بودند پهلو بندی کدخدای نسیم سرانجام نوسازی قبا وکلاه
شکوفه وگل نمودند خورد وبزرگ معارف ارغوان ویاسمین پوشش اطلس زرد

بر شاخ و شانه انداخته غنچهٔ لب به تبسم گشودند + و تازه نهالان گلشن برای
نمو نمائی بازار گلزار و مرغزار در اصناف همکار از جامهٔ خرمی و تازگی
آرایش سر بر افرودند + و اطفال سبزه گون علف و گیاه شروع بجوش
نمو گشته + همراه لالهٔ لالا و اتالیق شقائق رنگ خوروی آوردند + و دوشیزگان
بنات نبات که در نهانخانهٔ سرد مهری روزگار بخاک نشسته جائی نداشتند +
در پردهٔ سیر جا در صحرا و بیابان زدند + دستهٔ خوانندهٔ بلبل و نوازندهٔ قمری
و فاخته در بزم بستان تصنیف های کار عمل بگوش سرو قدان شگفته رو
رسانیدند + و ساقیان ابر گهربار از شربت زلال امطار و شبنم خوشگوار
قدح نسترن و آتشین پرساخته بکام و دهان ازهار ابرار چشانیدند + و لولیان
شوخ و شنگ نرگس چشمها سرمه آلود را بعشاق نافرمان هزاره در کوچه
بست کوهسار نشان می دادند و بچه بی ریشهای کبک و تذرو بر رفتار مستانه
پای ناز و ادا بسینه دشت و دامان شاهد بازی نهادند بتقریب قامت
آرائی عید نوروز برنا و پیر اناث و ذکور در تدارک لباس نواز جامهٔ
قناعت بیرون گشتند + مردم وضیع و شریف محتاج و غنی بقدر دسترس
در فراهمی زینت و اساس تازه بسود او معامله از اندازه گذشتند +
نشاط هوا خاطرهای گرفته را مانند دسته صد برگ خندانید + و اثر شرارهٔ
بهشت بند زهد و ورع از گردن ملا و عابد دور گردانید + می افتابی ناخوردهٔ
مردم سرشار به طلب کباب بر سیخ و تابه سعی بر روی هم می افتادند +
و نقد عمر گران مایه باختنهٔ مردها به جستجوی بازی در خرابات و دکان
هر چه داشتند می دادند + ناموس نظام میانهٔ روی خلائق بر باد +
و قمارخانه ها از حریفان بی قبا دار خالق آباد + در هجوم دکثرت مشتری تمامی

اشیای پوشیدنی و خوردنی بقیمت دو بالا رفت و پیش دوکانِ هر قسم پارچه فروش مهلت پیمایش و لحاظ نیک و بد کناره گرفت بزاز بود که پلاس را بجای صوف دکرباس عوض قدک می فروخت و سمسار لباس پوشیده رنگ وا بار کرده در گریبان و دامنِ مشتری بزر و سیم می دوخت رنگرز را بمزید تقاضی شاگردِ ارباب مهلت شانه زدن ریش نه بود تا چه رسد برنگ و خیاط از بسیاری فرمایش قطع و برید اثواب قیمتی و سوزن زدن در بخیهٔ وعدهٔ خلاف جامهٔ هستی او تنگ کلاه و وزسری نداشت که در پای هیچ از عهدهٔ خریداران بر آید و سنگِ ملامت نخورد و علاقه بند دست بسینه می گذاشت که خدایا بافته ندارم آقا معاف دارید کسی از و حساب نمی برد از بقچه شال بافان شالگی را قدر و منزلت افزود و در کار مینا زد زرگران برنج و مس را قوت تمیز نبود و خوانچه های شیرینی بدوکان قنادی هر ساعت خالی می شد باز نقل و نوزِ سرهم بندی بقالب تازه میریخت و سبد های میوهٔ خشک و تازه از بقال هر دم یکی می گرفت دیگری بفریاد و مطالبه معامله فضیحت می انگیخت صلای درخانه شاهی و امرا باهل بازار بشیر و می زدند که خشکبار و حلوایات بده و الا چوب می خوری و پول داده کان چند ماه پیش در وغهای کیسه را می شمروند که سر وعده بدستِ ما بنه و گرنه اوستاد کیسه بری قوامِ منزلتِ شیرهٔ انگور از نقل آب نبات و دوشاب از شکر پیز درگذشت و مرتبه دزن کدوی تلخ با هندوانه و خربوزه و عنب الثعلب از خوشهٔ انگور برتر گشت با قلاده بجاشنی قسم های جان و ایمان در می آوردند و اردانه بگنجد چشم داشت صد آشنائی ها بر دزمی دادند سبزی تره و کندنا را بعد التماس ریش ما توی خون بینی نه

اظهاری نمودند و ماهی گندیدهٔ مازندرانی بهزار بی آبروئی و شبکهٔ فریب آشکار می
فرمودند تخم ماکیان گویا که دل و جانِ صدفِ عمّان گردیده و مرغ و خروس از
بالاپروازی بی مایگان بهای هما و جائے عنقا رسیده تلاش آجیل خورش
پلاو از برنج و روغن و نخود موجبِ دلخوری دیدند و او دیهٔ پای گوشت و
نمکِ کوهستان که مفت بود برابر در دبید و اخریدند هر کس بکاسبی و مداخل
تمام سال مشتِ زری پیدا کرده در جیب و بغل داشته بعرصهٔ یک ماه و
چهل روز پیش از نوروز در ساختنِ لباسِ خود و اطفال و زنان و زیورِ
ایشان و گرفتنِ قند و شکر و شیرینی و میوه خرج می کند و برای عیدی عیال
و ذوی حقوق و مساکین می دارد و چون دستور است که اگر شخص با پنجاه کس آشناست
ایشان دست جمع یا دو و سه و فرادا بدفعات در خانهٔ او برای مصافحه و دیده
بوسی بیایند بعد از قلیان و شربت روبروی هر یک مجمعه یا یکدوری سه و پنج
هم پُر از حلویّات و نقل و نان شیرمال و کلیچهٔ شیرین زمین بگذارد و قدری بخورند
و جای دیگر بروند مرد و زنِ صاحب خانه مسلّم و دست نزده را جدا و شکسته و ریزه
را علاحده نمایند باز هر که داخل شود لایق ریش او پیش آرند و از ریزش تکّه
پارچه باقی مانده بدست و دهنِ فقرا و ایتام و اطفال نوالی می بخشند و این
مرد خود هم همچنین در خدمتِ هر یک برای بازدید گردش می کند که مدتِ یک هفته و
تا چهل روز باین کارها و مهمانی و دوره و رفتن تماشاگاه اوقات بخوشی می گذرد
تا بودم منهم بهمین جنون دیوانه بودم و در غریبی هم بصورت بومی در پای رفاقتِ
ایشان بسر می نمودم ازین جهت گرمی بازار جملهٔ اشیا بحد و مزید مداخل و اجرتِ
اهلِ حرفه لاتعدّ شده فقیری نماند که بگدائی دوازده ماه یک دست جامه نو و قطعی
شیرینی مال شیره بهم نرسانده باشد و بیوه پیرزنی نبود که بچرخ رشتن و خدمت خانه

مردم مواجب سالانه گرفته ببهای پیراهن وزیر جامه وچادر وچارقد وخورش
هفت سین نداده هنگام نزدیکی جشن عید پیر وجوان بحمام سر وسیما شسته ورنگ و
حنا بریش وموودست وپا بسته خانه از فرش وزینت بلور وبارفتن آراسته
شیشه پرگلاب وگلاب پاش بطاق گذاشته پرده وطاقچه پوشش آویخته سامان
شب تحویل زیرسر نهاده منتظر وقت گردیدند بچه های ماهرو ی سیزده چهارده
ساله که ازقید مکتب درآمد ند درس وبحث ناموس وحیا راکه روان واز بر
می کردند درجزوناپرسانی وکتاب مطلق العنانی زیر بغل گذاشته وفعل ماضی
بازی ومستقبل تفرج را صرف حال پنداشته با رخ نورافشان وآرایش
الوان بخود نمائی پرداختند وهزاران ملا وآخوند مدرسه را دربند محبت انداختند
هرگاه اهل نجوم تقویم نورالعید سال وماه وتاریخ وروز وساعت ودقیقه نوشته
حکم دادند دیگر بازار کلان تخته گشته روزها تا عصر سوای دوکان نان با وقصاب
وبقال سودای همه صنف دربسته رونق اجناس نفیسه هیچ نمانده وانه میوه
وقرص شیرینی بمشکل دست میداو ووقت اورنگ نشینی شاه خاور در
برج حمل بمنزل هرکس روی دسترخوان طعام خورش ماهی وپلاو وشلّه زرد
وحلوا وفشره وسمنو وسرکه وسبزی وسیب وسنجد وسوهان وسماق چیده بکمال
وجد خورده صبح نوروز صغار وکبار از شراب سرور سرشار وبساز پیرایهٔ
نشاط دستیار لباس انبساط نو دربر ونقد تعیّش درجیب وکمر اطفال
شادمانی درکنار وبغل وبا یاران جانی درطریق سیر از هر محل برفتار آمده جوق
جوق درمیدان سبزی مقابل درارگ فراهم شدند بارگاه خدایگانی بانواع
سامان فیض رسانی وجشن خاقانی مثل بزم سلیمانی ترتیب یافته بقدر دوهزار
خلاع خسروانی ازصندوق خانه سلطانی موافق سیاهه پیش بدست فراشان بهر یک

افسران و امیران و اعاظم بلدان در سارق بهیچه رسیده بود همگی زیب بر دوش نموده
سوار و پیاده جانب کریاس فلک اساس راه افتادند محمد ولی میرزا را قبا و
شال و کلاه و جقه و کمربند مرصع با شمشیر و کمر خنجر یراق طلا و امین الدوله
را قبا و شال و کلاه و کمربند و کوردی و جبه و قلمدان مرصع به الله یار خان
سردار قبا و شال کمر و کوردی و شمشیر و خنجر طلاکار و همچنین هر کس را زنده
انچه بود از شاهزاده و اهل مناصب قلم و سیف تشریف بزرگی یافت و الد
مرحوم را قبا و شال سر و کمر و کوردی سمور مخمل زری عنایت گردید که پیکر انور بان
چند وصله درخشنده تر از لعل و گوهر آراسته رو بدر مسجد فغفور و قیصر نهادند
داخل شدم دیدم اندرون دیوان عام محجره هر دو باغچه سرا تازه رنگ شده
برلب دریاچه سبدهای میوه و دسته گل میان گلدانها چار دور گذاشته فواره ها
در جست و خیز بشاشت کلاه بهوای انداختند + از حوض مربع دشمن روی
صفحه چادر آبشار میان دریاچه می ریخت و طرف مشرق و غرب آن دو
نمد سند تفت خیلی طویل و عریض گسترده بکنارش خمره های زر خالص پر از
شربت قند و کاسه های کلان و جام طلائی نهاده در ایوان تالار فرش قالین
ابریشمی پهن نموده تخت سنگ مرمر پشتی که هشت پایه او بر سر دیوهای پری پیکر
نصب و پنج زینه پاریچ قالب شیران در میان گرفته بودند و از ده شقه برآمده
بلند داشت که بر روی هریک حوریه لعبت طلا یراق مرصع پوشیده ایستاده گلدان
و شمعدان و گلاب پاش جواهر نشان را بر داشته در سطح بالای تخت مسند مخمل حاشیه
مرواریدو یاقوت و زمرد و الماس بعرض شش گره بزاری چار جانب دوخته
پشتی و تکیه مرصع بران نهاده حوض یکذرعه طول و ده گره عرض پر از گلاب و
بید مشک کرده ماده فواره اش در بادیه کلان زری بوده که آنرا حور العین زیولر

ولباس رنگین پوش با عظمت و جبروت عقب سر ایستاده بهر دو دست داشت
چتر شاهی سیل خمدار طلا از پشت اریکه سلطنت بالا بروی مسند دولت سایه می
افگند بر پیشگاه ایوان اسباب زیدهٔ بلور و بارفتن و قطعات ظروف مرصع پر از گل
و ریحان نهاده راقم بپای شوق و سر پر ذوق هر جا گشته و بر این جمله اشیای نادیده
بچشم زدن گذشته در مکان فیمابین تالار و قهوه خانه آرام گرفت و آن روز مصداق
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ مشاهده رفت اکابر مملکت و حکام
ولایت و سروران ذی رتبه قشون و بزرگان هم رتبه جمشید و فریدون که با جبرئیل
و میکائیل بال و پر برتری می زدند مشابه موش خرما باریک شده پی سوراخی میگشتند
تا لحظهٔ قرار گیرند و بضرب چماق و دگنک ارباب بند و بست صدمه ندیده بیرون کرده
نشوند ٭ شاهزاده ها بمثل سبزهٔ بیگانه روی خرند چمن یا ورگل خوف نظر آمدند و زرا
و خویشان تاج الدوله چون غریب بیکس بسایهٔ دیوار دعا آشنا می شدند کیکاوس
میرزا با حسن و جمال که مشهور خوبرویان همسال بود اویک مرصع مخمل سیاه پوشیده
و بهمن میرزا قبای گلناری جواهر نشان را تنگ در بر کشیده آفتاب و ماه را هر دو
شاهزاده خجالت زدهٔ صورت نورانی خود گردانیده همانجا آمده در صف مردم
قرار گرفتند آقا محمد اسمعیل که داخل شده نقاش خانه را نگار خانه برج حمل یافته قِران
نیّرین بطالع مشتری دیده گفت همه را عید شریف مبارک و نشست مردم حاضرین
فریاد زدند بیا مصافحه بکنیم جواب داد هر سال شمارا کرده ام حالا طاقت ندارم مگر مقابل
شاهزاده سر فرود آورده عرض کرد اگر ماذون بفرمائی عید مبارک نموده باشم چون مقرر
است اطفال را بر پیشانی و لب بوسه میزنند و همین کنایه از روی ماچ بود شاهزاده ها
که حرمت او را پیش پدر دیده بودند پیر مردست دهن دریده و بشوخی پرده دریده
و بحضور اقدس هم جلو حرف نکشیده فرمودند باادب باش گستاخی خوب نیست خلاصه گفتار

بندگان شهریار نائب پروردگار از خواب راحت بیدار شده بحمام تشریف برده
بدن شسته رنگ بسته برآمده نماز خوانده نهار میل فرموده قلیان کشیده برای
آرایش افسر و دیهیم سلیمانی قبای نیم تنهٔ مرصع کار و سیلک مروارید
دو دانه جواهر بطور کنگره سر سنجاف دوخته ببر کرده کمربند مرصع پر آویزهٔ لعل
و یاقوت را که روشنی بخش دیدهٔ گوهر شب چراغ بودند شیر قلاب زده
کمر خنجر مرصع کار بمیان نهاده بند گوهر پیچیده شرآیهٔ آن بزیر آویخته شمشیر
پر جواهر الگون قبضه و غلاف طلا و دانه نشان را بند سیم زر خالص بکمر مبارک
و بازوبند دریای نور و الماس خیلی درشت بهر دو بازو بسته مچ پیچ مرصع
سرآستین پیچیده کلاه کیانی دوازده شقّه که سه جقه با پرهما منصوب پیش رود
راست و چپ زده داشت و در هر یک سه سه دانه گوهر نایاب هم برابر بیضه
کبوتر در سیم زر کشیده بودند بفرق همایون گذاشت و حمایل مروارید
غلطان بزرگ نهایت آبدار در یمین و یسار شانه و سینه و پشت اقدس
انداخته بالاپوش پر از در و یاقوت و جواهر بسی گران بها بدوش
کشیده مثل شعشعهٔ نور شجر طور برای تجلی دیدهٔ بندگان طالب حضور از جا برخاست
آقا قنبر خواجه سرا بجهت آگاهی بخبران آواز داد چنین بر در حرم محترم توپچی
باشیپور ایستاده بود شنیده دم در نفخهٔ کانهٔ صور سرافیل دمید دیگری بدروازه
خلوت قیام داشت باد بنفیر انداخت و فوراً سومی که بر آستان باب ایوان
انتظار می کشید نفس زده چهارم که برابر کرپاس همه تن گوش می بود
صدای بوق بعیوق رسانید فرج الله خان توپچی باشی مانند رعد بغرش
آمده فریاد کرد ات دو ربعی اتش زن یکمرتبه جمله آتش خانهٔ مذکور بالا را
ملازمان برق کردار ساعقه دار سر کردند زمین و زمان بازار دمکان

تا هیچده فرسخ راه بزلزله آمد فراشان و یساولانِ صفا و جفا پیشه مردم
را بضرب چوب از صفحهٔ نمایش بدر آوردند دستهٔ غلام بچه و خانه شاگرد
و خواجه سرا باهتمامِ منوچهر خان نواب ناظر بعهده ادب در پیش و پس
پادشاه همچون ستاره در حوالی قمر از دروازهٔ حرم پا بیرون نهادند باز خواجه
سرا کچین کشیده حضرات مرجعِ خلق آواز دادند یری هاری ها که بدستور
معهود شلک دوم بمرده های صد سالهٔ قبور فرمان دور باش رسانید این مرتبه
بشدتی عملهٔ تزک تک و دو نمودند که در پای نظر شهریاری دیّاری نماند سوای
فضل و کرمِ ذات باری فراش باشی و جارچی باشی و نسقچی باشی و سر کشیکچی باشی
و پیش خدمت باشی تعظیم حضور نموده بفاصلهٔ بیست قدم راه و شاهزاده های
از ده و دوازده ساله عمر کمتر همین قدر بحد ادب عقب تر زینِ خدمت پیموده
جماعت پیش قدم برابر درارسی شاه نشین رسیده ایستاده صف بستند
که حضرت بهرام غلام رسید همگی سر فرود آورده بطرف دیگر رفتند پادشاه
قدس بارگاه داخل مکان عرش بنیان گردیده قدم پیما گشته از وسط تالار
آینه خانهٔ انوار و بساطِ رحمت و اد ار گذشته جانب اورنگ ابد قرار برگشته
بسم الله شانه العزیز الجبار بزبان گفته پا بسرِ زینهٔ اول که ثانی طارم فلک بود
نهاده بر معارج پلّه اجلال و شوکتِ صاحبقرانی بالا بر آمده برگردیده پشت
بپالش تائید رحمانی داده بدو زانوی کامرانی بر مسندِ خلافت موروثی
جهانبانی نشست چنانچه چتر دولت و اقبال بسر ظل الله فی الارض سایه افگن
گشت باز بطور اول و دوم شلک سوم پنبهٔ غفلت از گوش سرکشان ملک
عدم بر آورد و شمشیر هم بنیام قدرتِ داور و بقبضهٔ سیف قضا و قدر بزانو
گرفت فواره حوضِ ردی تخت فیروزی بخت بنا کرد بسر پا بر خاسته در تعظیم فرود آوردن

و دماغ هوای اطرافِ قرارگاه شاه را خوشبو و معطر نمودن حوران لعبت کنار
سریر سپهر تنویر نفخر و مباهات در گردش رقص آمدند مرغان بالای قوایم دیهیم
بی نظیر بر بازِ کیانی و نشرِ طایر بال طعنه زدند آینه های کلان از عکس شبیه
خدایگان شعشعه تجلی بسطح ایوان انداختند و شیشه آلاتِ دیوار و سقف منزل
خاقان خورشید عالمگیر را حیران ساختند دستِ راست اریکهٔ ابد پایه
ابنای صلبی خورد و بازوی چپ اولادِ صغیر بطن دخترها با قدر و منزلتِ
بزرگ یراقِ کوچک مرصع بسته صف کشیده بسر پای شرف و عزت قرار
گزیدند و عقب آنها یوسف خان گرجی سپر مرصع و خسرو خان شمشیر کلان
یکی کمان و ترکش و یکی شمشیر یکی تبرزین و یکی تیر و یکی تفنگ و کیسه کمر و یکی قمه و کارد
یکی مروحهٔ طاوسی و یکی شانه و آینه یکی در مجمعه غلافِ مخمل کلاه کیانی که بقدر یک
من تبریزی گرانی جواهر داشت و یکی در خوانچهٔ سرپوشیده ضروریات دیگر
بدستِ سکوت گرفته برابر ایستاده شدند نقاره خانه را بچوب تهنیت فرو
کوفتند دستِ طبل شادی و بشاشت زده در کرنا دمیدند که دور دور فتحعلی شاه
دور نظام سرباز که هزار نفر یک سوی دیوار اندرون مقابلِ هزار غلام بچهٔ
یراق بند پا بر جا بودند همه قسم ساز فرنگی نواختند صفِ شاهزادگان بپای
دیوارِ حجاب در یمینِ دریاچه و قطار خویشان بهمین مرتبه در یساران متوقف
بوده بر کوع تعظیم نموده پیش افتادند و در وسط باز خم شده راست رفته
برابر سندهای نمدی فرشِ روی صفّه شانه بشانه هم ایستاده سر فرود آوردند
محمد ولی میرزا جانب تالار قریب باقی از دو پایین تر در نا شدند وزیر با زمرهٔ منصب
داران اهلِ قلم از پای دیوار کورنش کرده در پشت باغچه آمده باز نصفهٔ راه و دوله
گردیده بکنج مجره سمت تالاری جای صدر اعظم خالی گذاشته قدم فشرده سرِ تسلیم نموده

وطرف دیگر هم باین قرینه مردم عهده دار قرار گزیدند وکیل الدوله انگریز بهادر و
لیک صاحب با طبیب ڈاکٹر و ایلچی دولت ایران فیما بین محجرهٔ باغچه ولب دریاچه
منزلت یافتند ملا باشی با خطیب وطبیب و علمای نزرخانه برلب صفه کنار حوض
جانب دریاچه از برابر نعال صف شاهزاده سبل لسبل یافت والد مرحوم
هم در پهلوی باشی موصوف تمکین یافت باری در چشم بهم زدن صف های
امراء خوانین و میرزایان از عقب دیوار حجاب ظاهر گشته تعظیم نموده فوراً
بامر قدیم سبقت می کردند تا بحل خود آرام می گرفتند بهمین قرار جمعیت باریابان
دربار بقدر پنجهزار کم و بیش نظر افتاد و دران میان یکصد نفر میر غضب عمله
ملک الموت بسمت شرقی قطار گردیده ازانجمله دو تا چوب فلک بشانه نهاده
و چهار کس بار ترکه سفیدار و انار بدوش گرفته چند تا بیل و کلنگ زمین کندن
برای دفن زنده ها بدست داشته باقی یکی ساطور و یکی قناره شقه کردن و
یکی شکنجه گوشت کوفتن و استخوان شکستن و فشار سینه و پشت و پهلو را بر گرفته
و یکی تیغ چپ راست نمودن و یکی تخماق و یکی ارهٔ بدن تنگافتن و یکی خنجر
و یکی کارد پهلو دریدن و یکی طناب خفه ساختن و یکی میخ طویله های آهن برای
چار میخ کردن و یکی شمشیر گردن زدن یکی چنگک چشم کشیدن یکی لگن خمیر
بسر گرفته روغن داغ ریختن و یکی دیگ قولقه نمودن یکی کهنه پارچه بانگشت
پیچیدن و فتیله سوختن یکی گاز انبر گوشت کندن ازین قبیل اسباب بست
و چهار قسم قتل و سیاست را تیز و صیقل نموده دو رویه ایستاده بودند هرگاه
این سامان بدیدهٔ حاضران مشابه مرگ ناگهان و آفت خانمان گذشت سطوت
و هیبت قهرمان جهان و دبدبه و رعب قاآن دوران باعث سلب حرکت جسم و جان
و مهر سکوت لب و دهان گشت چنانچه ازان جم غفیر صدای عطسه و سرفه و نفس زدن

احدی برنمی آمد گویا قالب خاک را روح مجرد نجوف ہلاک خالی کرد که سر پا
ایستاده زیر چشم بطرف مصدر سطوت و جلال در دیده نگاه می نمودند ابراهیم خان
قهوه چی قلیان بلوری میانه چوبی و سر و ته و باد گیر طلا را چاق و دودی نموده
بادای تعظیم مقابل برده زینه را لب نیاز بوسه زده بالا بر آمده دم مسند
زانو ته کرده بدست شاه داد و چند نفس کشیده واگذاشت باز دیگری پیچ
کرنائی مرصع پیش نهاد که مادام جلوس برابرش بود آن وقت که تمامی بارگاه
از وضیع و شریف خلعت پوشان عالیجاه پیراسته دو دست بکر و سینه ایستاده
بودند حضرت خلیفهٔ رحمان بزبان وحی ترجمان بآواز بلند بلغت ترکی ارشاد
فرمود الی حاسی بایرمی مبارک اولسن یعنی شما همه حاضران را روز عید مبارک
باشد میرزا محمد ندیم بخاک افتاده عرض کرد شاهنشاهنیه چوخ مبارک
اولسن بعد ازان بمزید رحمت و رسم تحیت اشارت کرد که شربت عیدی
بدهند تشنگان زلال عطوفت را جرعهٔ و امیدواران کرم همت را اندلهٔ بدرهٔ
پیش نهند و خود باید بهان کلیم سیرت محمد فاضل خان کرشمه قابلیت و کمالش
را گوینده علاوهٔ اشعار عربی و فارسی چهار هزار بیت ترکی یاد داشت
مشغول صحبت و حکایت گردید و بکلام دلنواز طبع پر وحشت مردم را بهجت
و مسرت بخشید پیش خدمت باشی و مستوفی باشی دامن سعادت را بکمر برزده
با عمله دویده مقابل صف شاهزاده ها رسیده باده آب قند بشیرینی ادا
گرفته جام جم بگردش آوردند و سینی جواهر و اشرفی برداشته نقود وجود
و نوازشش برشمردند اول پیمانهٔ شربت گواراتر از آب چشمهٔ حیوان می
دادند و همراهش مشت اشرفی و چند دانهٔ جواهر رخشان بدست می
نهادند هرگاه نوبت دیگر بزرگان و شاهدان بزم احسان آمد پیاله شربت بکام آرزو

دستت زر سفید و چند اشرفی بکف تمنا عطامی نمودند در طرفة العین از تقسیم
شراب طهور و مخمور کننده حور و غلمان حیات بخش خاطر جمهور گردیدند و بعرصهٔ
قلیل زیاده از گنجور قیصر و فغفور بکیسه و جیب اهالی حضور کشیدند پس ملا
عبدالرزاق خطیب کرمانی سر بر آورده بصدای روح افزا و رنگ دلپذیر
انش بنهایت فصاحت و بلاغت خطبه در حمد و ثنای ایزد تعالی و نعت
خاتم انبیا و درود علی مرتضی و ایمه هدی علیهم الاف التحیه و الثنا ادا نموده
بنام بی همتائی حضرت صاحب العصر و الزمان عجل الله فرجه که رسید شاه بتعظیم
برخاسته خم گردید انگاه ستایش طبقه اورنگ نشینان عدل و داد بنیاد
نموده فصل مشبعی خوانده گفت بخصوص قدر قدرت خورشید رایت
مشتری طلعت زحل رفعت مریخ مهابت بهرام سطوة عرش منزلت
قدس جناب سپهر قباب قمر رکاب کروبی انتساب دارا دربان شاهنشاه
دوران السلطان ابن السلطان و الخاقان ابن الخاقان فتحعلی شاه قاجار
خلد الله ملکه چون این نام والا دودمان بزبان آورد تمامی ارکان دولت
ایران بخاک کورنش کردن افگندند و بالفاظ بقای عمر و خلافت ابدبنیاد
امین گفتند پس شاه از روی تخت برخاسته رفت و بمکان خلوت سرافراز
گرفت لباس جواهرات سنگین از بر کشیده و جامه های سبک روزانه دیگر
پوشید برای قبول پیشکش بگوشه مسند ارسی بدو زانو نشست وزیر محرم
دربار خاص با چند امیر بذره حضور پیوست درین عرصهٔ فرصت همگی
خوانین دیوانی بمبارکباد مصروف دست بوسی و مصافحه گردیده
اکثری پی کار خود رفتند در پیشگاه خلافت اول مرتبه عرضداشت و
تحایف نایب السلطنت عباس میرزا بدرهای تبکی و زر سفید و کنیز و غلام

کرجی و قداره و اثواب مخمل ساده و زری و اطلس و ساعت و ظروف بلور
و بار فتن فرنگی و زعفران باد کوبه و سماق شکی برسم ارمغان گذشت و ثانی هدایای
طبرستان پیشکش گذرانید و محمد حسین میرزا کیسه های اشرفی و ریال و اسپ
عربی و قالین و جوراب و تسبیح کرمان شاهی شمرده شده قبول گشت و سوم
تحائف محمد ولی میرزا والی کرمان و یزد و نقد طلا و نقره شال کرمانی و نمد و رنگ
و حنا و دسته قاشق منبت بایات الکرسی و سوغات گرمسیرات بملاحظه
آمد چهارم پیشکش حسین علی میرزا فرمانروای فارس پول سرخ و سفید و رشتهٔ
مروارید و شامه عنبر و خواجه سرا و کنیز و غلام حبشی و بارهای نبات و شکر
و نفائس بنادر و عمان و هند نظر فایز گردید پنجم پیشکش حسن علی میرزا
بیگلربیگی خراسان نقود مسکوک و اسپ ترکمانی و شال کشمیری و شمشیر و
کمر خنجر و کارد فولادی و پوست بخارائی و پوستین قچانی و قاقم و سمور و و
اجناس عمده بپایه قبول رسید ششم علی شاه حاکم دار الخلافه طهران
هفتم علی نقی میرزا والی قزوین هشتم شیخ علی میرزا ناظم رشت نهم طهماسب میرزا
مسند آرائی همدان و هم ارغوان میرزا والی مازندران و همچنین عرضداشت
و تحایف تمامی شاهزادگان دور دست و علمای ولایات و تجار شهر و سر کرده
هر صنف هنروران و صنعت گران بعین ملاحظه در آمده بعز اقبال پیوست
قریب ظهر خاقان عصر قهرمان دهر پاشده برای میل فرمودن چاشت و تهنیت
وعید و مبارکی خواتین مخدرات بحرم سرا رونق افروز گردید وزیر امین الدوله
باطمطراق بسیار بر آمده بدولت خانه خود رفت عصری شاه برای باز دید علیشاه
که بخطاب ظل سلطان کامیاب بوده بمنزلش ارسی گوشواره پهلوی تالار جلوه
فرما گشته بالا رفته نشست و علی شاه نفائس اقمشه زربفت مخمل و خارا و مشجر بدم

راه شاه برسم پا انداز گسترده کورنش بجاآورده بر روی زمین برابر حجره ایستاده
دوصد تومان حق القدم گذرانیده مورد عزت و اعتبار گشته ندیمان و خواص
دو دیده شرف بار یافته صحبت و اختلاط کرد قریب شام اندرون برگشت بعد مغرب
مطرب مغنی شرف اندوز بزم عشرت شده کنیزان بازیگر برامشگر و خوانندگی خود
داد عشوه و دلربائی دادند روز دیگر صبح بازور بار عام و هجوم امرای عظام
گردیده تا هفت روز برابر گذشت اما یوم ثانی وقت پیشین تهیه عروسی هفت
پسر خود با صبیه های خورشین فریدون فرحکم داد اہلکاران سلیقه ور باہتمام
از باد صرصر بیشتر و چابکدستی هر چه تمام تر گوناگون اسباب نشاط گستر
حسب الامر جہان پرور جلوه گر نمودند که روی حوض بزرگ متصل در علی قاپی
بچوب بست تخت مجره دار درست کردند در جمله طاقہای دور میدان جلوخانه
را بهر صنف دوکانداران بازار بنابر آئینه بندی و زینت سپردند هر دو سه
نفر بیک ایوان دست سعی زده فوراً همه سامان مرغوب آورده آرایش
دادند آخر روز بندگان مہرافروز از محل بہروز بر آمده در منزل ارسی بالای
دروازه قدم زده آن مکان سپهر بنیان را مانند ساحت افق درخشان
کرده از اشعۀ روی آفتاب ظهور طلیعه پرتو طور بخشید و مسند کامرانی را
بصد ورجلوس مبارک در تحت زیبالش نور علی نور گشید سه طرف زیر نگاه
خلافت پناه شاہزاده و امیران و منصب داران سپاه والاجاه ردیف
گشتند روی تخت حوض سازنده و خواننده الات طرب فرو گرفته و بچه های
بازیگر چل بند پوشیده و زنگ بند و انگشت زد ابهام و زنگوله در پابسته
بسر اهیدن دستگاه مقامات و گوشه و شعبه گوش باز بد و نکیسا را مالیدند
یک سمت لیسر و چوب ریسمان کلفت کشیده بند بازان و یک و شاخ

بپا استوار کرده بالا شده هنرهای رقص و غلطیدن و جستن و دور از کار عقل نمودند
یک سو آهوی نر و قوچ های کوه پیکر بجنگ انداختند یک جانب حاجی عرب لوطی
با اخوان الشیاطین صورت تقلید و مسخره و حرکات مضحکه پیش آورد و برابر تخت مغنی
نشین زمین سخت را نیم درعه کنده و نخاله سنگریزه چیده خاک را نرم کردند تا پهلوانها
تنکه پوشیده بروی آن در ورزش و میل گرفتن افتادند و باهم در کشتی
پیچیدن بنیاد نهادند پهلوان ابراهیم قزوینی بحمایت علیشاه سر فرود آورده
و طلب شد که رخصت بفرما با پهلوان علی کرمانی مقابله زور نمایم چون منظور
حضرت سلطنت دستور نبود بوفور مروّت و مراحم شاهانه اغماض فرمود شاهزاده
حسبنه ابراهیم گشته درخواست پذیرای استدعای مذکور نمود اجازت یافته
بفتور افزود قزوینی با کرمانی دست بسلام داده جدا شد نمیدانم چه کرد که
صدای قهقهٔ حاضرین میدان برخاست و سه مرتبه نعره فلک نورد کشیدند
گوسفندها را بقربانی سر بریدند شور و غلغله افتاد که علی ثانی رستم زال سیستانی
دفعه اول از دست بازی قزوینی زمین خورد بعضی گفتند جادو انداخت
پارهٔ بر اشفقتند چشم بندی ساخت بهر حال ابراهیم خلعت مرتبهٔ پهلوان باشی
پای تخت پوشیده به تعظیم خم کردید و شاه برخاسته رو بحرم روان شد در دل
شب انواع آتشبازی سر می کردند و یومیه بهمین وضع اوقات صبح و بار
و آخرها اساس بازی بروی کار نمودار میشد تا لیالی سبعه جوش و خروش هنگامه
انبساط مانده شب هشتم در بنای آوردن عروس ها بخانه های داماد یورش اقسام
نشاط بسر انجام رسانده شد تا سحر مردم به نظارهٔ دف و نقاره و سیر و تماشای
آتشبازی تردد آمد رفت داشتند یوم نهم اسپها بجهت تاخت در میدان
شرط جفت قرار دادند گرو بسته چار فرسخ راه از جای که می تازند می رانند

بروند منهم بسر پرس آمده از دروازهٔ دولت بیرون رفته بزمین پهن دشت
دیدم خیمه شاه را مثل شکوه عرش بروی صفحه تمکین کشیده دیگر سراپرده و چادرها
برای اکابر صدر نشین زده بگوشه ایستادم و دیده تحقیق بهر سو کشادم
سواری بندگان شهریاری با عظمت جباری در رود نمود جمله خدم وحشم بر اسپها
نشسته یک میدان راه پیش روان یمین ویسار تاجدار دسته شاطرها پیاده
دوان وقول جمعیت شاهزاده و امرا و سرداران بعقب تیر رس ایشان
دنباله کشان بوده برابر سرادق جلال فرود آمده بپای حکمه دار سر کرسی طلائی
مرصع نگار قرار فرموده پیش خدمت قلیان حاضر گردانید عمله ترک همدوش
قضا و قدر برابر مد نظر خالی گذاشته در چپ و راست صف کشیدند چابک
سواران بچه چهارده پانزده ساله ترکمان را تخته بند کرده بر پشت تازیهای
بادپیما نشانیده از چهار فرسخ گرم تک و تاز نموده آورده هردو تارا باهم
بفاصله نیم فرسنگ چنان دوانیدند که سرعت ادهم وهم وخیال بگرد
شان نمی رسید و تندی کمیت نگاه به پیرامون سایه انها سکندری خورده
لنگ می گردید جفت اول یکی پروردهٔ آخور شاهی دوم سبره نوره علف
بگمنهٔ علیشاهی بودند که نجیب سرخان سلطانی همسر و گردن بلکه سینه پیش
آورده وهزاران تومان گرو از شاه از پسر بی قرینه برد همچنین دوتای
دیگر دو دیگر بقدر هشتاد راس جفت شده در پهنای میدان سعی نعل شتابی سودند
و از حریف سوغان گرفته مقابل خودگوی سبقت ربودند مفصل همه را نیافتم
که از که و چه طور بردند بعد ازان یکه سواران تاخته علم ران در رکاب و نیزه
و شمشیر و تفنگ بازی بجلوه گاه نگاه افراخته مورد تحسین و آفرین شدند
سرور خواقین نامدار برخواسته سوار گشته رو بارگاه روان گردید برای مخلص

هرگاه از تماشای جشن عید خاقانی و بنای عروسی اخلاف سلطانی و سیر میدان اب
دوانی چشم و دل را لذت کامرانی دست داد بنا بر دید و بازدید یارانی که آشنائی
جانی بودند و در شب و روز بعضی آمده و بخانه برخی رفته وعدهٔ مهمانی باغ و گلگشت
صحرا داشتم بشادمانی اتفاق روانی افتاد گاهی و نگارستان شاهی و زمانی تشهیر ار
پای الوند کوه می بردند و چند وقت برسم خوش گذرانی هر جای کرمی خواستند
دامنم کشیده شریک صحبت می کردند خواقین قجریه از اول سلسله و آغاز دولت
بندگان اقدس علی الشوبه تدبیر پول پیدا کردن خوب می دانستند بخصوص پادشاه
دراز محاسن بلند اقبال که دقیقهٔ در مداخل اشرفی و ریال هرگز فرو می گذاشت
چنانچه بعد از هنگامهٔ عید روزی بعادت معهود هنگام عصر در نقاشخانه رفتم آقا
علی قلی پادشاه بخبر گفت جای شما بسیار خالی بود صبح نیامدی سیر تماشائی و لذت بری
اینجا عجب معرکه برپا شد گفتم شوخی مکن بودگی بگذار گفت تو بمیری اگر دروغ بگویم
ملامت کردم ای بیمروت هرگاه امری لایق دیدن و تماشا می دانستی چرا خبر ننمودی
حقا که از عملهای شاه عباسی هم گرو برده جواب داد مهلت نداشتم وقت تنگ
بود نرسیدم حالا افاده بفرما ببینم چه شد که این همه آتش در آب و رنگ بیان
میدهی گفت شاه از صف سلام خلوت برخاسته بیرون آمده در عمارت
اندرون حرم روی کرسی نشست عملهٔ خدمت با دسته خوانین شاهزاده با دورش
گرفتند منهم قایم شده بگوشه ایستادم دیدم در کنج زیر دیوار مقابل توده خاک نرم ریخته
بلند و هموار کرده استخوان شانهٔ گوسفند رویش گذاشته اند قدر قدرت تیر و کمان دست
گرفته ایستاده بقول فردوسی ۔ بیت

ستون کرد چپ را و خم کرد راست
فغان از خم چرخ چاچی بخاست

رو بجانب الله یار خان سردار فرمود تو می توانی تیر خود را بر نشانه بزنی گفت قربانت
شوم بالقوه هیچ کس نیست هدف آن قدر دور است که درست به نظر نمی آید خدنگ
فولاد باز واکر تا خاک هم رسد جای افتخار است شاه از شصت مبارک تیر را سر داد
اتفاقاً در میان استخوان خورد چند تا دیگر انداخت راست و چپ نشانه جا گرفتند
پس گوسفند سر بریده را دست و پا بسته آورده زمین گذاشتند شمشیر کشیده
بالا برده بقوت ز پشت و پهلو را دو پاره نموده چند بار تیغ زنی خود را به نظر
مردان دربار آزموده به پیش خدمت داد که پاک کرده در غلاف کند همگی ندیمان
و خوانین زبان در تحسین و آفرین رانده مزد سرپنجه کشورستان عالمگیر
از صد اشرفی و پنجاه و ده و پنج تومان پیشکش گذرانیدند سر کیف دماغ قلیان
کشیده اندرون برگشت از اتفاقات حسنه فصل وفور میوه و جوش ارزانی
فواکه و اثمار و موسم تابستان بود در ان سال هوایش اعتدال داشت
که آمد آمد ایام روزه بر روی ارباب ایمان ابواب سعادت جاودان
و در رحمت یزدان کشود اصناف مردمان بتدارک عبادت پرداختند و اشراف
و اعیان تهیه بر و احسان فقرا و مساکین آماده ساختند تجار معارف رشت
و گیلان و آذربایجان تحاف ملک اروس و روم آوردند و سوداگرهای فارس
و نوادر اجناس ملک هند و چین برای معامله پای تخت طهران از اطراف
مرز و بوم بردند ایوان درهای مسجد شاه را لسمت مدرسهٔ صدر سرقفلی داده
کرایه کردند و باشتراک یک دیگر بهزار صفا و زینت امتعه و اقمشه و اسلحه و ظروف
را بدکان های مذکور درجه بدرجه چیدند بعد از دیدن ماه مبارک صیام از توپخانهٔ
شاهی بنابر آگاهی بی خبران شلک نمودند تمام خلایق از مردان و زنان راه صوم
و صلوٰة بقدم جد و جهد پیمودند جمهور انام دعای رویت هلال و شب

اول ماه خوانده بعادتِ معهود شام خورده بخواب رفتند و اطفال خورد سال بحد بلوغ نرسیده هم از متابعت والدین وشوقِ ثواب روزه گرفتند دوکان اقسام خوردنی تا زوالِ آفتاب تخته بند گشت دگرفت وگیر محتسب وعملهٔ امرونهی درجستجوی احوال مریض ومسافر از حد گذشت نزدیکِ ظهر خدام مسجد فرش های گلیم یزدی را که بران نقش مصلا یافته بود بلحاظِ کثرت وهجوم مردم درایوان وصحن گسترانیدند واکثر ملازمان وغلامان وبعضے جوان وطفل وپیر نابالغ کم فرصت سجاده مولا وآقا ومهر وتسبیح خود را در صفهای اندرونی پهن گردانیدند تا کسی جای ایشان بان علامت تملیک وتصرف ننماید وقریب پیش نماز ومنبر برای سماعت قرأت وموعظ مقام بی مزاحم وتکلف بدست آید هنگامِ زوال جوق جوق رجال ونسا دست نماز گرفته در مسجد رسیدند وذکور اشراف واجلاف برابر هم در نوافل وتلاوت قرآن ودعا مصروف گردیدند زنان بزاویها بالای بام ودرگنبد پرده آویخته فراهم شدند وانجاهم دربی بی وکنیز وخاتونِ امیر وزن غریب تمیز رادور کردند همین که وقت پیشین واول هنگام گذاردن فریضه آمد بالای گلدسته چند ذاکر مناجات شروع نمودند ازان میان مؤذنِ خوش آواز بصورت حسن بانگ اذان داد جناب آقا بزرگ مجتهد جامع الشرایط رونق افزای صحن ورواق گشت مردم پیش پالیش بسلام ودست بوس برخاسته راه دادند تا بحراب رسیده نشست نوافل خود را خوانده مشغول وظایف واوراد ماند مکبر خاص صدا با قامت بلند گردانید وچون کلمهٔ قد قامت الصلوٰة بر زبان گذرانید جناب آقا قامتِ مبارک راست ونیت کرده

تکبیرة الاحرام گفت بسبب وفور ناس بتفاوت مقام چند مکبر مامور شدند که ہر
یک بفاصلۀ ده دوازده صف ایستادند تا حضار دور دست را بصدای
الله اکبر از قیام وقنوت ورکوع وسجود وقعود آگاہی دہند ہمگی جماعت
اقتدا با مام حاضر کردند وجناب آقا فاتحة الکتاب را با سورۀ طولانی قرأت
کرده برکوع رفت ہر کس که تازه می رسید بلند می گفت یا الله آقا بذکر می
افزود تا که ماموم نیت نموده شریک جماعت مُصَلِّی تم شود با وقات دیگر شنیدم
که نوبت به تکرار ذکر ہفتاد مرتبه ہم شمرده شد پس بمزید خضوع وخشوع وتانّی و
خواندن دعای طویل قنوت واکثار در اذکار وصلوة نماز را بسلام تمام
گردانید مکبر بلحن خوشش دعای بین الصلوٰة ظہرین ایام صیام را چنان
خواند که ہمگی ہمراہش آن کلمات را بر زبان راندند وجناب آقا در تعقیب
وادای سنت مشغول ماند تا که وقت گذاردن عصر داخل گردید و به ہمین
سیاق آن را ہم بجا آورده بعد از فراغت فرائض وسنت بر عرشۀ
منبر بالا رفته از بیان تفسیر وحدیث وقصص انبیا بلوازم وعظ واحکام روزه
از مستحبات وواجبات گوش سامعان را از یور شوق وذوق بخشیده
فرود آمده به دولت سرا که در ہمان حوالی مسجد بود بازگشت ملای قاری
ماہر علم تجوید در ایوان بزرگ بمقابلۀ قرآن شریف جلوس کرد باطراف
او صفہای سه گانه نشسته ہر کس کتاب الله خود را با قلم ودوات مرکب
سرخی وچاقو جہت حک غلط وتحریر اصلاح پیش رو نہاد بنای دورۀ
قرأت وامتحان مخارج حروف بر پا گشت نوبه بنوبه ہر یک دو سه آیه
را تلاوت می نمود تا که یک دو جزو مصحف باتمام رسید چند کس را دیدم
گلاب پاش چینی وشیشه بدست گرفته و در مردم می گشتند و بر کف دست

می ریختند آن ها بر وی می زدند و صلوٰة می فرستادند و بعضی دامن پر از خلک والکی و بصره نموده بدیگری تعارف کرده و راه التماس می پیمودند تا ازین خرما روزه افطار کنند و برخی گل سرخ بدستمال آورده بعزم کسب ثواب پیش می آمدند و راه بیراه آشنا و بیگانه می فرمودند او هم بوئیده درود می خواند بابواب مسجد و مرور خلایق ازین گونه اشخاص و هم جلو گرفته مشغول خیراتِ مفت بودند جرگهٔ خوانین و امرای درخانه و شاهزاده ها بعد از فراغ نماز به طرف مدرسهٔ شمالی و سمت مدرسه بر دوکان تجار تشریف برده بالای صندلی و کرسی آرمیده بتماشای اسباب و تحایف رو نهادند چه گویم که چه قدر سامان آماده داشتند ظروف چینی و بلور و مارفتن و گلدانهای طلائی و ساعات بغلی و صندوقی زراندود و میناساز و آئینه های خاتم بندی و عجائب صنایع فرنگ و قلیان و لاله و گیلاس و لنتر و بشقاب شیشه و اثواب مخمل کاشانی و اطلس ختائی و مجری هزار پیشه چا خوری و سماور و پشتر خانی و ماهوت و بگرس و جعبه تفنگ و طپانچه و شمشیر و کارد با قداره و یراق کیسه کمر و اسپ و سایر اشیای قطعه و کتب و قرآن و شال کشمیر بود که برابر سودا و معامله می شد تا قریب غروب آفتاب همین اساس برپا و داد و ستد و بیع و شرا در ترقی مانده نزدیک عصر تنگ خلق پراگنده و منتشر شدند در مساجد محلات علمای عادل که اجازهٔ پیش نمازی از سرکار مجتهدین یافته اند بعهدهٔ امامت بی اجرت در خواندن نماز های پنجگانه با جماعت سکنای قرب و جوار شب و روز مشغول و متکفل بودند شام هرکس فراخور حالش مهمان را وعده خواسته بساط افطار چیده بخانه امرا نوبت بست و سه نفر طلبهٔ علم و فقرا و ایتام و مسافر و غربای بعید الاوطان می رسید

فراشان خوانچه های بزرگ را که عرضاً یک ذرعه وطولاً دو ذرعه پر از سی عدد
ظروف چینی وکاشی و در آن بقدر حاجت شیر فالوده ویخ در بهشت وراحت الحلقوم
وفرنی و یاقوتی وحلوای گل زرد وخان احمدی دار وابه وبادام ومسقطی وخرفه
وزعفران وکباب گول وچینی وشاهی وشاخ ماهی وفسنجان ماست وتمر ورب
وبورانی بادنجان وآش کشک و ماست وغوره وقلمکار وماش وشلغم وساگ
وبرگ ولبنیات ولمه شیر وپنیر وماست وسرشیر وکوکوی لوبیا وعدس
وماش وبه وسیب وماهی وگوشت وکدو وکوبیده معلّی وکوفته آرزومند
وآلبغوره وسماق ونارنج وسبزی وقورمه سبزی وبه سیب وگزر وبادنجان
وکنگر وقیمه گوشت ولبلغمه ولپه نخود ودولمه پیاز وبرگ موز وبرگ کلم و
تخم مرغ وخیار وبرگ وافشرهٔ تمر ولیمو ونارنج والبغوره وشربت ریواس
ومربای ترنج وزرشک وفالوده ومیوهٔ تر وتازه حلوشیرین ونان باختلاف
روزها حاضر بوده آورده بر اسنے افطار می گذاشتند پیش خدمت ها
پس از نماز مغرب که انهم غالباً هر جا بجماعت می شد ودر مجمعه خورد
مسی فنجان های چینی وقهوه جوشش آب گرم آورده بهر یک فنجانی
می دادند افطار کرده بر خوان های نعمت نشسته چیز خورده دست شسته
مرخص می گشتند ودر منازل خود رسیده دعای شب خوانده می آرمید
سحر برخاسته طعام پلاو بشرط دسترس ومقدرت از قسم جانمازی
پلاو وماهی پلاو ومرصع پلاو زرد پلاو یخنی پلاو یاقوت پلاو الماس
پلاو وشبیت پلاو ولقمه پلاو وکلم پلاو وشاه جوان پلاو وافغانی پلاو
نارنج پلاو وگزر پلاو وماش پلاو ولوبیا پلاو والاقیمه چلاو وتاس کباب
چلاو وباخورشش دیگر بانواع مطبوخ می خورند با زنان وعیال اختلاط

وصحبت حلال می داشتند صیغه متعه را در شبهای جهنی بشرط تجرید و عذر
دیگر زیر سر می گذاشتند لوای ادای سُنّت را بالفرض امکان بدست
سعی می افراشتند و کاهلی وسستی را در کار حق حد المقدور رهی گماشتند
تا ذاکر بر گلدستهٔ مسجد انواع مناجات از آیات قرآنی و اشعار معارف
ربانی آغاز کرده در انجام آبِ تریاک می خواندند مردم بدعای سحر
پیچیده زبان باستغفار رانده از اکل و شرب دست می کشیدند و
نیت روزه نموده منتظر طلوع فجر شده وضو گرفته بیشتری رو بمسجد
می نهادند و توپ شلک صبح سر می گشت از اول شب تا سحر دوکان
های بقال و آشپز و کبابی و نان با و دیگر انواع خوردنی باز و بازار
خرید و فروش گرم و با روزهای عید دمساز می ماند تا بکار و خلایق
رفاه باشد سنگ های بزرگ یخ مثل پارچه هاے الماس از یخچال
شهر و بیرون ها در آورده بار چاروا بهر گذرگاه بزمین نهاده زیر
پوست شالی قایم کرده خیلی ارزان بقدر حاجت از تیشه شکسته
دست مشتری می دادند که در آب خوردن و افشره و دوغ اندازند
در وی میوهٔ آلوچه دگر جه و شفتالو و حلو و زرد آلو و قیسی برای خنکی گذارند
روز جمعه از ازدحام مخلوق زیاده گردیده صف ها نصفهٔ صحن مسجد رسیده
جناب آقا بحمام غسل کرده زینت افزای محراب و منبر شده بنهایت فصاحت
و بلاغت خطبه خوانده نماز جمعه بجماعت ادا نمود مردم بطور احتیاط اکثری نماز ظهر
خود را فرادا بجا آوردند و در عصر بهمان طور اقتدا به پیش نماز حاضر کردند
شب ها در هر محله حمام گرم می شد زن و مرد برای غسل واجب و سنت میرفتند
در روزها نیز هر کس حاجت داشت برای سر تراشیدن و نوره کشیدن و رنگ حنا

دبستن وکیسه و شتمال بحمام رومی آور دچرک وکسافت بآب ولو شسته داخل گرمابه می شد و بدن مالیده سر بآب فرونمی برد شب نوزدهم ماه مبارک مقارن غروب آفتاب هزاران مردم غسل نموده بعد از افطار وچیز خوردن در مسجد جمع آمده روشنی قندیل و فانوس رو براه گذاشته بخواندن قرآن وجوشن کبیر وصغیر ودعای کمیل وصحیفهٔ کامله و تسبیح استغفار و نماز قضا وسنت تا آخر وقت سحر احیا داشتند در شب بست ویکم ودیجنین امار وز بست ویکم دوکان هائے اصناف بازار وارباب کسب وکار مسدود وسودای خرید وفروش بسبب عزاد ماتم علی مرتضی علیه السلام بکلی قطع گردید آن شب وروز باستماع واقعهٔ شهادت ومصیبت آنحضرت وگریه ونوحهٔ بیحد وحصر با حال سوگواری و ماتم داری بشام رسید بعضی جا اساس شبیه بر پا شد ودر مسجد شاه ومسجد جمعه جناب آقا وملا محمد زنجانی از لسان بیان حسرت واحزان شور ناله وفغان بر تب بیر وجوان راه انداخت در تکیه های معروف ومشهور ملا های روضه خوان داد خوش خوانی وصدق ترجمانی دادند وبسیار جا ها صاحبان مقدرت وتوفیق شیلان طعام نذر نموده با مثال واقران واهل الله بدعوت قسمت کردند ودر شب بست وسوم که شب قدر بود با اهتمام بلیغ در خواندن قرآن ودعا وزیارت سید الشهدا واداى نماز ها احیا نمودند یوم جمعهٔ آخر هجوم رجال ونسا بحدی بود که بند اشتی احدی بخانه خود بجا نمانده باشد روز بست ونهم ماه صدها کس را دیدم کاغذ فستاقی ته کرده گوشه بریده با دوات وقلم بدست روبروی هر کاتب خط نسق خواهش می کردند تبرعاً آیه وَاِن یَکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا نوشته میداد طومار چهل

آیه‌ها تمام رسانیده برای حرز درست نموده می برند که بر بازو بندند در ماهِ
مبارک رمضان بملک ایران از تعصب و حرمتِ ایمان نعوذ بالله اگر بخورش
چیزی دهن کسی را در حرکت یابند خواه بترک امساک بجالش پی برند بباد
کتک گرفته در خانه محتسب برده بخاک مذلت می نشانند و رسوای خاص و
عام می گردانند مگر آن که پیش حاکم شرع عذر بیماری و ناخوشی قوی و غربت
بی قصد اقامت را ثابت گردانند بالله آنوقت دست از سرش بردارند
روز بست و نهم بطور احتیاط و آخر ماه بر سبیل جزم و حتم سعادت مندان حق
آگاه با گردن از امید کج در دی نیاز خاشع و چشم پر اشک حسرت بخضوع
تمام دعای وداعِ ماهِ رمضان خوانده آن شب را بعبادت و طلب
حاجت خود و برادرانِ دینی احیا داشتند صبح که عید آمد برای نماز
در مسجد شاه از دحام کرده بجماعت ادای فرض نمودند هر چند در غیبتِ
امام علیه السلام این نماز مختلف فیه میباشد و باجماع نزد جمهور فقها
ثابت نیست مگر بفتوای بعضی مجتهدین احوط می دانند مردم بمصافحه یک
دیگر باهم تهنیت می گفتند لاکن بمثل عید نوروز در سرور و نشاط اهتمامِ
موفور بظهور نمی رسد زیرا که عوام می گویند این عید ملاّها باشد و رسم
خورش رشته اردو خوردن شیر و خرما و فرستادن هدیه آن بخانه
عزیزان متداول عجم نیست مگر گندم فطره و قیمت آن واجب دانسته
به فقرا قسمت می نمایند الحق تا کسی آن اوضاعِ تعظیم و خوش گذرانی شهر
صیام را در ملک ایران بچشم خود نه بیند بر خورد مهمانداری و طاعت گذاری
وضیع و شریف مشاهده نه کند نمی داند چه قدر ولوله مومنین و مومنات در
تقدیم عبادات و کسب امورِ حسنات در آن کشور بظهور می رسد روز عید

قربان سوای کشتن گوسفند و بز و نحر شتر امریکه لایق بیان و فراخور اعلان باشد در ایران شایع نیست الا اسناقشه بین دو گروه حیدری و نعمتی که همه شیعه اثنا عشری مذہب اندروزہای اجتماع خلایق بهمدیگر از چوب و چماق و سنگ فلاخن جنگ کنند و دست و پشت و پہلو شکنند و از دوستی و قرابت سابق بطلب نام و ننگ چشم پوشند و اگر مجادله در تعصب زیادہ شود بہ شمشیر و تفنگ دست زنند و اصل آن بروایتی شنیدم کہ گروہی مریدان شاہ سلطان حیدر کی از اسلاف خواقین صفویہ و ثانی پیروان شاہ نعمت اللہ ولی اند کہ آن سلسلہ در محلات سربالا و سرپائین در شہرہا ملقب ماندہ اند برای نماز عید قربان بہ مصلای خارج از شہر دستہ دستہ مردم ہر محلہ با یراق می روند اگرچہ بستن اسلحہ درمیان رعایا رواج نیست لاکن نگہداشتن در خانہ قدغن نشدہ حاکم بلد با دستگاہ تمام سوار می شود نظام نظام سرباز و تیپ سواران و توپ بجلو می باشد پہلوانان تنکہ پوشیدہ کبادہ کشان و میل جنبان علی مدد گویان راہ قطع می نمایند شتر بز قچاق قربانی را جل قشنگ انداختہ و زنگ زنگولہ بدست و گردن آویزان ساختہ دو روش اکابر و اشراف و اقوام و اصناف گرفتہ تا عیدگاہ درود و سلام و اذکار خوانان رفتہ انجا پس از ادای صلوٰۃ بزرگ قبیلہ و ملای معروف نحر کردہ امنای حاکم سہم گوشت حق ہر یک محلہ را برسم قدیم می دہند و آن پارچہ را با تزک و طمطراق جانب مسکن خود می برند بیشتر بہمین نزاع می شود کہ حصہ دست راست می خواہیم دران نمی ستانیم و از دیگری بیشتر می بریم شیطان درین میانہ تکہ و سکند شاتت و شوقی می افتد تا خون ہا ریختہ و شکست خوردہ سبیلہا آویختہ باز می آیند امار و زبہجت تخمیر عید غدیر کہ

هجدهم ماه ذیحجه است و دران یوم فرحت افزا حضرت رسول خدا علیه التحیة والثنا از سفر سعادت اثر حجة الوداع با طوایف امم رو بمدینه طیبه مراجعت کرده در منزل جحفه که تقسیم راه و طریق ممالک اطراف و جای منتشر گردیدن اہل اکناف و مقام ترخیص اکابر و اشراف بود برای تلقین امر امامت وتعین منصب خلافت و وصایت و تمکین جناب شاه ولایت بحکم خالق انام جلوہمراهیان خاص و عام گرفته امر بقیام و منادی را نام بنام فرمود تا بحضار صحابه کرام و وضیع و شریف خدام و ہمرکاب سفر خیر انجام ندا در داد که باجتماع پرداختند و از پالان شتر منبر ساختند ختمی پناه بران عروج نموده خطبه مشتمل برحمد وثنای کردگار در نہایت فصاحت و بلاغت خوانده رو بحضار ارشاد فرمود اَیُّهَا النَّاسُ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِاَنْفُسِکُمْ قَالُوْا بَلٰی آن حجت خدا علی مرتضیٰؑ را بالای منبر بر آورده دست ید اللہ گرفته بلند کرده بزبان گوہر فشان جمله مسلمانان را مخاطب ساخت مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ بنابران درین یوم بزرگ متبرک اہل عجم خیرات و مبرات بسیار نمایند وحقوق بین سال درین روز بابا ب رعایت ادا فرمایند چنانچه در سال اقامت دار الخلافة طہران شنیدم که دریک مجلس نظام الدوله صدر اعظم حاجی محمد حسین خان اصفہانی ہفت ہزار تومان نقد و جنس قسمت کرد تا شام بلکه نصف شب پنج مرتبه در اجلاس و عطای مردم گذشت که در صلات مذکور بصد ہزار بیش حساب گشت بنابران در ایران کمتر بخیل و بول دوست خواہد بود که از مال حلال دران روز و شب بہرهٔ دا فر با قربا و ہمسایه و ابنای سبیل و ایتام و ارامل و طلبه و فقرا و سائل

بکف بذل نکند و تا سه یوم و لیل بمهمانی و صرف طعام و شیرینی قدم نزند در
تهنیت و شادمانی باہمدیگر مصافحہ و دیده بوسی نمایند و برای بشارت این
کلمات فرح افزا خوانند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ
ابن ابیطالب علیه السلام آخر ماه ذیحجه فکر سامان عزا و ماتم و تدارک عشرهٔ
محرم بخاطر اصناف امم نیش غم و الم زد بخانه و محلات بلاد عجم تهیهٔ ذکر مصیبت
اہل حرم دل پیر و برنا را درہم و برہم کرد بملک ایران میان شهرهای سواد
اعظم بلکه بلد صغیر ہم کسی را که دولت و توفیق بہم می رسد در جوار مسکن
خود یا نزدیک ان حسینیہ و مسجد و مدرسه و آب انبار ساخته وقف کرده
بدست اہل اللہ می دہد و عمارت و کاروانسرا و حمام و آسیا جای مداخل
است اجاره می شود و داخل املاک و متروکات میت بورثه می رسد
و گاہی بانی خیر باخذ القصد ثواب آمدنی آن راہم بنام مصارف مرضات اللہ
دامی گذارد و سرکار مجتہد کفالت می کند در ان کشور سعادت پرور بنا بر
تعزیه داری عترت خیر البشر بنای ساختن ضریح و تعزیهٔ نقره و چوب
و کاغذ و این طور علم و پرچم زر دوزی که متداول ہندوستان می باشد
معمول نیست و کثرت آویختن و نصب جھاڑ و جھابه و ہانڈی و دیوار
گیر و آئینه و مردنگی و کنول و لنپ چنانچه درین اوان میان ہند خاصه
در لکھنؤ شایع گشته بسبب عدم وجود این اشیا در انجا قلیل یافتم زیرا که
شیشه آلات را در صندوق چوبی از لندن و فرنگ بار جهاز در کلکته
پائین می آورند بر کشتی نهاده در شهرهای کنار دریای شیرین رسانیده
از انجا بر عرابه ها حمل و نقل بلاد اطراف نموده بقیمت نازل میفروشند
که اوساط ناس و دولتمندان بدرجه اولی گرفته در آرایش مکان

وحسینیه بکار می برند در ایران که از نیاورعمان تا دار السلطنة همه جا راه با قُلَل
و نشیب و فرازش مانند ارض و سما صدها کوه و کوتل حایل عبور است سوار
اسپ و پیاده بهزار دشواری مسافت قطع می گردد و بارکش سوای قاطر
و شتر دیا بو ندارند این سامان سنگین و بزرگ را چگونه بمنزل مقصود
توانند برد لهذا فقدان آرایش مذکور بوده مگر آنچه دسترس مردم
باهمت می گشت دران زمان بجاهای معروف در نظر می گذشت بضمن
وصف حسینیه شاهی بزبان خامه وقایع نگار شارح خواهد شد رسم تعزیه
دران ملک چنان قرار یافته که فقیر و امیر اجلاف و اشراف ترک و تاجیک
جوان و پیر همگی بحصول کسب ثواب شریک و معاون شوند تا مجلس عزاو
ماتم و بکار اهلوازم سامان شایان رونق دهند پس هر تکیه که میان یک
محله خواه متعلق دو وسه یا چهار ساخته اند کلهم سکنای حوالی آن از مالداران
و حکمران و رعیت و صاحب چیز وجه مصارف یک شب و روز باشتراک
هم برخود لازم گردانند یا بمزید حوصله و همت تنها تکفل نمایند دران تاریخ
هر قدر از اجرت ذاکرهای پامنبر و روضه خوان و عمله تعبیه و شیشه گردان و خرج
قند و شکر و قهوه و تمباکو و زغال و هیزم و طعام و روشنی و سایر مایحتاج
بوده باشد بهای آن شخص نامزد مانده یک روز قبل یا بعد ادا میگردانند
و بر وفق مذکور عشره محرم بسر می آرند و در خانه هر کس شیشه آلات آویختن
و گذاشتن و نصب کردن و ظروف بلوره و بارفتن و لایق بستن و چیدن تالار
و سقاخانه و کاشی و چینی باب طعام و قاشق و نمکدان صرف خورش و لگن و مجمعه
و سینی و خوانچه و مجمره مسی و پیاله و فنجان و مجری و قهوه جوش و سماور جای و قهوه
دیا و تنگ و فرش گلیم و نمد و قالین و احرامی کتان و سایر چیزهای ضروری و گلدان

وگلاب پاش و پیه‌سوز و شمعدان موجود بوده باشد یا بستعار از بزرگان تواند گرفت مثلِ تخت و حوضِ بلغار بدست آورده بحفاظت خودش واقربا مهیا می کند و باجبر می ماند که تلف و برباد نشود و از مردم بی بضاعت گروهی جاروب کردن و آب پاشیدن و فرش پهن کردن و برچیدن را متکفل می باشند و صنفی عهده کفش بردار و پیش خدمت و شربت دار و آشپز و ناظر و کشیکچی را سرگرم مانده امور متعلقهٔ خود را بانجام می رسانند چون قاعدهٔ است در صحن حسینیه بفاصله ده پانزده ذرعه آراضی پای دیوار چار طرف طناب می کشند و در میخ های بزرگ چوبی سرهای ریسمان بسته درمیانه صاف و خالی میدارند یک جانب آن رسن مردان پیر و نورسیده عمر و بسمتی زنان چادر برقع بسر روبندها آویخته بچه های شیرخواره در بغل گرفته یا تنها با دستهٔ مادر و خواهر اجلاس می نمایند و حیاطِ درمیان را که میدانِ با صفاست بروی زمین تخت های چهار پنج ذرعه مربع بهر دو سر مقابل یک دیگر می گذارند تا آخوند شبیه گردان حمله تعبیه امام و زینب و ام کلثوم را بر یکی و یزید و ابن سعد بدیگری بقانونی که خواهد بیارد بنشاند بگرداند ایستاده دار و وزیرش قایم کند و بالا بر آرد و آن ها از کاغذ نسخهٔ از دستِ خود ها ابیات مرقوم سوال و جواب را با آوازهٔ صوتِ رنگین حسب حال بخوانند ناظران کم حوصله بچه و جوان دیر بهجوم آورده برای دیدن و شنیدن بروی هم نریزند و شلغ ننمایند زمرهٔ دیگر از مردم محله قوی دستِ چارشانه آقا چماقلو با چوب ترکهٔ انار و بید ساده جفت فراشان میر غضب شاهی بر آمده در بند و بست آیند و روند و حاضرین با هتمام بلیغ پرداز ند که باز مرهٔ زنان نیا ویزند و بعضی غربا خدمت ظرف

نشستن و مجمع برداشتن طعام و روشنی و چراغان پای خود قرار دهند
و صاحبان و ناموران خوش سلیقهٔ رودار ایشان میزبان و مجلس آرای
مهماندار شوند و منصب ارباب یابند از هر صنف مردم چه خواننده و چه
مستمع و چه گرم کننده هنگامهٔ عزا و بکا وعده گیرند و دو سه صاحب سواد را
بضبطِ حساب دخل و خرج نامزد فرمایند دفتر سیاهه جنس خرید و قیمت را
دار رسند و حق القدم روضه خوان و ذاکرها و تعبیه گردان را بتعین وقت
و تعداد مجلس قرار داده صیغهٔ ایجاب و قبول خوانند تا در ساعتِ
معهود تفره نزنند و کار خود را بسعی وافر سکّه نمایند و دستهٔ خوش آواز
نوحه خوان و سینه زن و عَلَم بردار قوی تنه فراخ باز و دو سنگ زن و جریده
کش را هم در تکیهٔ خود معیّن گردانند چون امکنهٔ حسینیه در تمام ایام سال خالی می
باشد در صحن آن لنگ حمام بیّین تون خشک می سازند و در بعضی جا
مسافران بعید الاوطان مقام و منزل می دارند لهذا هنگام قرب محرم خاک روبه
را رُفته آب و جاروب زده تالارش را فرش ملوکانه اندازند و مقابل
آن تخت را های بزرگ در پهلوی یک دیگر چیده روی آن و سه طرف
پشت و پهلو از پارچه و غیره پوشش پر تکلف گرفته در وسطِ آن حوض بلغار
و یمین و یسار حمزه و سبو و تغار چینی و مسی بزرگ نهاده گلدان ها و چیزهای
قطعه گزارده سقا خانه را بکمال زینت آرایش دهند و سامان روشنی
و حباب شیشه آویزند و قرابهٔ بید مشک و گلاب و دسته ریحان و مجمر نهند شب ها
بنهایت اهتمام در چراغان و قنادیل کاغذ و شیشه روشنی نمایند در روزها
گلدسته الوان لاله و ریاحین در کله انها و عود و مجمر نهند و لصنعت از حوض بالای
تخت فواره بلند گردانند و بعضی جا سائبان برابر وسعت صحن تکیه که شامیانه

باشد سر لبیر بکسند وبیک سو منبر سیاه پوش را د و علم بیازوی راست وچپ عرشه بسته زمین گذارند و در اطرافش بستر لایق مکان بهین نمایند وطاق ایوان های بدنه را هر یکی از تجار معارف باشال ترمه و آینه و تصاویر و اشیای قطعهٔ مال خود یا مستعار آینه بندی و زینت کرده قرارگاه خانواده خود سازند هر گاه جای بلند باشد تخت چیده رویش سامان مذکور آماده گردانند چون بعد شهادت فرزند حضرت رسالت در عهد خلافت بنی امیه و عباسیان میان این امت زمره مومنین بخوف هلاکت واتلاف ناموس وعزت رسم تعزیه داری علانیه نمی توانستند ادا نمود بگوشه خلوت باجمعی درست عهد و پیمان در بروی اغیار ملت بسته بر فرش مصیبت نشسته ذکر اہلبیت برای بکا و رقت بر پای کردند لہذا مدت این طریقه مخفی و دستور ماند یکی از اکابر فقرای صوفیه بکتاش نام در ملک روم و ایران مریدان وافر بهم رسانیده روشناس قیصر و امرای هر کشور و بزرگان مرز بوم عراقین گردیده از مزید محبت اولاد شاه ولایت خواست بنای ماتم و تعزیت را در مردم آشکار اگرداند از پادشاه و سرکار و زرا رخصت گرفت تا کسی مزاحم و مخل نبوده آزار نرساند هر گاه فرمان اجازت یافت در تکیه خود که اسباب فقیری از پوست تخت و نفیر و منتشا و کلاه چارترک و قلاب و تسمه کمر بند و رشته حمایل گردن و شانه در اطراف دیوار و در آویخته و از قدیم میخ کوب بود برای نمایش اضافه کرده هر روز و شب با جمع هوا خواهان مجلس ناله و فغان بر پا داشته بطور ذکر یاهوی فقرا و دستور مناجات باواز مقامات غنا حالات مصائب سید الشهدا علیه التحیة والثنا از نظم و نثر می خواند همان رویه را ذاکر ها فرا گرفته سر مشق کار خود قرار دادند بنابران حسینیه را که عبارت از عمارت عزاخانه ست هر گاه

باسباب و آلات زینت دهند مطابق موسوم اول تکیه گویند و اقسام
خواندگی روضه هم ازان طور بنای فقیر مرادف و مطابق مروج می باشد
اول محرم علی الصباح دسته ذاکر با سینه آمده پای منبر حلقه زده اخوند مرسل
بادمهساز خود بزینه تکیه داده شروع ذکر نموده حضرات مقابل و مکشی میکردند
ازصدای واشهیداه و یاحسین همه مردم باخبر شده در تکیه رو آوردند اکابر
ذی عزت در تالار و اوساط ناس بحوالی منبر پائین و بالا جاگرفته چون ذکر
قریب اتمام رسید ملای روضه خوان با رفقا و بچه های شاگرد از دروازه
سر برآورده با وقار و تمکین راه پیموده جای مرسل نشست جفت طفل خوش
آواز بر پله منبر ردیف قرار گرفته نوحه خواندند بعد ازان دیگری بالا رفته
واقعات نظم ملا مقبل را و عقب او یکی دیگر بند مرثیه ملا محتشم و دنبالش
پیش خوانِ حدیث و روات نظم و نثر عربی و فارسی شعر مصایب سید الشهدا
علیه السلام خوانده زیر آمدند بالادست همگی ملا عبدالغنی کاشانی بر عرشه منبر
مصدر جلوس فرموده در آمد کرده ذاکرها و مکشی نمودند اخوند از تقریر دلپذیر
و آوازِ خوش زد و بند اوستادی در اوج و حضیض سررشتهٔ موسیقی دم خود را
گرم ساخته خروش گریه و ناله از حاضرین بر آورد قاعده بکای عجم واو و فریاد
نیست اشکباری و رقت بی صدا و بند اعادت دارند مگر در حالت بیخودی و بیهوش
می آیند در اثنای خواندگی مقدمات روضه و سوز و گداز پیش خدمت ها
مجمعه بروی دست آورده دیگری قهوه جوش بر داشته داخل تالار و حضار
مجلس شده همه را قهوه دادند بعد از ختم روضه خوانی و نوحه و دعای
سلام شربت قسمت کردند در این اثنای مدت زن و مرد فراهم شده های
و هو راه انداختند دسته تعبیه گردان با سامان شبیه آمدند و یک

مجلس با آوازهٔ مختلف سوال وجواب خوانند سرگذشت زد وخورد
جنگ وشهادت وتاراج خیمه واسیری عترت طاهره وسرگذشت دربار
ابن زیاد ویزید هرچه درتجویز بانی قرار بود به نظر حاضران درآمد
خلق پراگنده شدند جمعی صف زده نوحه خوانی وسینه زنی مفرط
کردند وآخر روز وشب دستهٔ دیگر از محلات خارج آمده علم برنجی کار
منبت ریخته خیلی کلان که دستهٔ چوبی آن کلفت وسنگین وشال ترمه
کشمیر وخلیل خانی آویخته بود بر روی شانه وسر دندان وپیشانی
گرفته چار دور جلوه درآورده سر صف ایستاده جمله قطار کشیده
نوحه خوانده چنان بر سینه میزدند که زمین می لرزید پس شربت
خورده خدا حافظ کرده رفتند یک ساعت شب گذشته شرفا
وعلما وصلحا که در جلسه شبیه وبلکه روضه هم احتیاط بکار برده شریک نبودند
حسب وعدهٔ میزبان قدم پیموده در تالار فراهم آمدند کفش برداران
پاپوش را محافظت کردند بعد از اجتماع یکی برپاخاسته فصل مشبعی
از مصائب را با سوز وگداز واقعی بگوش حاضران رسانید گریسته
وآه وناله زده ساکت شدند موافق دستور خانه امر قهوه وقلیان
آوردند وبازگردانیده خدام دیگر آفتابه لگن وسفره آورده
اول نان زمین نهاده مجمعه چیدند پس از خوردن ودست شستن
همگی بمنازل خود رفتند رسم اطعام مجالس عزاداری دههٔ عاشورا
بلکه بعضی جا عشرهٔ آخر صفر همین است که مذکور شد وآنچه از خورش
مشار الیهم باز ماند عمله خدمت شکم سیر شدند وزیادتی را به فقرای
سایل بکف دادند که برای قوت عیال بردارند ودر هر خوان

یک بشقاب پلاو دوری قیمه چلاو خواه چلاو و خورش گزر وغیره و پیاله آش خواه بورانی با قاشق چوبی و پیاله ترشی هم قاشق خوری پس شش و کاسه های دوغ و آب قند با افشره پارچه بزرگ یخ و قاشق افکنده و دو قاش خربوزه خواه نصف هندوانه و نمکدان میان هر دو کس روبرو نمایند خانهٔ مردم نادار قدری ازین سبک تر می شود و پلاؤ موقوف و بجای آب قند سرکه شیره دهند به همین وضع ده شب بسر آید در ماه ذیحجه یک اسپ نجیب گلگون یا کهر یا سرخان یا سمند نجدی نژاد را دست آموز گردش مجامع خلایق و متحمل هائے و هوی مردمان و از جست و خیز هموار نموده برای ساختن شبیه ذوالجناح آماده نمایند در ایام عاشورا خصوصاً هشتم و نهم در روز و شب دهم آن اسپ را زین بسته یراق زده کلاه خود فولادی بفرپوس نهاده زره تنگ حلقه بالایش انداخته یکوجب خواه کمتر تیر های سوفار دار بریده با سریشم بروی کفل و گردن و سینه و شکم چنان نصب گردانند که ناظران دانند در بدنش فرو شده و علامت زخم نیزه و شمشیر ساخته رنگ بقم بر سر و کاکل و یال و همه جسم او تا دم پاشیده لجام پاره بسرش افگنده میراخور و مهتر غاشیه بر دوش افسارش گرفته قدم آهسته برداشته بنابر اسباب رفت و بکا آورند و پیش رویش جریدهٔ فولادی و چهل گیسو که عبارت ازان نشان هاست یکی جریده که در اول اسباب شهد الجوب بسته برای خونخواهی عترت خیر الوری و دعوت طالبان الی ثار اللہ الحسینؑ پیشتر دی خلایق مجاهدین دین می بردند درین زمان بصورت جناب و صله های جدا جدا

ساخته بیک دیگر پیوسته چادر مرتب کرده بدستهٔ بلند آویخته
در عزاخانه گردانند و گذارند و چهل گیسو عبارت از علامت خروج
دُرّة الصدف بنت عبید الله حلبی می باشد چنان حکایت شده که
چون سرهای شهدا و اسرای کربلا را بجوالی صنحای یمن خواه حلب آوردند
محبان آن دیار حال مصیبت شنیده و دیده قرین آه و فغان گردیده
از تحریص و ترغیب دُرّة الصدف بلوازم عزا ماتم چهل دختر اشراف
و بنات عم او گیسوی خود بریده بعَلَم آویخته و رهوا داری اهلبیت
قدم بمعرکه جهاد زدند و مردان بسیار بمرافقت ایشان و حمایت
اهل حرم بر اعدا حمله کرده شهید شدند آن علامت غمگساری میان زمرهٔ
سوگوارنشان دینداری برسم یادگار مانده اکنون از موی گوسفند
و ابریشم مشکی بصورت گیسو بافته باطراف چوبی مدور نصب کرده
آویخته سرچوب دستی زده باقسام عَلَم بردارند و هنگام ماتم گردش
دهند این هردو نشان مذکور با دستهٔ سنگ زن و نوحه خوان
جلو و در اسپ گرفته بهر محله و حسینیه رو نهاده داد سینه زنی داده
زن و مرد را بگریه و شیون آورند در تکیه شاهی این مرکب شبیه اسپ
بی صاحب امام حسین علیه السلام را با تزک هرچه لقصور باشد آراسته
می آرند در تمام شب دهم محرم از شام تا سحر استراحت و آرام و خواب
بر خود حرام گردانند جوق جوق جوان و پیر و طفل صغیر علم و علمدار موصوف
را همراه گرفته نوبه بنوبه در حسینیه های شهر گردش نمایند و هر جاکه
راه و رسم آشنائی دارند رفته نوحه خوانده سینه زده قلیان کشیده
قهوه و شربت خورده جای دیگر بروند و آنهای دیگر بادسته و عَلَم

خود شان در تکیه ایشان قدم رنجه فرمایند و میزبان هاے اینها رسم
مهمانداری ادا نمایند درین شب و روز یکلی بازار و دوکان مسدود
شده هیچ چیز خوردنی و پوشیدنی بدست نیاید در ایران و هم ماه عزا و
ماتم را روز تیغ گویند زیرا که هزاران مخلوق الهی از پاکی دلاک دورِ
فرق سر مثل حلقه کلاه عرقچین خط کشند تا سر تیغ فرو شده خون پس
دهد و اطراف گردن و روی شان چکیده منجمد شود و بعضی بر صدر سینه
حجامت نمایند تا زخم و خراشیده گشته بران دستِ ماتم زنند بیشتر مجروح
گردد این فعل را هواداری سرور دین پندارند تا امکان در عزا
داری امامِ مبین خود را معاف نه گزارند یوم عشره در حسینیه بلاد عجم
هیچ خبری نباشد مگر روبروی شاه و حاکم هر شهر که سایر خلایق ازدحام
نمایند و دستگاه شبیه بزرگ از برآمدن امام حسین علیه السلام با سواری
عماری و کجاوهٔ اهل حرم و لشکر و فرزند و برادر و بنی عم و سوار و پیادهٔ انصار
جانب کربلا و بین راه برخوردن حرّ با سپاه اعدا آنحضرت سید الشهدا او
عِنان گرفته کشیدن طرف ارض ماریه و پی در پی هجوم سپاه مشوم
و مقاتله صحابه و شهادتِ یک بیگانه و یگانه تا جدا شدن سر اقدس
و پامالی نعشهای عترتِ طاهره و اسیری اهلبیتِ رسول که این هنگامه
از طلوعِ آفتاب تا عصرِ روز ختم شود خلاصه اینکه در حسینیه شاهی
این قدر علاوه دیدم تالارش سرِ میدان توپخانه سمتِ قبله واقع بود
آن را سیاه پوشش کردند و برابرش خیمهٔ بسیار بزرگ زدند زیرش
فرش گستردند و جانبی منبر نهادند و مقابل را تخت چیده سقاخانه بستند
وقت ظهر روضه خوانی و عقب آن شبیه گردانی می شد شربت قند برودم

می دادند و عقب جمله ذاکر در وضه خوان و تعبیه گردان اندرون دیوانخانه
می رفتند شاه و ارو سی پهلوی تالار می نشست و خواص مقرب و
معدودی شاهزاده بگوشه و کنار جای گرفتند ساعت خوندگی و مشاهده
شبیه گردانی می نمودند هنگام شام فراغت یافته بر می گشتند روز عاشورا
چنانچه مذکور شد وقت صبح شاه از حرم محزون و پرغم بر آمده در نشیمن
بالای دروازهٔ علی قاپی جلوس کرده شبیه بزرگ مقابل نظرش آمده
ملا ابراهیم و علی کندی شبیه امام و زینب خاتون شده از روی نسخه های
خود ابیات با آوازه خوانده در حاضران گریه و فغان راه انداختند
و بعد از تمام آن گروه مردم تیغ بسر و سینه زده روی خراشیده پیش
آمده نوحه خوانی و سینه زنی پر زور نمودند اطراف میدان هزاران
مردم شهر و رعیت و نوکر باب فراهم بودند آن روز مانع حاجب احدیرا
دور باش نمی گفتند و در عزا و آلام مصیبت سید الشهدا بیخود می شدند
پس از برخواست از بزم تعزیت در تکایای محلات برگشته نمیدانم چه وقت
به فکر غسل و شست و شوی خون پرداختند اما گروهی برای خواندن
زیارت بصحرا رفته عصر تنگ مراجعت نموده فاقه شکنی کردند همگی گریبان
قبا و پیراهن گشاده بعضی بخیه دریده سر آستین بالا زده سر و پای برهنه
هر گاه بهم می رسیدند همدیگر را خطاب می کردند یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا
عَظِیْمًا و بر داشتن سامان حنا بندی و تابوت و اساس علم و جریده و خوردن
ماحضر شیر مال و پنیر و کباب و پختن حلوا و گذاشتن در عزاخانه و تناول
حریسهٔ عدس و حلاو و یوم عاشر رسم نیست و نواختن دهل و نقاره و دیگر
سازها بدعت دانند راقم را حالات ایران به نظر اجمالی عیان گردیده

زیرا که مسافر بوده در پای تخت که اتفاق سکونت زیاده شد بیشتر
دوست بهم رسیدند پیر مردی زنده دلی درمیان ماجوانان باظهار
سلوک قدم می پیمود گوش هوش ناتجربه کاران را به نقلهای سودمند
پادشاهان و امرا و علما و رعیت وامی نمود فایلا حُبُّ الشَّیْءِ یُعْمِی وَیُصِمُّ مراد
اینکه محبت و رغبت هر چیز از ماسوایش کور و کر نماید یعنی غیر او را نمی بیند
و جز سخن محبوب حرف دیگر نشنود چنانچه هر که طالب دنیا و مزید دولت را
جویا باشد روز شب در تمنای ثروت و حکومت تخم سعی بمزرعه اکل می پاشد
تمامی جنس دین و ایمان را بیک جو نقد طلا و نقره می فروشد و از نعمات
ابدی آخرت و اجر حسنات دیده و دانسته چشم می پوشد در پای بجلد جمع
حلال و حرام انچه بدست آید سر و جان می بازد و از ملامت زبان
خلایق و عقوبت ابدی خالق هرگز بخوف نمی پردازد ارباب نکبت
سرای بی بقا و مشرف کارخانهٔ قرین فنا باب ریا و مکر و فریب و
کذب و بهتان و ظلم و بخل و حسد و عناد و تکبر و بدگوئی و عیب جوئی
و ایزای مردم کشوده در بند حیا و غیرت و انصاف و مروت و
عفو و رحمت و امانت و حمیت و جود و همت و خلق و محبت و احسان
و جوان مردی بکلی نموده اگر روزه می گیرد بنا بر نمایش و کمی صرف
و هضم طعام لقمهٔ مشتبه الحرام ست و هرگاه بریا نماز می خواند از نیت
افزایش اعتبار نام در شب بیداری و زنده داری مرادش
آوازهٔ اشتهار آفاق ست و بواسطهٔ قیام در صف سلام و
قعود بساط بزرگان تهجد و اشراق چون بطواف کعبه احرام عمرهٔ
و مناسک سفاد مرده بند و بجهت فضیلت لقب حاجی که مردم امانت

سپارند ساعی می شود صورت خود را مقدس و پرہیزگار
و عابد و زاہد ظاہر نماید تا بسیرت و باطن منافق
دست ہوس بفراہمی ذخایر کشاید + لکۂ سیاہ داغ
پیشانی مانند پنبہ پای شتر بہم رساند کہ از مظنۂ نیک
اہل یقین بعلامت کثرت سجود نقود وجوہ خیرات ستاند
عمامہ بزرگ را بسلسلہ تعلقات نفسانی تحت الحنک آویزد
کہ برضای سروران ملک گردن بیچارگان در طناب
مواخذہ پیچد بعلت تسخیر اولیای دولت و بسیاری اوراد
وظایف مشغول ماند و قرأت کتاب اللہ بنا بر حفظ منصب
ابر و بطمع عدالت و امامت خواند معالم فروع و اصول
از کتاب خدا و سنت رسول منقول و معقول زیر جاق
نماید تا موافق رضای طبع امیدگاہ حرام را حلال
و امر راہی منکر مدلول بجواز القا فرماید پیوستہ رشتۂ سجہ را
بسر رشتہ دام تذویر در کف گرفتہ بہ نظر مردم ظاہر بین
بگرداند و برای گول خوردن عوام از افسون آن افعی قلابی
مثل نشخوار کردن بزلب حیلہ و مکر جنباند سجادہ و مصلا را مدام
زیر بغل خادم ہمراہ خود ملازم کند و ہر جا مجمع نمایش
یابد باقتدای قبول نظر حاکم نماز را بکمر زند صاف و صادق
و امین صاحب دیانت قاضی و مفتی معروف شود کہ برای ایصال
زر ناحق از بندگان خدا الخزانہ جابر وجوہ باطلہ نوشتہ در
صدد مطالبہ رود و باندیشۂ زوال نعمت و جاہ از درخانہ

وزیر و پادشاه اقبال نهب و اسراهل الله اهل الله نماید
و تیغ عاجزکشی از غلافِ بی رحمی برآورده دست بخون
مظلومان بی گناه آلاید این وصف الحال کسانی ست که سابق
و لاحق تقرب امرا راجع یا و بتحصیل عمل سلطان دست بدعا
و در فکر و اندیشهٔ اقتدار درجه بالابوده اند و ناطق تحسین
امورِ ظلمه در طغیان جور رعد دان مانده امید ترقی قرابت
علیا نموده مطابق پیرشت جبلی این جمع ست بیانِ ابنای جنس
ایشان بد و رخلفا شخصی روایت کرد روزی بعزم ملاقاتِ فتح
ابن هامان بخانه اش رفتم و مقابلش رسیده و سلام کرده
به قرب بساط جا گرفتم برغبتِ تمام برابر دسترخوان نشسته انواع
خورشِ رنگین چیده چاشت می خورد مرا خوش باش زده
رسم تعارف بجا آورد منهم قصد داشتم که سر اشتها در تناول طعام
با او شریک و هم کاسه و هم پیاله شوم ناگاه بخاطرم آمد که این
ماهِ صیام در روز هم هنگامِ قریب ظهر ست عذر آوردم که به بخشید
من روزه دارم و شمار اخیر باشد چه ناخوشی دارید که بسبب ابتلای
آن مرض امساک نکرده آید جواب داد هیچ بیماری عارض نیست
که مفطر صوم باشد پرسیدم پس باعثِ ترک واجب چیست گفت بگذار
چیز بخورم فارغ شوم تا وجه نگرفتن روزه و دست بر دار شدن از جمیعِ
عبادات و سایر فرائض و مستحبات برایت حکایت نمایم من انتظار ماندم
تا از خوردن نعماتِ لذیذ سیر گردیده جامِ شراب ارغوانی سرکشیده راست
شده دست شسته بر ریش و سبل مالیده گفت مستمع باش که من بدرگاه

خلیفۂ عباسی قرب و منزلت عظیم داشتم و حسب دلخواه سرخود را در
پای خدمت و طاعت می گذاشتم یک شب حاجب او بہ طلب آمد
دق الباب کرد پرسیدم تو کیستی آواز داد برخیز بیا خلیفہ ترا ہمین
ساعت احضار فرمودہ من از وا ہمہ جان برخاستہ غسل کردہ کفن
پوشیدہ بالا یش لباس دربار در بر آراستہ رفتہ برابرش رسیدہ سلام
نمودہ ایستادہ دیدم در خلوت نشستہ شمشیر برہنہ روبرویش نہادہ بعد زمانی
سر بر آوردہ پرسید ای فلان مدتیست کہ ما بنقد احسان و انواع کرامت
و اعزاز ترا پرورش می کنیم اکنون تو در سرانجام مہام خاطر ما بچہ مرتبہ مستعد
و سرگرم می باشی عرض داشتم از مال و جان دریغ ندارم و بر خط فرمان
واجب الاذعان گردن می گذارم اجازت داد مرخص شو برو چون برگشتہ
آمدہ لحظۂ متوقف شدہ فی الجملہ آرام گرفتم باز خادم مثل پیک اجل معلق
رسیدہ مراصدا زد کہ امیر می طلبد زود بشتاب در انتظارت می باشد
من ہمراہ او دویدم تا بساحتِ ملازمت بہرہ ور گردیدم دیدم ہمان
صورت قہر و غضب تیغ عریان مقابل نہادہ جالس مجلس فکر و اندیشہ
بودہ بطرفم مخاطب شد فلانے در بجا آوری امور خواہش دل ما بچہ مرتبہ
انقیاد و خوشی ما را منظور داری گفتم از مال و جان و عیال مذایقہ
نخواہم نمود این سخن شنیدہ رخصت انصراف بخشید بکلبۂ احزان
مراجعت کردم پس از چند دقیقہ دیگر بارہ ہمان سرہنگ آمدہ
پیام آورد پاشو بیا خلافت پناہ باحضار تو فرمان دادہ
برخاستہ ردیف او راہ پیمودم ہر گاہ مقابل آن سطوت و
صولت دستگاہ باریاب شدم دیدم ہمان وضع سابق و سادہ نشین تشویش

انجام کار ست سر برآورده رو بمن نمود باز آنچه حرف اولش بوده اعاده و تکرار فرمود جواب دادم از مال و جان و عیال و ایمان کوتاهی نمیکنم و بتوقع قرب و منزلت دربارت و طمع منصب امارت نقش فنا فی الامر میزنم خوشنود شده لب تبسم بر جا کشوده گفت این شمشیر بگیر و همپای خادم برو بانچه ترا مامور کند از جان بکوش و خلعت رضا و وفاے بیعت مابپوش من بعیت او رفتم بدر حجره زندان آمده قفل را باز کرده حلقۂ طاعت ارباب سیاست چنین نمود که اینهارا بردار و از تیغ قهر و جبر سر همه از تن جدا گردان دیدم چهل کس از سادات بنی فاطمه اولاد نبی و علی علیهما السلام همگی نورانی چهره بی شبه و نظیر بعمرهاے طفل و جوان و پیر مقید بطوق و زنجیر بودند یک یک را بدست جور و جفا کشیده بیرون مے آوردم و در صحن سرای استرضاے خلیفه گردن میزدم چون نوبت بسید ریش سفید کهن سال کوزه پشت رسید رو بجانب آسمان برداشته فریاد کشید خدا وندا تو شاهد و حاضر و برحال بیگناه ما بیچاره و تباه ناظری که این ظالم سفاک عترت طاهرۂ سید لولاک رامیکشد داد مظلومانِ غریب الاوطان ذرّیۂ رسول بستان و در دنیا و آخرت بعذاب نیران موصول گردان بسماعت کلمات مناجات آن بزرگ لرزه در بدنم ساری و از مشاهدۂ حالش سرشک دیده ام جاری گشت۔ لاکن بمتابعت اشارت اولو الامر مملکت و بشارت تزاید جاه و منزلت و نگاهبانی خادم موکل خلافت التفات. بزاری و عجز پیر مرد نیاوردم۔ و اورا بشربت شیرین شهادت کام حیاتش ماتر کردم از ان روز یقین داشتم

دارم که خدا مرا لے بخشد و بچون خواہی نسل پیغمبر در مواخذہ انتقام عقبے میکشد۔ پس چرا خود را بایام زندگانی در تکلیف روزہ و نماز آرام ندہم۔ و از لذت دو روزہ بقاے دنیا بزحمت ترک اکل و شرب حلال و حرام وا زہم۔

راقم گوید ہرچند در عہد خلافت بنی اُمیہ و آل مروان خونہاے سلالۂ خاندان روان و باقصٰے پایۂ امکان ہتک حرمت عزیزان رسالت نمایان شدہ۔ ہزاران محبان اہلبیت از جان و مال پامال و ہلاک گردیدہ و باسناد تولا و دوستی اہل حرم سر بتہ دامان و اذیال خاک کشیدہ۔ لاکن ظلم و تعدی عباسیان و مقربان درگاہ ستم نشان کسانے کہ طالب رضا و مسرت خاطر اوشان بودند و تیغ ساوات کشی از غلاف عدوان برآوردہ پیر و جوان ذریہ طاہرہ را بیجان و آوارہ از خانمان نمودند بیان شمۂ آن در حوصلۂ تقریر و قوۂ تحریر گنجایش ندارد میان بلاد کوچک و بزرگ عرب و عجم بسیار مزار امام زادہ ہاے شہید نشانِ جور و جفائے آن قوم شوم موجودست و عمارات دوستی و حمایت اہل ایران نسبت بخاندان ائمہ مظلوم مشہود مدت قریب پانصد سال نبی عباس و من تبعہ شان اساس ظلم چنان بروے کار آوردند کہ ہرگاہ مردم را دشنام ناموس میدادند چندان بدنے بردند مگر بہ نسبت دوستی آل محمد و نام محب علیؑ فاطمۂ زہرا علیہ السلام آزردہ شدہ بخانہ قاضی رفتہ استغاثۂ اجراے حد قذف دائر میکردند در شہر بغداد کہنہ در دیوار شکستہ

خراب ایستاده گواهی میدهند که زن و مرد خیر البریه را دران خانه‌ها بگل و خشت هلاک زنده زنده چیده اند ناچاران غریبان مخفی و پنهان از اوطانِ خود بکوه و بیابان ایران و توران و تاتار و هندوستان پناه بردند و تبدیل صورت و لباس و ملت کرده در وصلت با غیر کفو بخوف و رجا ایام حیات بسر آوردند هنوز ذریت آن طائفه بورطهٔ کمین آستین بالا زده دامن بآزار محبان مے افرازند۔ و در تمهید سیاست پیش حکام بگرفتاری آزادگان وابستهٔ سرودین نرد خصومت و عدوان مے بازند توضیح این اجمال و تشریح افعال و خصال ابنائے زمان که عمال تدویر و مکائد آن طائفه اند در خاتمهٔ کتاب بزبان خامه صدق مقال خواهم داد۔ هر که در دنیا متصدی جور و تعدی میشود از جانب مظلومان بکلام سعدی مخاطب است

شعر

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت — تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر که جفا بر ما کرد — بر گردن او بماند بر ما بگذشت

و آنکه آزارِ خلایق روا میدارد نزد ارباب حقائق ابدی و سرمدی معاتب وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ باری دانا داند که در جهان وجود هر موجود را نابود شدن لازم و یک یک ممکن را پیمودن راهِ عدم متحتم ست۔ درین عالم فانی آدم را بقای جاودانی محال۔ و اسباب حکمرانی دنیا حباب آسا قرین زوال محاصل پیدائش انسان که مادهٔ عقل و تمیز دارد۔ سه چیز باشد اگر بحسب سعادت و سامان عقبی دست دهد اول کفاه معاش و آن حالت بی قناعت

میسر نشود چنانکه در حکایت ملاقات عالمگیر با فقیر گذشت - دوم عمل مورث راحت آخرت وان بدون خشیت و خوف باری بهم نرسد نوعے که در بیان عورت بنی اسرائیل مرقوم گشت - سوم ناموری در حیات و بعد ممات وان وابسته نیکوکاری و بدرفتاری ست وا ینمعنے بغیر مدبر از سیر و حسن سلوک ما سلف صورت نه بندد چنانچه در تذکره قآن تولی خان و آقا محمد خان گفته شد - برای عرفان همین مضمون کتب اخلاق مشحون اند لاکن زمرهٔ اسافل وارازل ناس و فرقهٔ درماندهٔ نان و لباس داخل آدم حساب نشده اند زیراکه از واقعه زیست و سانحهٔ مرگ آنها همسایه را خبر هم نے شود تا چه رسد بحرف گذران شان که بر زبان قلم آید

شعر

بس گرسنه خفت کس ندانست که کیست — بس جان بلب آمد که براو کس نگریست

پس درکنایه و صراحة روی خطاب بسوے ارباب جاهٔ و دولت ست - عقلا گفته اند دو گروه مورد ملامت اند - و پابند حسرت و ندامت آنکه دانست و نکرد مثل عالم بے عمل و هرکه داشت و گذاشت مانند توانگر لئیم

فرد

عزیزان لذت دنیا کسے برد — که هم پوشید و هم بخشید و هم خورد

باری منصب نامداری در جهان کامگاری نصیب زمرهٔ ثروت و مکنت شهریاریست (ا گرد) سعدیا مرد نکو نام نمیرد هرگز — مرده آنست که نامش به نیکوئی نبرند موجب نام کافه انام مختلف و اقسام دانسته اند بجهت حاکم از پادشاه تا کدخدا عدالت و نصفت و بنابر توانگر مالدار جود و سخاوت بعدهٔ سردار

وسپاہی قوت و شجاعت فقرا را منصب بے توکل حلم و قناعت برای رؤسا
و امرا ابنا ے عمارت از کاروانسرا و چاہ و پل بہ گذرگاہ خلقت واز بہر
عالم و فقیہ تصنیف کتاب ہدایت و عمل سعادت ارباب انشارا تدوین
نظم و نثر کار آمد او باد طبیب را نسخۂ معالجہ مفید مرضا کہ بوساطت این امور
مسطور تذکرۂ خیرشان بزبان جمہور تا ظہور یوم نشور جاری و مشہور خواہد ماند
وسوا ے آن ہرگاہ حشمت و رفعت قیصر و فغفور و ہنر و کمال موفور بودہ
باشد باندک مرور دہور از صفحۂ خاطر جہانیان سترده و مستور میگردد

قطعہ

زندہ ست نام فرخ نوشیروان بعدل — گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند
خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر — زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند
بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند — کز ہستیش بروی زمین یک نشان نماند

از غربا ہرکس فنون علم و ہنر کسب میکند بدست طلب بر در ہمت جہانبان
درم و کرم حلقۂ امید میزند اگر بہرۂ دید قطعہ محامد میخواند و ہرگاہ محروم گردید
زبان حالش بہجا گویا میگرداند۔ خاقان جنت مکان مے گفت
از پنج شین بترسید و برعایت دل شان برسید۔ شاہ و
شحنہ و شاعر و شیر و شمشیر۔ پس طائفہ بزرگان را واجب شد کہ
بصفات حسنات بذل اموال و صدق مقال و عفت اذیال و
قدر ہنر و کمال و تفقد شکستہ حال و نصفت در انفصال شعار نمایند۔
و از بخل و مکر و دروغ و ظلم و خلف عہد و طمع در مال
مردم و نخوت و فساد و ننگ و عار منافی ناموس اقتدار پنہان و آشکار
اجتناب و کنار فرمایند بحرف خوش آمد گویان حضور در تصور غلط ہرگز نیایند و بعالم

خیال ہم راہ بدسلوکی نہ پیمایسند کہ از تمہید پوشیدہ و راز مخفی ناشنیدہ
ما احدے سپے نخواہد برد و ہرچہ بگوئیم وبکنیم خاطرکس نتواند بکنہ
آن برخورد مصرع ع نہان کے ماندآن رازے کز و سازند محفلہا۔
صاحب تجربہ را باید اندیشہ و فکر در ہر کار بکر نماید کہ سرایر حکام
ماضی با وجود اہتمام در اخفاد انصرام خلوتہا چگونہ اشکارا و ہویدا
شدہ واز پردۂ محافظت عیب سیرت انہا چہ طور بعرصہ بروز برآمدہ
کہ تا انقراض دنیا در افسانہ ہا خواندہ اند ونقلش نقل مجلسہا ماندہ۔
فرد- پندگیر از حکایت دگران تا نگیرند دیگران ز تو پند۔
ہان اگر تقلید قاضی بے عار ہرکرا خوشگوار باشد مرفوع القلم
روزگارست گویند یکی از قضات در شہری صاحب اسم ورسم
جاہ و جلال بود روزے باندرون حرم درآمدہ دختر جوان
خود را بحسن و جمال مشاہدہ نمود باغواے نفس امارہ دلش
براو مائل گردید لاکن بلحاظ رسوائی و ستِ خسرد ہایل چندروز
در خیال تدبیر مطالب گذرانید تا آنکہ شیطان و سوسہ شوق را
بخاطرش غالب گردانید وصلۂ پارچہ ناجنس را پیش روی سینہ
دوختہ میان مردم برآمد ہرکہ دم راہ بزمیخوردمی پرسید خیرست
این پیوند نا قلا از چہ بابت زدہ اید میگفت فلان سبب طاری گردید
مردم تاشب امان ندادند و ہر تازہ وارد لامحالہ آن تکہ پارچہ را دیدہ
باعث دوختن رامی پرسید صباح آن کسانیکہ روز اول و دوم سوال کردہ بودند التفات
نمودند مگر اشخاص دیگر کہ جدید میرسیدند البتہ حالش می پرسیدند چون برین منوال ہفتہ گذشت
مردم را بدر یافت چگونگی آگاہی گشت بعد ازان کسے متعرض شدہ

زبان خلائق از تذکرهٔ مقال باز مانده حضرت دانشمند علامی و ملا یک جناب
قضا دستگاه فهامی دانست که هر امر تازه واقع بین الناس چند روز در
اوائل ظهور ذکرش میان جمهور مشهور میگردد پس از اقتضاے دهور احدی
در پے جستجوے رود و حرف بیان آنرا فراموش میکند وصف الحال عیب و
صواب در اندک مدت از افواه اهل خرد و هوش فرو مے نشیند۔ منهم
بذریعه این عمل چند صباح بخاطر انام یادگار زبان گشته از خورده گیری
عیب جویان محفوظ و برکنار خواهم شد باین توطیهٔ نادرست آستین بعشق
دختر بالا زده هر طور خواست تاهم فیها خالدون فرو کرد فرد
گلیم بخت کسے را که بافتند سیاه بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد
بنظر بینا هویداست عوام شب و روز بجستجوے کار خواص اند و در اندک
لغزش بزرگان روگردان راه اخلاص مے شوند ارباب اقتدار
ناچار اگر از شر وساوس امان نیابند خصلتی که پرده دار ذلت و
رسوائی روزگار ست اختیار نمایند از حکیمی پرسیدند عیبی که مجموع
هنرها بدو مخفیست کدام باشد جوابدا د بخل سوال کردند هنری که تمامی
عیبها را بپوشد چیست گفت سخاوت چنانچه مرغ وحشی را بدام و دانه رام توان
نمود آدمی را باحسان و انعام صید و بنده توان کرد در خبر آمده که سخاوت درخیست
در ساحت بهشت بتحقیق نهالیست برکنار جوئبار خوشنودی الٰهی معبود حرم و کنشت
رسته شاخ او در سر افرازی با علی علیین عنبر سرشت پیوسته
شگوفه او نیکنامی دنیاست و میوه اش کرامت عقبے فرد این سخا
شاخی ست از باغ بهشت۔ وای کین این شاخ را از کف بهشت۔ کودکان بکتب ابدع بازی
خور معلم ملکوت که هنوز بحد بلوغ موست نرسیده اند فرض است لوح بیان چگونگی افراسیاب

و پیران ویسہ برا بر نظر گذارند و صفحہ ذکر بر آزندگی فریدون و کیخسرو بنا برا ز بر
نمودن برآرند نظم

فریدون فرخ فرشتہ نبود — ز مشک و ز عنبر سرشتہ نبود
ز داد و دہش یافت آن نیکوئی — تو داد و دہش کن فریدون توئی

حرص ذخائر مال موجب وبال و نکال و بذل درہم و دینار اگر پیدا گردد سبب
ابقاے مدح در حال و مآل ست چنانکہ گفتہ اند ۔ بیت

شرف مرد بجود ست و کرامت بسجود — وانکہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود

صفات آل برامکۂ عرب و خانخانان ہند را سیرت ذات گردانند و
حکایات بخل سلطان محمود شاہ غزنین و حذعہ اورنگ زیب اصفات
عبرت خوانند فرد

گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض — ورنہ ہر سنگ و گلی لولو و مرجان نشود

صد حیف کہ نقود سیم و زر بمحنت روزگار فراہم آورند و بار وزر و وبال بر شانہ
جاہ و حشم گذارند دم مردن بہزار حسرت خزائن انہادہ دست خالی بخاک
روند و روز حساب در جرگۂ قارون و زمرۂ بخل و امساک شمردہ شوند از وعید این
آیہ بترسند و بتدارک مناسب حکم منصوص برسند ۔ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ابناے زمان و عظماے جہان باقتضای گردش
دوران چشم و زبان و گوش و ہوش دست و دل شان باہم مغائر
و در قول و فعل شان تخالف عہد و مواثیق ظاہر و باہر روی غیرت
و حیا نیست بوی وفا و مروت نہ ہر گاہ محل عطا و ہمت باشد قحبہ و
فرمساق بہرہ یابند و اگر بساط بذل و نعمت گسترند مکرامان را کامیاب فرمایند بیت

عطاے بزرگان جو ابر بہار ببارد بجائے کہ ناید بکار

درمقام موقع جود و سخا باخدا برآمده کلام ربانی را شاہد منع آورند وصندوق خانہ زہد وتقوے رفتہ مہر وَلَا تُسْرِفُوْا وَلَا تُبَذِّرْ بسرکیسۂ جیب خاص زنند اعانت اہل توقع از سادات و مؤمنین و شعرا بصیغہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلٰى عُنُقِكَ شمرند وتحبت اسراف و تبذیر اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ۔ درفعل حرمت برند۔ گویند مال رامفت دادن علامت بلادست وبیخردی ومطلب خود بوعده وامید از مردم برآوردن کارِ فراست وجود ست سرمدیست کہ از کردار اشرف انبیا درصلۂ شعراکہ صد وچہار صد شتر می بخشید رم نمایند وسند وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ بمنع کرم قطار فرمایند اطوار ناہنجار شان بدان ماند کہ مردبے نماز را ملامت کردند چرا فریضہ ادا نمیکنی جواب داد باحکام قرآن پابند ہستم کہ خدا فرمود۔ وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ مردم شماتت نمودند نا درست پیشتر ازان وَاَنْتُمْ سُكَارٰى ہے۔ بجوان گفت عمل بیک کلمۂ ارشاد الٰہی ہم درطاعت غنیمت ست دیگراز مناقب سلاطین وامراے جاہلین کہ ظاہر و باطن شان باہم چون مطلع دولخت بیگانہ باشند آنکہ خاصیت شتر مرغ پیدا کرده گفتہ اند چراپروازنے نمائی جوابداد شترم بہوا بال بکشاید۔ درشناعتش افزودند چون ست کہ بارنے کشی گفت ازمرغ محالی برنیاید وصف الحال حکام مملکت ہمین ست ہرگاه درمعاملہ بارعیت حصول مقاصد خودرا باتباع کتاب وسنت پابند۔ ازروی دینداری گویند ربقۂ طاعت درحبل المتین اسلام بستہ ارتکاب

خلاف شریعت موجب سخط رب العزت باشد واگر منافع سرکار
بقانون عدالت انگریز بہادر شناسد نظیر وسند دہند کہ الناس علی
ملوکہم فرمان روایانِ کشور نواب گورنر وکمشنر ہستند مارا در ضوابط ملکداری
پیروی آنہا ضرور افتاد اما در صورت دیگر کہ فوائد خویش را بقواعد دستور
سابقہ کہ اورا شدآمد نامند عنان فیصلہ مہمات از عنوان مذکورہ بر
برگردانیدہ فرمایند حفظ طریقۂ اسلاف مایۂ برخورداری اخلاف باشد
واز تبدیل ضوابط آنہا توہین واستخفافِ بزرگان مے شود
وثانی مستلزم اینمعنے میگردد ہرچہ میکردند خوب نبود یا حالاازانحراف
آن ترک اولی باید نمود پس زیردست بیچارہ از پاے گرفت و
گیر ضرر نتواند بیرون آید وہمیشہ بار تاوان وخسارت گردنش راخستہ
نماید بجلوس مسند شوکت خدعہ وتذویر ومکر وحیلہ راعقل پنداشتہ
وبخل وامساک راکیم طبعان بے ہمت انتظام نام گذاشتہ ہرگاہ
پاے غرض وسر مطلب درمیان باشد۔ پس بہانہ
رسم وراہ خلق ومحبت را پیش آوردہ بادنے خلق چاپلوسی و
دلجوئی مفرط کردہ رفع پردہ خجالت باین عبارت گردانند

شعر

تواضع زگردن فرازان نکوست ٭ گدا اگر تواضع کند خوی اوست

وچون سرانجام کارے وضرورت خدمتگذاری برطرف یابند
خدارابندہ ورسول را آشنا ساوآشنا ناباشند ہرچند عالی مرتبہ
گرامی جہ ذی عزت کسی بدرخانہ پرحاجب دربان مقابل نظر دُن پریشان آید وکتاب
فضل حسب ونسب وخیرخواہی پیرامون بارگاہ عظمت نشان کشاید ہرگز روی التفات بسوش

متوجہ نگردانند از قبول اسلام مضائقہ داشتہ ازصف نعال ہم برآنند بنظر اہل بصیرت ظاہر است طائفہ او ضاع دین و دولت و رسم وعادات اصناف ثلاثہ را خراب و فاسد نمودند و بمساعی خذلان نام و سیرت و بزرگی دودمان را بخاک مذلت اندودند۔

اول سلاطین و خوانین کہ تربیت اولادِ بنات و بنین بدست خدام نسا و رجال ارذال سپردند وایشان در بدو تعلیم رفتار و گفتار و خصائل زشت سفلہ ہا را شعار خود کردند از کسب کمال و تحصیل فنون فضائل محروم ماندند و از جوہر قدر شناسی وعلو مراتب ہنر پروری سررشتہ ہم نرسانند دائم صحبت اجلاف ہرزہ را خواہان ہستند و از اطوار پسندیدۂ نجبا و اہل وقار و تمکین طرفی نہ بستند این ملکہ راسخہ مورث قلت حیا و شرم وعلم و حلم و رحم و مروت و سخاوت و شجاعت و حفظ ناموس گردیدہ از پشت گردن در جنگ عار ندارند و از کشتن ہزار بیگناہ پروانہ دست تقرف بذیل محرمات شرعی آویزند و از مرافقت فضلا و خیراندیشان ناصح بگریزند کارہاے بدرا تا دست رسن نیک نمایند وراہ شر و فساد و بنامردی بیمایند دوم طبقہ شہریار و حکام کشور و دیار اند کہ بہ صفت خوش آمدگردان وکذب گفتار و چاپلوسی بسیار ندیم و اہلکار شان مقرب دربار شوند۔ و ہرگاہ ناشائستہ ایشان را بکرامات و اظہار کمالات وتائید غیبی و الہامات نسبت دہند۔ ملازمان نمک حرام خائن مستغلب نمام بہ باطن مال مردم خوار ظالم مرتشی بی عصمت بحوالی بساط قرب و منزلت جا یابند وبہانی درپے خرابی ملک و جاہ و دولت بسازش اعدا بقدم کفران نعمت شتابند

برای طمع اندک منفعت خود آلاف ضر روالی مملکت وا دارند و با دعای جان نثاری و بلاگردانی مالش خورده و بر ده در مہالک دنیا و آخرت مبتلا گذارند و یا فیوما تمتع نصیب مسخره و قرمساق سبے عار و درجۂ پیشکاری و منصب مختاری نامزد مدار المہام ارازل انام گردیده شرفائے و الا گہر بقدر و قیمت در بدر و براے نان خشک حیران و مضطر کاسۂ گدائی بدست مرام کشیده لابد و ناچار در ابتذال قرین ملال پیروی حال و مقال ابنائے زمان اختیار نمودند و بحسب قواعد دوروئی راه زمرۂ بدسگال و گندم نمائی جو فروش را پیمودند تا آنکه نوکر خیرخواه واقعی وا ہین کار گذار فہمیده راست باز حقیقی مفقود گشت و سیر ملوک مالک عدل و داد و ضوابط نیک امرائے والا نژاد متروک و نابود بہمین شیوه ناستوده خانوادۂ سلطنت برباد رفت وازین رویۂ نامرضیہ قوم و قبیلہ وزارت و امارت تنزل گرفت سوم مردم بے حمیت بیگانہ از غیرت که در نوکری و حسن خدمت مادر و خواہر و خالہ و عمہ بدرخانۂ امرا بوسائل گرشند واز قربت بی بی عفیفہ که در مصاحبت بزرگان رود برامثال و اقران ناز و اعزاز فروشند بذریعہ بنات بکرمات کدخدا و باکرہ عہدۂ جبروت یابند واز رنگ پیش آمد کارشان در حلیۂ خلوت سبل و بروت تابند عفتی و دیگر زنان جلیلہ را در پرده نارسائی نشاینده بحسب محبت و عشق عورات بازاری روند واز ہرجا ہرچہ بدست آید عیال و اطفال را محروم داشتہ بصرف ما یحتاج ارباب نشاط آرند و جہ مستورہ از نان مع نفقہ محروم در شبہائے تنہائی سر بی شام زمین گذارد و روزہا بانتظار و میائے

شوہر از جامۂ ہستی و رخت نیکبختی تنگ آمدہ سر بجیب غصہ و غم درآورد ناچار
از اتلاف دولت جمال و نعمت خود فکر لذات جسمانی نماید و برائے پیدا کردن
یار دلدار خریدار بضاعت شادمانی دست از ناموس کشیدہ پای
رفت بکوچۂ رسوائی کشاید در مرد و زن اشراف و اجلاف رفتہ
رفتہ بصیغہ وجوب این سنت جاری گردید و در فقر و فاقہ تحمل
زحمت شاقۂ نسای انجاب را نماندہ گرمی بازار حرام کاری گشت
ہر سری بنظر خوش گذرانی از مواد سودائے آشنائی شوریدہ و جنون
تعلقات زن و مرد بیگانہ در اولاد از اجداد بوراثت آبائی رسیدہ
خلاصۂ کلام این بلائے سوم درجہ بکشور ہند مروجہ عاید روزگار
خاص و عام ست و در آفاتِ اول و دوم اہل ایران را ہم
از باعث قرب وجوار بہرۂ دامنگیر ایام وجوہ خرابی ہند
یکی گرانی مہر و سنگینی کابین کہ فی مابین غربا لکھا و در امرا کروڑہا
چنانچہ شوہر از عہدۂ حق واجب ہرگز نتواند باداپرداز دو ناچار از
صورت معائنہ بدی در آتش ناموافقت باید بگدازد۔

دوم وقوع عیب در افتراق بر جوع سنت طلاق کہ علماء و امراء
غربا این طریقہ انبیا را ترک فرمودند و از شیوع اخلاق
ملت حنیفہ رو تافتہ بقواعد مذہب ہنود سلوک نمودند۔
سوم اختیار غیر کفو در تزویج کہ عورات مشرکین مادر بچہ ہا
شدہ رسوم کفر خود را کم کم رواج دادند و بعادتِ بد بنات
و بنین امور خلاف شرع و رویہ عرب و عجم مطبوع مزاج
افتادند۔ چہارم از قدیم مدار گذارانِ معاشش برائے مردم

این ملک بر ملازمت در سپاه و سائر خدمات بوده پیشهٔ هنر و مزدوری عیب مقرر شده چون سرکار پادشاه و وزیر برباد رفت فقدان نوکری همه را تباه نمود لا علاج در کثرت احتیاج نان زنان را مردان ایشان از قسم اکل میت خورده مردند و رواج این گونه معاش را کوته اندیشان در مکتسر و کات جد و آبا مایهٔ فخر و مباحات شمردند۔

پنجم در اقالیم دیگر عریان سر و برکشاده روگشتن و بنوکری رفتن و دوکانداری کردن عورات مرتفع و بکسب ساز و غنا و رقص و شب خوابی دست دادن بطالب جمال و وصال محال و ممتنع ست لولی و کولی و چنده و قرشمال و بازیگر و صیغه طرق بهمرسی آن نه چنان باشد که هر وقت هر جا هر طور هر کس بخواهد میسر آید ملاے محافظ واقف پیر و جوان خوب و بد ضابطه عدت دارند که موافق حلت و اداے اجرت و عقد مدت از جستجو سر بدامن مراد میگذارند بیالش علاحده خواهد شد انجا میان زن و شوتا نزاع و کدورت رو آورد هر چند صاحب اولاد باشد بحضور حاکم شرع رفته طلاق میدهد خواه زوجه مستغیث شده جویاے خلع میگردد مثلاً مرد ست که در عمرش ده منکوحه را طلاق گفته زن دیگر گرفته و عورت از ده شوهر افتراق کرده بخانه یازدهم رفته زندگانی رجال را اعذب بے ضرورت و نسا را تنها سواے عدت حاکم شریعت روا نمیدارد۔ تا که اغوای شیطان بفکر فسق و فجور از پردهٔ حیا و غیرت بر نیارد هر که فعل حرام کند سرزنش اسم او را حاضر و غائب حلال دانند و آنکه مرتکب سیرت کسے شود

گریبانش را کشیده بدیوان تقاضا رسانند لاکن در بچه بازی البته عشق
مردم راه محبت امرد پرستی زنان ست واین کوچه تنگ و تاریک
نجس محل عبور بیشتر کسان خصوصًا در زمین روم و توران بس حد افراط
واقع و در حمام و مدارس و بازار و خانهٔ امرا و بزرگان شائع میباشد
اما خرابی اول و دوم آن خطه برگزیده عالم آنکه خواقین و سلاطین
آرام طلب عیش دوست تن پرور و خوانین و اراکین بے عرصه
نفاق پیشه از صفت ملکداری بیخبر و بتجربه کشورستانی فرسنگها
دورتر بروی کار آمده رونق تخت شاهی را برباد کرده و بلاد
تخت عجم را در قبض و تصرف اعدا داده بدعوے سرم سلامت
باشد افتاده توضیح این حال و تبئین مقال آنست که انقلاب دهری
در خواص روزگار مضمر و اسباب سروری باختلاف زمان مفید
و مضر مقرر ست گیتی ستان با عار و ننگ را باید مدام گماشتگان
با فرهنگ برگمارد و قواعد صلح و جنگ از اقصاے روم و فرنگ
بدست آرد و پابند ضوابط سلف که مایهٔ تلف ملک و رعیت اند
نمانده همیشه راه اصلاح بلاد و رفاه عباد بقدم جد و جهد بپایان
رسانده باشد مبادا خذ ما صفا ودع ما کدر هر چه برایش خوب
ست مرغوب سازد و هر بد معیوب را دور اندازد و مانند انگلسیه
که در عیسائی مذهب گمنام ترین اقوام یورپ و ایشیه بوده
بتلاشش جهان پیماے اخذ قوانین صنائع و بدائع و کشورکشائی
نموده در ترقی دولت و حشم سر آمد اهل عالم گشتند۔
واز عقل و دانش مشیر و مربی شاهان باطوع و علم هستند نظام آشتخانه دود

از کاخ هستی فرانس و روس و سر دشمن بر آورد و با نتظام مدبرانه لوای تسلط
از افریقه و امریکه بجزایر و بنادر ختا و ختن برد هرچند بنائے بادشاهی
در اولاد حضرت آدم بکشور فارس و عراق از عهد کیومرث شروع
گردید و دستور وزارت و مناصب خدم و حشم و پاسبانی رعیت
و اسباب جنگ از انجا شیوع یافت بذریعه این سامان و
اتفاق رائے دانشمندان بر تمامی جهان حکمران بودند و مدت سه هزار
و ششصد و هفتاد و چهار سال باین تفصیل اخذ باج و خراج
از شهریاران نمودند از کیومرث تا گرشاسپ حکومت پیشدادیان
دو هزار و چهارصد و چهل و یک سال و از کیقباد تا سکندر
دولت کیانیان هفتصد و سی و دو سال و از اردشیر بابکان تا یزدجرد
سلطنت ساسانیان پانصد و یک سال بسر آمد چون بعد
تاخت و تاراج مداین هفت فرسخی بغداد و قصر شیرین و
کوشک زر و تخت و تاج خسروی در دور خلفائے بنی امیه
و عباسیه گذشت و زمام مهام شهریاری از دست ترکان آل بویه
و سلجوق و دیلمیه بکف اقتدار صفویه واصل گشت مریدان فدائی
که سبب قوت و ارکان شوکت بودند کلاه قرمز عطا کرده بزبان
ترکی قزلباش یعنی سرخ سر خطاب فرمودند- بزور بازوے تائید
الٰهی دو صد و چهار سال سریر آرا و یازده تن باختلاف
سرحد در ایران فرمان روا مانده تدوین فنون علم حدیث و
تفسیر و فقه و ادب عهد آن خاندان مربی هنرمندان از تعداد بیان بکمال رسید هرگاه نوبت
آرایش دیهیم بفر وجود شاه سلطان حسین بهادر خان آمد کثرت زهد و تورع و صحبت

اہل تقوے از اسباب تمشیت سپاہ و جنگ و سیاست دیار
باز داشت انتظام جہانداری بدست ملاہا و سرداران
ناز پرور غفلت شعار از حرب و پیکار ناواقف گذاشت
گرگین خان گرجی حاکم قندہار بحسابی ہا نمود واز کردار
دیگر سرداران بیکارہ راہ فتنہ و فساد برکشود اشرف و محمود
افاغنہ ابدالی با جمعیت دہ دوازدہ ہزار بسر کرمان و
اصفہان تاختند و در یک ہزار و یکصد و سی و پنج غاصب
تاج و تخت و قاتل شاہ و اولاد برگشتہ بخت شدہ خون
ہزاران بیگناہ روان ساخت چند سال نوبت پادشاہی
بنام خود بر بام رسوائی نواختند و بار و زر و وبال بر دوش
گرفتہ رو بوادی عدم شتافتند ملک شوشتر و خوزستان
و آذربائجان رومی گرفت و گیلان و تفلیس و رشت و کنارہ قلزم
بحت اروس و از وی اب ارس بتصرف بخارا رفت نادرشاہ
گیتی پناہ افشار تیغ جلادت از غلاف حمیت برکشید و باخراج
افاغنہ و شکست عساکر اعادی بدست و بازوی تائید الٰہی اندک
مدت کوشید در تسخیر ممالک از چار طرف بسر حدات ولایات
یورش نمود و پاے استیلا در قبض و تصرف خوارزم و بلخ و گرجستان
و عراق عرب از دم شمشیر خونریز برش کشود پسر بزرگ خود
رضا قلی میرزا را ولیعہد گذاشتہ بسر کشور ہند حملہ آورد و بعد از فتح تاج بخشی و اخذ بلاد آن طرف
دریاے اباسین با ایران تشریف برد از ناقلان صدق درایت این حکایت
را پرسیدہ ساختہ کشتہ شدن آن پادشاہ و تباہی اساس خاقانی

چنین بسماعت رسیده که از اعلیٰ حضرت محمد شاه غازی عوض برقرار
گذاشتن سلطنت نصف زر مسکوک خزانه و جواہر آلات ملوکانه
وتخت وطاؤس وآویزۂ کوه نور و دریاے نور و مآئۂ نین چین
ونبگلۂ صندل وخیمۂ زرکار و سائر تحف ہند بحجت اولیاے
دولت نادره در آمد بشکرانه وصول آن ذخائر بے قیاس در خاطرش
بعطاے جائزه و احسان چنان گذشت که براے معافی مالیات
دوساله ایران بتمامی رعایا و اصناف سوق بنام نائب السلطنة
فرمان روان گشت اکابر و اصاغر از تمتع مراحم خسروانه بندۂ شاکر
واز جان در ہوا خواہی این دودمان بلاگردان غایب وحاضر شدند
چون رضاقلی میرزا بشرف پابوس پدر سرافتخار سود و نادرشاه
بملاحظه سان لشکر از معائنۂ آرائش سپاه و رضامندی مردم
ایران توہم دوراز کار نمود مظنه برد که ہرگاه پسرم عزم افسر
سرم کند چاره دفع اورا ہرچند دست و پا جنبانم نتوانم
کرد بہتر ان ست که سرمایه قوت وشوکت را در شکنم تا روزی
کف حسرت بہم نزنم ولیعہد را فرمود قشون ملازم خود را در افواج
رکاب سلطانی شامل گرداند و ہر پیاده و سوار مواجب اس تقسیم
از خزینه بستاند۔ شاہزاده عرضداشت که من وعسکر وابستۂ خاکپاے
ہمایون تست چه حاجت در تبدیل دفتر وسپاہ جداگانه
لشکر باشد لاکن بہیچ وجه این مسؤل را قبول نداشته
از جبر وعنف ہمه سرکرده وخوانین را مامور فرمود که باجنود مقصود بسپاه شاہی
پیوستند صفت آن لشکر قیامت اثر اہل خبر گویند دوازده دسته ہرکدام

دوازده هزار جفت گودرز و سام و مثال فرامرز و رستم زال بوده یک یک
جوان بست و پنج و سی ساله برازنده قامت مردان قشنگ جمله چالاک
آزموده کار جنگ اقوام ایلات ماهر ضرب شمشیر و تیر و نیزه و تفنگ
اسپ کوه پیکر هر دسته بیک قد و رنگ همه زره و خود و خفتان
پوش پوست شیر و پلنگ که در میدان نام و ننگ عرصهٔ رزم
را بر جنود روم و فرنگ دم جانبازی تنگ میکردند و بی درنگ
از دریا و درهٔ کوه و سنگ جسته بگردن شیران بیشه نبرد پالهنگ
بسته بر سر صف دشمن پاے تازی کیست و سرنگ میزدند
عقدهٔ این غم از دل پسر بناخن دیگر الطاف پدر نگشود و راز
سربسته را پیش محرم سر بهزار کتمان وایمان وانمود هنگام سفر
خاقان بحر و بر وگذر از چنگل مازندران پر خطر یکے از قدراندازان
دمے که تفنگ و ولوله را بر نشان سینهٔ پادشاه سر میکرد باد تند
وزیده برگ اشجار از هم پاشیده ورقے حائل دیدهٔ گله زن
گردیده نشانه خطا رفته شهسوار بدستیکه عنان اسپ داشت
تیر بلا شصت اورا پرانده بخاک نشست نا ور از چالاکی زین را خالی
کرده بر زمین غلطید تفنگچی صید را طپیده دانست که خدنگ آرزو
بهدف مراد رسیده از درخت پائین جسته بدرهٔ کوه و بیشه پیوست
وراه گریز پیش گرفت و سر بصحرا طرف جلگهٔ منزل خویش رفت
خدام ادب از عقب دویده صاحب سریر افلاک دامن از
خاک برچیده انگشت را کهنه پیچیده یکران جهان نورد بزیر
ران کشیده بملازمان را بجستجوے قاتل فرمان داد تا اجل

برگشته حدود اُوبّه شاقلان گیر افتاد معلوم شد نیک قدم غلام دلاور خان تاینے باغواے آقا میرزا ولدش مصدر اینحرکت گشته موما الیه در ازای صدور خیانت بعرض سیاست درآمد بافواه مردم چنان ست که غلام را طلبیده بنوید امان پرسید راست بگو باعث گشتنم کیست و نام و نسب مباشر امر توچیست گفت برغبت خاطر خودم این خطار اکردم احدے محرک این جرأت مردانه نشده فرمود اے نادان دروغ میگوئی وراه مکروفریب میپوئی نوکا کا سیاه حبشی را بمرگ تاجدار چکار وبے وسوسهٔ دیگرے وسابقهٔ عداوتے در هلاک شهریار کدام اختیار مردن مراکسی میخواهد که سرش لایق افسر هفت کشور باشد هرکه سزاوار جلوس تخت سلطنت ست البته بانی این جسارت و فرمان ده چنین اشارت خواهد بود هرچند پاے زجر و تهدید در میان نهاد غلام نام را صاف بزبان خود نشان نداد۔ چون با نیک قدم اقرار جان بخشی شده بود از هردو چشم او را کور کرده بعصاکشی واگذاشت انگاه بنظر دوراندیش خیالات فاسده بخاطرش آمد بعد ازانکه داغستان مسیر کوکبهٔ سلیمانی شد بنابر توهمات شیطانی واستیلای وساوس نفسانی سر دربار عام واز دحام امراے عظام میرغضب را حکم داد که دیدهٔ قرة العین شهریاری و نور نگاه جهانداری فرزند مهین ولیعهد بے همتا رضا قلی میرزا مقابل مردم عبرت بین ازحدقه برآرد آن طائفهٔ کور باطن برابر شاهزاده رسیده دست دگریبان شدند خم بابروے دلیرانه خود نه افگنده فرمود ازار نکشیده

حاجت گرفت و بست نیست سنگه مردانه ایستاده ام کار خود بکنید
یکے از سرداران قدم پیش نهاده بلب عبودیت زمین ادب را
بوسه داده زبان بشفاعت کشاده اے کشورگیر تاج بخش از چشم کندن
دلبند عالم دست بردار و این سیاست ناروا بجوری چشم اعدا
معطل بگذار۔ گفت هرگز حرفے که از دهن من بر آید برگشت را نشاید
و امریکه مقرر کردم تخلف دران نیاید عرضداشت قربانت شوم
این جاے باز داشتن فرمان ست و محل پشیمانی جاودان گفت
ترا جرائت گستاخی بهم رسیده و قدرت مداخلت در کارم پیدا
گردیده بکشید دگر و نشش بزنید بمعائنه قهر و غضب جباری دیگر کسے
مجال را در سخن نیافت و حاضران را طاقت گفتار نمانده
هر کس در سکوت و فکر لب فرو بستن شتافت تا آنکه
کارگذاران بے بصر دیده هاے نور خسرو بحر و بر در آورده
پیش روی داور دادگستر بروه گذاشتند و دستمال از
بالاے قاب برداشتند بملاحظه ان مرآت مصیبت اشک
حسرت بدامان رقت روان کرد و دود ملال از آتش محبت
فرزند در کانون سینه شعله زد. برخاسته گریان و نالان در سراپردهٔ
حرم رفت و سر گریبان غصه و غم نهاده ماتم جا گرفت شمع سان
تمام شب در بزم تعب سر شکباری نمود پروانه صفت تا سحر
دم بخود در سوز بیقراری بود میان رخت خواب مانند اختر و انجم بیدار ماند
و از جان بیتاب بهر پهلو ناله و آه بفلک رساند علی الصباح که خسرو
خاور جامه گلناری شفق در بر از نهانخانهٔ مشرق بیرون خرامید و با چهره عالم افروز

برتخت فیروزہ سپہر جلوہ گر شدہ تیغ شعاع از نیام اُفق کشید نادرشاہ بصورت غیظ لباس سرخ پوشیدہ برآمد و بر سریر غضب نشستہ شمشیر عاجز کشی را بانتقام برہنہ کردہ بزبان قہر گفت اے اہل ایران وحضار دربار یان منظورداشتید که نورچشم من کور شود و شما بینا باشید عرض کردند توشفاعت را قبول و پذیرا نداشتی و گرون حرف زن عفورا بدم گاز عقوبت گذاشتی فرمود اگر ہمہ تان اتفاق رائے میکردید از من تنہا چہ مے شد و ہر گاہ دست ہم مانع مے آمدید از یکدو میر غضب کدام امر سرانجام مے یافت پس تمامی عملہ سیاست را فرمان داد تا سر بریدند و از ایستادگان پایۂ سریر بروایتے ہفت من تبریزی چشم کشیدند این تنبیہ را باعتقاد خود چشم نمائی خفیف دیدہ پاشدہ رفت و باز ہم دلش از جوش خونریزی آرام نگرفت در اول ترقی دولت ہرروز تائید الٰہی از غیب سامان فتوح ملک بروے کار مے آورد و اساس شوکت و ثروت خود بخود نا طلبیدہ بہم میرسید رائے و تدبیرش برائے جہانداری صائب بود و رعب وہیبت او بر دلہائے رعیت و سپاہ غالب بصورت ظاہر انچہ میکرد معنی فوائد رفاہ خلائق داشت و در امنیت راہ و تمشیت ملک قواعد نیکو جاری میگذاشت اقوام ترک و تاجیک و سکنائ دور و نزدیک کمر خدمت بستہ تمنائے تزاید و بقائے عمر و دولت نادرہ دست دعا میکشادند چون نفاق و غرور و کینہ و حسد و جہل و کوتاہ اندیشی در خرابی بنیان خلافت و بربادی ملک و ملت و خواری قوم و ہشیرت از خواص آتش مزاجان تندخو

نسبت اخگر و باروت اثر بدیہی دارد مواد فساد طبائع مردم را منحرف
از جادہ اعتدال نمودہ حرکات ناخوش طرفین بسبب وحشت و قلت
محبت و بروز عداوت گردیدہ چار طرف شورش بغاوت و فتنہ
خیانت سر برآورد چنانچہ حوصلہ تحمل و پادشاہی تنگی کردہ کوہ وقارش
را رفتار جبلا از جا برد یکمرتبہ دست از عدل و داد برداشت و بنائے
ظلم و بیداد بپائمالی عباد گذاشت بیگناہ را مستلحق صد جرم میکرد
و محتاج را در طلب قلق شلاق میزد بر افواہ عوام و کام دہان خواص
این مصرع جاری شد **مصرع**

زشتی اعمال ما صورت نادر گرفت

روزے بر اریکہ خلافت آمد کہ بنشیند رقعہ بر مسند یافت نوشتہ بود
"اگر تو خدائی بندگان مے باید و ہرگاہ پیغمبری جمعیت اُمت
مے شاید و در حال پادشاہی لشکر و رعیت بکار مے آید از ہلاک
نفوس و خونباری اہل و الوس چہ عقدہ کارت میکشاید"
آن عبارت را خواندہ قلمدان طلبیدہ در عقب نوشت۔
"کہ نہ خدایم و نہ رسول و نہ سلطان۔ من برائے جان شما
مجرمان بدکار قہر و غضب کردگار۔ جبّارم" بارے ہر چند
خانمان جمعے را باتش جور و جفا مے سوخت تسکین نائرہ
کین و سوز التہاب درون فرو نشستن نمے شد تا آنکہ خلل دماغ و فساد
و مواد جنون چنان عاقل و فرزانہ را دیوانہ کرد شبے در گوشۂ خلوت خوابگین
سرکردۂ افاغنہ را طلبیدہ بساط شکوہ مردم عجم را درمیان انداخت و ناگاہ بے صدا
و ندا برائے تاخت بر جماعت ایشان و قتل مردان و غارت سامان

و ور مدا غان کردن همه اہل ایران در صبح آن شب ما مور
ساخت قضارا خواجه سرائے پشت دیرک خیمه ایستاده ازنظر ہا
قایم شده مضمون مشوره دریافته پنهانی بیرون رفته
نزد محمد صالح خان قرقلوی ابیوردی و محمد قلیخان افشار اروی کشیکچی
باشی و فتر حکایت سر کرد و بنا بر چاره و تدارک رد بلا سر دست
تاکید نموده خود ش منزل زد سردار جمعی از خوانین سپه سالار
و امرائے کبار فرا هم و در توطیه امرا هم هم قسم یافته۔
همانده بااسلحه قتل شاه عرب و عجم رو بسرا پرده قبله عالم
شتافت چون پادشاه باحتیاط و اندیشه روز بدخیام خوابگاه
ردیف هم میزد و همه جا سامان استراحت جدا بود۔ بهر
ساعت شب مقام را بدل میکرد دلاوران بقدم جلادت
در سراپردهٔ خاص رفته مقصود را نیافتند انجا هم دیدند جانر
و بچه نیست لاکن در هیبت و خوف زانوئے شان از حرکت
افتاده یکیک بگوشه و کنار در مالیدند هرچند محمد صالح خان تهیب میزد
کجا میروید کار خود را درست کنید اگر سست بجنبید فردا چست کشته
مے شوید جواب میدادند رعب و دبدبهٔ نادری صلب طاقت رستمانه کرده و پائے جرأت را
قوت رفتار نمانده آخرش با سردار مذکور معدودے چند باقی آنهم بیرون خیمه مانده
صالح طالح اندرون رفته دید که خسرو کشورگیر بروی سریر در خواب شیرین
نفیر زن و شمع کافوری ببالین او روشن است کنیزے بپاسبانی خواجه بنده پرور
آرمیده و در برابرش یراق سلطانی قطار چیده عقب دیرک قایم گردیده برخورد
و در کمین مدعا سر کشیده جاریه را که سیاهی سایهٔ آدم ملاحظه افتاد دست بپایے

سرور حشم حشم گذاشته فشار داد از ثقات شنیدم هنگام طغیان جور و جفای
افغانان و نهب و قتل شیعیان بزمان ابتدای طلوع نیر دولت
شبی نادر شاه بخیمه سفری خفته بود در عالم رویا مشاهده نمود یکے
بربالین او آمده خطاب کرد پا شو بیا جناب سرور انبیا ترا میخواند
برخواست بمزید شوق راه افتاد بگوشه رفته دید که خیر الورے
با جمعی از اکابر اصفیا بر پشتهٔ تل بلند نشسته باادب سلام کرده
ایستاد۔ حضرت برفق و مدارا جواب داده فرمود یا علی این شمشیر
بکمرش به بند شاه اولیا تیغ نصرت اعدا بمیانش بسته ختمی پناه
و یدالله ارشاد نمودند برو بیاری خدا تقاص خون مومنین
و سادات ازین گروه اشقیا بنما از بشارت این اشارت نادر بیدار
شده و نظر کرده حضرت کردگار با سعادت بخت یاور بوده بهمین
پشت گرمی اقبال هر طرف بدنبال جدال روی نهاد نسیم فتح و ظفر
جلو پرچم عزمش راه نگونساری دشمن میکشاد بے کلید سعی باب مراد
واز بود و بدون طلب هر مطلب دلی دست درازے نمود سلطنت
پادشه نشان گشت و بادرنگ آرائی تاج بخش جهان قضارا درین شب
که شب یکشنبه یازدهم جمادی الآخر سال یکهزار و یکصد و شصت
هجری منزل فتح آباد بود همانجا سرادق جلال برپا داشت و بهمان
طور در واقعه دید شخصی آمده بصدای مهیب گفت برخیز خاتم انبیا
ترا مے طلبد چون بخدمت آنحضرت رفت همان مکان و بدستور اول
وضع صحبت ایشان یافت سید کائنات از روے خشونت
امر کرد یا علی تیغ از و بستان که بیدریغ خونباری مے کند

اسداللہ بن سیف از برش بخشا د بمعائنۂ این خواب ہولناک نادر برجستہ
از خادمہ پرسید چہ خبرست گفت ایندم پیکر آدم بیگانہ در گوشۂ خیمہ
بنظرم آشنا شدہ نادر بہیب زد اے گستاخ بے ادب تو کیستی
جواب اداد منم فرمود طالب چیستی گفت عرض بسیار ضروردارم
پادشاہ ازجا در آمد کہ اینجہ محل عرض است و شمشیر کشیدہ حملہ ور گردید
سردار پیش افتاد بمصداق اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ بیرون سراپردہ
دوید ہمینکہ نادر باسر پرغیظ وطیش ازمیان روشنائی در تاریکی
رسید پایش بطناب اجل پیچید دم رو بزمین غلطید۔ قاتل
بعقب برگشتہ تیغ را چنان راند کہ شانہ اسش چون شاخہ چنار
دو نیم کردید پس باتفاق محمد خان قاجار و موسے بیگ ایرلوی افشار
سرازتن جدا کردہ برد و بدن برازندۂ چار بالش افلاک را خون آلودہ
بر سریر خاک سپرد۔ نادرشاہ سی سال شمشیر زد ازانجملہ دوازدہ
سال پادشاہی کرد صبحگاہ کہ خبر قتل شاہ درمیان اقوام سپاہ شہرت
گرفت دست و شمشیر سرداران افغان درصف آرائی جنگ میدان
برلشکر و سپاہ ایران بخون غواہی بالا رفت آب سیف و سنان از
سر و سینۂ دلاوران گذشت و معرکۂ ستیز و آویز چون فزع اکبر و
جدائی جسم و جان نمونہ رستخیز گشت جماعت ابدالی علم نصرت
و خوشحالی افراختند و اُردوبازار و خرگاہ و خزانہ عالی را تا دست رس
بدسگالی تاختند جملہ سامان قطعہ و تزک شاہی بار کردہ ہمہ جا قتل و غارت
کنان رو بقندہار نہادند و احمد خان گوش بریدہ را بآرائش تخت و
تاج و رواج سکہ و خطبہ بلقب پادشاہی اشتہار دادند۔ پس

سر و تن خاقانِ مغفرت نشان را در مشهد مقدس بردند و بمقبره برابر
ارگ بخاک سپردند آقا محمد خان آن عمارت از بیخ برکند- و
استخوانهارا بمرحله تو بیخ افگند امرائیکه نادرشاه را بقتل
آوروند بر سلطنت علی قلی خان که دران وقت حاکم سیستان بود
اتفاق کردند او بمجرد شنیدن این خبر بخراسان شتافته باورنگ
پادشاهی برآمد واول کارش این بود که فرمانی باطراف روانه
و دران مذکور نمود قتل نادر بحکم واشارهٔ من بود تاآن غداریکه از
سرِ اهالی ملک خود کله منارها ساخت اورا گرفته از تخت بتخته تابوت
کشند ایران از ویرانی ورعیت از پریشانی رهائی یابد وبملاحظه
اموالی که از مردم بجور گرفته شده وظلم شدیدے که برایشان
رفته تا غضب الٰہی تسکین یابد مالیه وتحمیلات علاوه مقرره راتا
سه سال برعایا بخشیدیم بالجمله نام عادل شاه برخویش نهاده
بعضے افواج دی قلعه کلات راکه خزائن دران بود علی الغفلة بتصرف
آوردند نصر الله میرزا و امام قلی میرزا و شارخ میرزا چون صورت
حال بدان منوال دیدند فرار برقرار اختیار کردند لاکن ایشان
راتعاقب نموده گرفتار و شارخ بعمر سیزده سالگی را زنده گذاشته
باقی سیزده نفر پسر و نبیره را بقتل آوردند خیال آن غدار بیرحم چنان بود
که هرگاه مردم گویند باید از نسل نادرشاه کسی پادشاه گردد-
شاهرخ را بر تخت نشانده خود باسم او سلطنت کند ذخیرهٔ سیم وزر وجواهر و
اسباب تاجورانچه در قلعه بود همه را باندک وقت نقل وتحویل نمود وبجهت جذب
قلوب وجلب خواطر دست باسراف وتبذیر کشاده در قلیل مدتی خزائن برباد کرد

لاکن با این حال دلهاے خلائق راغب نبود لهذا دولتش دوام ننمود
محمد قلیخان که سبب کلی در قتل نادر بود از نظر وے افتاده وعادلشاه
اورا گرفته مقید بخواتین حرم نادر سپرد تاریز ریز ساختند
برادر عادل شاه ابراهیم خان که از جانب وے حکومت عراق
داشت بمصاف بر خواسته جمعی از لشکر عادل شاه در جنگ رو
تاخته بدشمن پیوستند شکست خورده گرفتار گشته چشمانش را کندند
ابراهیم خان میدانست که امراے مقتدر بطرف شاهرخ میل
دارند بحیله خواست آن را با خزانه بدست آرد چون فائده تدبیر مترتب
نشد نام پادشاهی بر خود گذاشت و برامیر ارسلان یا اصلانخان
که در آذر بائیجان باستقلال حکومت داشت غالب آمد امامدت
اقبالش از برادر هم کمتر بوده بدست لشکریان خود گرفتار شده صاحب
منصبی که اورا بمشهد مے برد بین راه بعدم فرستاد عادل شاه را
نیز در طریق مذکور بدست اجل سپردند شاهرخ که پسر بزرگ رضا قلی میرزا و
مادرش دختر شاه سلطان حسین دهم بجهت جوانی و نیکوئی
اندام وحسن معاشرت ورحم طبعی خلق را بسلطنت او میلے تمام بود
از توطیه امرا با وجود انکار سخت بجلوس تخت سر بپاے افسر موروثی گذاشت اما
بهرج ومرج وقت دیگر دشمنی را انجیال پادشاهی انداخت میرزا سید محمد نام که در عهد نادر شاه
نوعے اعتبار داشت مادرش خواهر سلطان حسین و پدرش میرزا داؤد بزهد وتقوے
مشهور بود بنا برین میرزا سید محمد از نسبت خواهر زادگی پادشاه صفوی جلوه نموده
در افواه انداخت که شاهرخ میرزا مانند نادر از مذهب اهل ایران تبرادار د و سلوک
اورا با مردم دیان مختلف خاصه عیسویان که بمروت مے گذرانید

جہت ساختہ در تفریق آراد قلوب مردم پرداختہ و خود بسبب نام پدر بمزاج
عوام رسوخ پیدا کرد کہ ہمہ بادی اتفاق ورزیدند و جمعیت فراہم آوردہ پیش
از انکہ شاہرخ لشکر خود را جمع کنند تاختہ گرفتار واز حلیہ بصر عاری
ساختہ اہل مشہد او را سلیمان پادشاہ زمان خواندند و ہنوز انگشتری
سلطنت نقش مراد نگرفتہ کہ نگین خاتم دولت زیر دست نکبت افتاد
یوسف علی یکے از سرداران معتبر شاہرخ چون خبر یافت بدفع خصم
شتافت و سلیمان را ہزیمت دادہ بجنگ آوردہ روانہ عدم گردانید
و شاہزادہ را دوبارہ بتخت نشانیدہ سررشتۂ امور بدست خویش
گرفت لاکن دو نفر از امرایے جعفر خان نام سرکردہ اکراد و دیگر میر عالم امیر
اعراب بمخالفت او اتفاق کردہ در جنگ مغلوب نمودہ مقتول ساختند
و شاہرخ را باز بزندان فرستادند و بعد از چندروز این دو افسر ہم با یکدیگر
بنائے مخاصمت گذاشتند و از شہر بیرون رفتہ بمصاف علم افراشتند
میر عالم مظفر شد احمد خان ابدالی کہ بعد از فوت نادرشاہ خراسان را
بتصرف آوردہ خود را سلطان افاغنہ نامید بہمین اوقات ہرات را
نیز ضمیمۂ فتوحات خویش گردانیدہ لشکر بر سر میر عالم کشید و او را مقہور و مقتول ساختہ
بمحاصرۂ مشہد پرداخت اہل شہر اندک ثبات ورزیدند بالآخر چارہ در تسلیم
دیدند تا آنکہ احمد خان بنوعے اقتدار یافت کہ بتسخیر تمام ایران میتوانست
شتافت لاکن دانست کہ اہالی آن ملک افاغنہ را مصدر خرابی و
پریشانی دانستہ و دلہائے مردم بجہت سعی بیہودہ در تغیر
مذہب صدمات کلی یافتہ و دوبارہ کینہ ہائے قدیم را در سینہ ہا
نسبت باین قوم تازہ کردہ علاوہ چون نادرشاہ تبغلب استیلا

بر بلاد یافته پادشاهی را غصب نموده جان در هوایش داد لامحاله
بدیگرے ہم سر دوام و بقا در کنار نخواهد نهاد بعد از فوت او هر کس در بازوی
خود نیروے یافت پائے الجمله زور داشت بپاے خود سری بر دست بالا
قدم میگذاشت و هر جا حاکم بلدی یا امیر طائفه بود سوداے سروری
و سلطنت پخته نی آسود- بنا بران احمد خان دید بهتر آن ست که
بحکومت افغانستان قناعت کنم و خود را عبث در بلاے فتنه
و جنگ نه افگنم امرا و اعیان را جمع کرده گفت صلاح چنان ست
ملکی که پیدایش نادر شاه دران بوده از ایران جدا و به نبیرهٔ او شاهرخ
مرزا واگذار شود این راے را همه پسندیدند و پیمان بسته متقبل گردیدند
که سر از دولتخواهی نه پیچند-

احمد خان باین خیال افتاد که هر کس پادشاه ایران شود مملکت خراسان
سدی مابین تطاول بر افغانستان خواهد بود و کفالت استقلال
این طرف بعهدهٔ خویش گرفته برگشت الحق تدبیر با تقدیر
موافقت نمود و راه آمد و تسلط لشکر ایران تا هنوز نکشود- شاهرخ
بیچاره با چشم نابینا از امارت نامے یافته بر خراسان و
اطراف و نواحی آن فرمان روا گشت بعضی از امرا که رعایت
میکردند سالیانه هدایا بجهت وے مے فرستادند- تا زمان
زند یه را گذرانند و بدور خواقین قجریه در اسیرے جان تسلیم
گردانید-

محمد حسن خان پسر فتح علی خان قاچار که در خیمهٔ نادر شاه کشته شد
و باین باعث ایل قاچار بخانوادهٔ نادری دشمن خونی اند-

اوقاتی که احمد خان بنظم خراسان مے پرداخت استرآباد راکه از مدت
دراز مقر عزت و محل اقامت آن طائفه بوده متصرف شده جمیع
مازندران حکم او را مطیع شدند خان ابدالی باندیشه آنکه مبادا
چون استقلال یابد رخنه در کارش کند فوجی از افاغنه را بتسخیر
مازندران مامور ساخت ولی تاب مقاومت نیاورده جمعے کثیر عرضه
هلاک و بوار گردیدند و بسبب این فتح آواز شهامت محمد حسن خان
بلند گشته اقتدار وی بازدیاد وی نهاد آزاد خان افغان که یکے از سرداران
سپاه نادرشاه بود بآذربائیجان لوائے اقتدار و حکمرانی افراشته
و هدایت خان در گیلان علم اناشتدادبرداشت هرکلیوس یکے از امرائے
مسیحیه در گرجستان کلاه خودسری را کج گذاشته درینوقت علی مردانخان
بختیاری برسر ابوالفتح خان که از جانب شاهرخ حاکم بود تاخته او را
برانداخته اصفهان را گرفته عزم نمود که یکے از شاهزادگان خاندان صفویه
را نام سلطنت نهاده خود باجرائے امور خلافت پردازد لاکن چون
انجاح مرام بدون معاونت ممکن نے شد جمعے از امرا را بجانب
خویش خواند تا بمعیت دیگران مطلب انجام یابد از معتبرین
خوانین ایرانی یکے کریم خان زند پسر او یماق خان برادر اق خان
که پدر زکی خان سرکرده راه زنان بوده در اردوی نادرشاه
بشهامت و غیرت از همگنان امتیاز تمام داشت درو قتے
که مقرر شد خواهر زاده شاه سلطان حسین طفل هشت و نه ساله ایرا
بسلطنت بردارند پیمان برآن رفت که یکے وزیر کشور و دیگرے
امیر لشکر باشد بعد پس از فوت علی مردان خان که آدم بیرلا واله بوده کریم خان

قایم مقام او شود براین معاهده کریم خان در جلفا بسر میبرد و در صیانت مردم انجا رعایت میکوشید تا که حرکات مروت و انصاف سبب مزید احترام او گشته جذب قلوب مردم بجاے رسید که محرک سلسله حسد علی مردان خان گردید چندے نکشید که آثار عداوت بظهور انجامید و دست نفاق طبل مخاصمت کوبید بعد از غلبه و مغلوبی طرفین علی مردان خان را محمد خان یکے از امراے او بنجاک هلاک انداخت و اضلاع جنوبیه ایران بے منازعت تحت کریم خان آمد گویند طائفه زند شعبه ایست از قبیله لک و در میان سائر ایلات کرد اعتبار عظیم داشته بعضے برانند که ایشان را زند بجهت آن خوانند که زردشت محافظت کتاب زند و استار باین مردم سپرده بود کریم خان قوم خود را بمدد خواسته بر اتفاق و تحمل مشاق ترغیب کرده بیشتری بطمع جاه و مال گردیدند و اهالی شهرها نیز بعدل و داد وے مائل گردیدند اعراب هم فریفته مردانگی او بودند و اقوام دور و نزدیک سرحدات برکاب سودند - لاکن کریم خان دو عدو وے قوی یکے آزاد خان افغان والی آذربائجان و دیگرے محمد حسن خان قاچار سردار مازندران داشت که از اندیشهٔ جنگ و جدل آنها سر به بالین آرام نمے گذاشت - چنانچه یک دفعه بحوالی قزوین از مقابله آزاد خان شکست خورده بعد جنگ و هزیمت هاے متواتر کریم خان اصفهان و شیراز را گذاشته در کوه کیلویه گریخت و لشکرش را عقد جمعیت از هم گسیخت خیال کرد بهندوستان رفته بقیه عمر گذراند - لاکن رستم سلطان

ضابط خشت امداد نمودہ خصم را انتباہ و دوبارہ کریم خان بر شیراز و ممالک از دست رفتہ تسلط کرد آزاد خان از جنگ محمد حسن خان قاجار پشت دادہ ببغداد پناہ بردہ روے امید بپاشاے رومی آوردہ مایوس گردیدہ از حاکم گرجستان استعانت طلبیدہ او ہم اقدامے ننمودہ ناچار از دویدن پر در ہاختہ وراہ فتوح بر رویش بستہ شدہ بدشمن خود کریم خان جبہہ ندامت سودہ مورد سلوک و احترام و اعتماد تمام گشت و پایہ قدرش از ہمگنان گذشت۔

ایل قاجار از اتراک تاتاراند و مدتے دراز بزمین شام توطن داشتند امیر تیمور گورگان ایشان را بایران آورد و از جملہ ہفت قبیلہ ہستند کہ بمدد آنان شاہ اسماعیل صفوی بر معارج سلطنت برآمد و از قراریکہ معلوم شد ایل مزبور بکثرت عدد و دلیری از سائر طوائف او یماقلات امتیاز داشتہ شاہ عباس ماضی آن گروہ را بسہ قسمت کردہ یکے در گرجستان و دہنہ لزگی سکناداد و دیگری را بر و سرحد جولانگاہ اوزبک و ثالث را باستر آباد دستد تاخت و تاز ترکمان ساخت در تاریخ کینیر صاحب مسطورست کہ استرآباد بجہت شباہت ملک و آب و ہوا و حاصل زمین بعضی اوقات از مازندران محسوب شدہ و آنرا در قدیم الایام ہیر کانیا می نامیدند جنوب آن کوہستان است فاصل میان این معمورہ و اضلاع دامغان و بسطام و جانب شرقی رود عاشور از داغستان جدا میکند و شہرش قریب منبع رود خانہ برکنار خلیج دریاے خزر واقع است طائفہ اول کہ در گنجہ مقام داشتند خود را

بنادرشاه الحاق داده نام افشار بر خویش گرفتند وپس از فوت پادشاہ
رو به تنزل گذاشتند زمرهٔ ثانی که در مرو بسر میبرد وندار دا ملو لقب
یافته بحال خود باقی ماندند لاکن سلسلهٔ سوم هرگاه نادر از میانه رفت
بهواے سلطنت سر بر داشتند اگر نزاع خانگی سبب ضعف نے بود
صاحب ملک و دیهیم مے شدند و آن طائفه دو شعبه بزرگ معروف اند
یکے بخاری باش و دیگرے اُشاقه باش اُمراے بخاری باش
در ازمنهٔ سابقه همیشه برتری داشته تا زمانے که فتح علی خان از
تیرهٔ اُشاقه باش بعهد شاه طهماسپ ترقی کرده امارت این زمره
یافته بامر قضا رو از دنیا برتافته بجهت اینکه تفرقه و نزاع درمیان
ایشان افتد نادرشاه حکومت استرآباد بزمان بگ پسر محمد حسین
خان که از سلسله بخاری باش بود محول نمود او بپایه سریر نادری
اعتبارے تمام یافته بحکم رضا قلی میرزا شاه طهماسپ را تلف
کرد چون محمد حسن خان ملاحظه استیلاے خصم نمود از بیم جان بترکمه
حوالی آن مملکت پناه برد و بامداد شان تاخت و تاز کرده بملک
موروثی قابض شده بازار نفاق و شقاق عشیره خود بخرابی افتاده
در اویماق رفته جمعیت فراهم آورده سپاه افغان فرستادهٔ
احمد خان ابدالی را شکست داده رونقی بهم رسانیده آذربایجان را ضمیمه
فتوحات گردانیده بالشکرے که بعد از فوت نادرشاه زیر علم
هیچ امیرے فراهم نشده بود بجانب اصفهان در حرکت آمد کریم خان
هرچند کوشش کرد که راه مرور بران سیل بنیان کن بندد اثرے
مترتب نشد ناچار بشیراز آمده حصارے گشت و محمد حسن خان هشت هزار کس

در اصفہان گذاشتہ با جمع سی ہزار علم قلعہ گیری و پرستش افراشتہ
شیخ علی خان زند با فوجی از سوار باطراف اردو تاختہ اسباب و
اساسۂ ذخیرہ دشمن را عرضہ نہب و غارت ساختہ و اہالی و ہاست
ہم امداد کردہ غلا و قحط در لشکر محمد حسن خان را صبر و سکون زودہ
سلسلہ تعلق ایشان از ہم گسیخت و ناچار سردار قاجار بطرف اصفہان
طرح مراجعت ریخت سپاہ انجا بمجرد شنیدن این خبر متفرق شدند
لابد محمد حسنخان جادۂ مازندران پیمود کریم خان آمدہ مہمات اصفہان
را منتظم نمودہ شیخ علی خان را با جمعی بتعاقب محمد حسن خان فرستاد
انجا بسبب نزاع خانگی محمد حسین خان امیر قبیلہ یخاری باش بسیاری
از اقارب و اصحاب محمد حسن خان را کشتہ با شیخ علی خان پیوست
ناچار محمد حسن خان گریز را عار دانستہ تکاور انگیز مقابلہ دشمن
گردید ولی برآن ہمہ تہور و جرأت فائدہ ندید و بعضی از ہمراہیان
کہ تازہ در تعداد سپاہ آمدہ بودند۔ جنگ شروع نشدہ
سر خود گرفتہ پشت دادند و سایر عساکر ہم تار و مار درپے ایشان
رو نہادند محمد حسن خان جریدہ و ستّا بقصد خلاص جان عزم سیر
کرد اسپش در باتلاق بسر درآمد تا رفت بر پا خیزد یکے از امرای
قجر او را ابدا و ر رسانید و فرق خون آلود را برای بہبود کار خود پیش
کریم خان آوردہ بچشم داشت احسان و جائزہ گفت مبارک باشد
دشمن ترا گشتم و از دغدغہ فساد کہ خاطرت خستہ بود فارغ گشتم
از معتبری شنیدم کریم خان چون بران گردن بریدہ نگریست بحسرت و
تاسف برخود پیچیدہ گریست پرسید کجا و چہ طور براو دست یافتی قاتل ہمہ را

برشته بیان کشید خان از نسبت فیما بین پرسید و برابطهٔ یگانگی
واقف گردیده برآشفت وگفت اے نمکحرام آنکه سالها ترا بکنار مرحمت
پرورش گردانید وازدرجه بندگی برتبهٔ سروری وافرازش رسانید
با او رسم جفا عوض وفا بجا آوردی وحق نیکی را در بدی و خیانت بدل
کردی مرا کدام توقع خدمت از چون تو محسن کش خواهد بود جلاد را
حکم داد که تیغ انتقام بر قفایش نهاد پس تخت روان خاصه فرستاد
که جنازه حسن خان را برداشته باعزاز آوردند و باسرش ملحق کرده
نماز خوانده بخاک سپردند باقی معتبرین اشاقه باش و آقا محمد خان
وحسین قلی خان فرزندان محمد حسن خان بادیاقات اوزبکیه اقامت
کردند و کریم خان را بدستیاری فتح مازندران گیلان وبسیار از بلاد
آذربائیجان بحیطهٔ تسخیر در آمد اما طولے نکشید که فتح علی خان افشار
لواے مخالفت افراشته در قراچمن بحوالی تبریز مصاف نموده هزیمت
یافته بارومیه محصور گشته آخر الامر امان طلبید کریم خان از سوابق
زلات چشم پوشیده مورد الطاف داشت لاکن چند ماه نگذشته
که بسبب حرکات ناهنجار بقتل رسید یکے از امور مذکور اینکه امرائے
پائے رکاب بادشمن ساخته آماده شدند کریم خان را هلاک سازند
چون راز فاش گردید هر کسے بسزاے خود رسید و شیخ علی خان هم که
شریک مشوره کورنمکی بود تعطل از بصر بدیدهٔ عبرةً للناظرین دید اعراب
سواحل چندان که شورش کردند بگرداب فنا سر در آوردند زکی خان
ولد آق خان پسر عم خواه برادر مادری کریم خان فتنه ها برپا نموده
کار از پیش نبرده باعتذار دست بدامن امید زده مورد التفات شده

فی الفور جانب واسخان بدفع حسین قلی خان والد خاقان فتحعلی شاه جنت مکان مامور گردیده و در تقابل فیئتین شکست سپاه بران داشت که حسین قلی خان بآویه هاے ترکمان رو گذاشت وآن طائفه درندهٔ خوے مهمان کش اورا گرفته بعدم رسانیدند و مابقی سران اوشاقه باش رازکی خان بعقوبت ساختن خیابان وستن بشاخ درختان تحت شکنجه لحد خوابانیدند بالجمله شدائد اعمال زکی خان باعث آرام بلاد ایران شده بعد چهار سال آقا محمد خان وسائر باقی ماندگان مصلحت وقت دیده بجانب کریم خان آمدند وسایه رافت مادام حیات ماندند گویند یکے از بنات محمد حسن خان در نزد وکیل بانوے حریم وصاحب تکریم بود از خانوادهٔ صفوی طفلی را که علیمردان خان اسم شاهی بران گذارده میان قلعهٔ عبادهٔ مابین اصفهان وشیراز محبوس نموده از نیابت او خواه صاحب الامر علیه السلام نام وکیل بر خویش نهاده در ملک متصرفهٔ افغان واوزبک وروس نیفتاده شیراز از شش فرسخی ویرانهٔ استخر شهر پائے تخت سلاطین کیان را که هواے معتدل و مردم خوش گذران داشته جاے آرام ساخته بتحصیل اسباب مرام پرداخته بناے قیام خانمان گذاشت در اواخر ها بنظر اینکه لشکر نوکر باید بکار محنت در جنگ و جدل رود و هرگاه خانه نشسته عادت براحت وتن پروری کند۔ بیکاره و مهمل میشود چنانچه قشون شاه سلطان حسین بها در خان لجاره بر آمد سپاه نادر شاه اثر زبانهٔ آتش وسیل آب طوفان هوا وزلزلهٔ خاک میکرد چون حریفی نماند که در میدان سر بازی تاخت وتازی کند و برزم سازی ستانی بسینه

وتیغے بکینہ وتیرے بخصم اندازی زند کریم خان بعزم تسخیر عراق عرب افتاد ولشکر وسامان گران را به برادر خود صادق خان داد طلب مطلب داد درتهیه پرخاش فراخور بر همزدن از چنان سلطان عظیم الشان پرداخته بے اعتدالی عمر پاشا والی بغداد را بهانه ساخته که او مدد با ماموضابط مسقط داده مانع شد که ایرانیان عمان را تسخیر کنند وبعضے تجار عجم را تاراج کرده واز قافله زوار باج ناروا گرفته کریم خان سزاوار بسزاے پاداش عمل ازا مناے دولت عثمانی خواسته جوابے که معمول بود زود ورود ننمود صادق خان قریب پنجاه هزار لشکر از کنار خلیج وسی فروند کشتی کوچک وبزرگ انچه در بندر مینا وریگ وابوشهر بودند همراه برداشته بحوالی بصره بر شط العرب جسر بسته سپاه خود را عبور داد سکنه انجا بقدر چهل هزار وعسکر محافظ نیز از ده هزار متجاوز بودند سلیمان آغا حاکم انجا در باستینهای عدیده که قریب صد توپ برانها سوار داشت بدفع محاصره بناے سعی گذاشت چون این خبر در قسطنطنیه بدربار قیصری رسید از بیم آنکه مبادا املاک بدان معتبرے از دست رود فرمان به پاشایان وان وموصل ودیار بکر وحلب ودمشق صادر شد با هر قدر لشکر که بتوانند جانب بغداد حرکت کنند مردم را گمان بود ماموران بمعیت پاشاے بغداد بامداد بصره مقرر اند اما بعد معلوم گردید بقتل عمر پاشا حامل دشنه وخنجرے پاشند تا بلکه در اهلاک او پادشاه ایران دست از بصره بردارد چون مشار الیه کشته گشت سفیرے امناے عثمانی بشیراز فرستادند که ارکان دولت ایران را بدین واقعه اطلاع داده بگوید فرمان پادشاه مجری شده سبب معاندت مرفوع گردید کریم خان

ایلچی را بوعده هاے خوش مشغول ساخته در اتمام مهام خویش پرداخته
حاکم بصره از سر جلادت پایداری کرده چون اذوقه نماند شهر از دست
داد صادق خان بصره را گرفته باستمالت قلوب ناس کوشیده
درمیانه اگرچه شورش از کشتن حاکم و عمله ایرانی روے داد مگر باز
تدارک بغاوت بعمل آمده آن ملک مادام حیات بتصرف زندیه بود
در عهد کریم خان جمیع بلاد ایران صورت آبادی و امن و امان
گرفت که مدت بست و شش سال بے مزاحم و مانع با دولت
و اقبال بپایان رفت طرح عمارات سنگ مرمر و خام و
حمام و بازار باغات شاهی انداخت و دران موقع وقت از تسخیر
عراق عرب و کشور بے صاحب هند نهایات کوتاهی ساخت
الحاصل در سنه ۱۱۹۳ یکهزار وصد و نود و سه هجری زندگانی را
وداع نمود بعضے عمرش را هفتاد و پنج و شش تا هشتاد سال
هم گفته اند مزاجے داشت ساده و بخلق و تواضع با خلق الله
دل داده پسرے از ایلیات صحرانشین باید در همان هنرهاے
لایق حال صاحب امتیاز باشد چنانچه با قوت بدنی زیاده در
استعمال اقسام آلات حرب سوارے بیعدیل بوده هر چند خود
از علوم کسب ننموده لاکن علما را نهایت اعزاز و دیگران را تحصیل
دانش ترغیب میفرموده اورا پنج پسر بوجود آمد - صالح خان فرزند بزرگ
پادشاهی نیافت ابن عمش اکبر خان ولد زکی خان کور کرد خلف دیگرش ابوالفتح خان چندروز
از نام شاهی اعتلاے دید امام در ایام حکومت صادق خان نابینا گردید محمد علیخان
پسر سوم هم اکبر خان چشم بر کند محمد رحیم خان ولد چهارم را بخت مساعدت

کرده رو بروی پدر ودیعت حیات سپرد- پسر پنجم ابراهیم خان
را نیز اکبر خان خواجه سرا ساخت پس از زکی خان بعد از فوت کریم خان
زمام امور سلطنت در قبضهٔ اقتدار در آورده چند نفر از امرای زندیه
از انجمله ناصر علی خان و پسران شیخ علی خان که عداوت او را نسبت
بخود از پیش میدانستند متوهم شده سر بشورش بر داشته ارگ را در
تصرف آورده بقلعه داری پرداختند و نام پادشاهی بر ابو الفتح خان
نهادند زکی خان چون حال اختلاف بدین منوال دید محمد علیخان را که
با وی علاقهٔ مصاهرت داشت گفت که هر دو را برادر بشراکت سلطنت
نمایند و باین تدبیر فتنه را خوابانید اما چون ایشان در عمر خرد سال بودند خود را
مربی قرار داده کفالت امور بدست خویش گرفت و انجام مرام را بمعاونت علی مراد
خان که یکی از امرای مشهور و دختر زادهٔ بوداق خان و پسر خواهر خودش
بود بانجام میرسانید و در گرفتن ارگ و شوریده سران حیلهٔ بکار برده
در پیام التیام سوگند یاد کرد که از ما مضی گذشته ایشان را در مناصب
جلیلهٔ مملکت سهیم ساز و حضرات بوعده های او اعتماد نموده
ارگ از دست دادند و مانند مرغان شکار در تله گرفتار شده از
بد ترین حالی بیاسا رسیدند و چون اخبار فوت کریم خان را در بصره صادق
خان شنید ملک مقبوضه گذشته بجانب شیراز آمده بیرون شهر
متوقف گردیده جعفر خان را که خواهر زاده زکی خان بود جهت خاطر جمعی و اخذ شرط
و عهد نزد خالوی او فرستاد- مومی الیه هرگاه نقش فریب و تسویلات
از ناصیه گفتار و کردارش دیده برگشته آمد چگونگی را بصادق
خان حالی گردانید او در مخالفت عازم و بر سر مجادلت

جازم شده بتهیه محاصره قلعه و بنای سیبه و سنگر پرداخت زکی خان هم
سه پسر او را محمد تقی خان و علی نقی خان و حسین خان با ابو الفتح خان که دم از یکجهتی
و موافقت عم خود میزد و در شیراز بودند همگی را مقید و محبوس
نموده نام پادشاهی بر محمد علیخان پسر کریم خان داماد خویش
نهاده دروازه هاے شهر بسته لشکریان صادق خان را پیغام
کرد که هر کس بمقابله ثبات ورزد عیال و اطفال و اموال و متعلقات
او که در شیراز اند بمعرض تلف و نقصان خواهند آمد این خبر موجب
انتشار تمام لشکر شده از سر علم صادق خان پاشیدند او لاعلاج
با سی صد نفر جانب کرمان راهی گردیده فوجے از سواران مامورہ
زکی خان شتافته در تنگ ارسنجان که چهل میل دور بود تلاقی فریقین
رو نمود هر یکے دست و پنجه خونریزی بمیدان تکاور انگریزی نرم
و گرم ساخته محمد حسین خان زند سر کرده سواران زکی خان کشته
و من تبعه او مغلوب و هراسان گشته بشیراز عطف عنان کردند صادق خان
بجانب کرمان رفت در قلعه نسنجان خواه بقولے حصار بم پناه گرفته
آقا محمد خان ولد محمد حسن خان بن فتح علی خان قاجار که پیشتر ازین از او یماقات
برگشته خود را بکریم خان سپرده محفوظ در شیراز چنان بسر میبرد که از شهر بیرون جاے نرفت
لاکن بآخر ایام جهت عقل و فراست شریک مشوره بوده رخصت یافت بسیر
و شکار هر طرف خواهد سوار شود خواهرش بانوے حرم کریم خان بتاریخ
دوازدهم صفر ۱۱۹۳ھ شب وفات شوهر خبر فرستاد که تاز و دست
ازین بلاد خود را بملجا و ماوائی برسان ملکه توانی کارے از پیش ببری او هم با
معدودی همراهیان مسافت دو صد و پنجاه میل راه اصفهان با سه روز طی کرده خاطر جمع

سمت مازندران قدم زده پس از ورود خود عظما و اعیان قوم را فراہم آورده
ایشانرا باتفاق و اتحاد رغبت نمود ؛ چون گروہے با وے راه موافقت
پیمودند بتہیۂ اسباب حکمرانی پرداخت و علم کشورستانی در بلاد قرب
و جوار افراخت زکی خان را معلوم بود که امیر قجر بر حکومت مازندران
قناعت نخواهد کرد۔ لاعلاج خواہرزادہ خود علی مراد خان را باده ہزار
سوار و پنجہزار پیادۂ کار دیدۂ رزم آزموده از عساکر خود چیدہ برگزیدہ
بدفع او مامور فرمود خان بالشکریان در طہران آمده بخیال مآل در اندیشه
او فتاده سرداران گفت که بخدمت و حمایت زکی خان اعتماد بر قول
و فعل او نیست انصاف کنید بانچه با خویشان و برادر و اولادش
کرده چون ہمگی از طغیان او بجان تنگ بودند انحراف را پسندیده ہم
دران ایام کاغذے از صادق خان رسیده لہذا عطف عنان باصفہان
و حاکم را گریزان نمود ہرگاه این خبر گوش زد زکی خان گردید فے الفور
با ہر قدر لشکر که توانست جمع آورده بدفع خصم وارد یزد خواست شده
انجا بقتل و نہب مردم پرداخته واز دریچه و دیوار قلعه بسیاری سادات
و ملا و رعیت را بزیر انداخته معائنه این ظلم دلہاے سرداران اکبر نفرت
انگیخته که شبے ہالی اردو بالایش ریخته رشتۂ حیات او را به خنجر اجل گسیخته از بوئے
وجودش عالم را شسته انگبین سرور بشراب نشاط آمیختند و ابوالفتح خان
بشیراز برده جاے پدر نشانیدند۔ صادق خان ہم باستماع ہلاک
دشمن سوے وطن برگشت و بکلی صاحب اقتدار مہمات شده
پس از مدت قلیل بمشاہدۂ حرکات بیہوده ابوالفتح خان در حرم سرا
رفته او را گرفته کور و محبوس نموده نام پادشاہے بر خود نہاد

واز تو ہم جانب علی مراد خان برادر اُمّی او جعفر خان پسر خود را بجکو مت
اصفهان فرستاد علی مراد خان درین آدان بجنگ فی والفقار خان خمسه
که باغی بود رفته اورا گرفته کشته بلاد قزوین و سلطانیه وزنجان قابض گشته
در طهران متوقف بود که سوانح شیراز دریافته باسم سلطنت بر فراز
تخت شتافته بالشکر پاے رکاب سمت اصفهان در حرکت
آمد و ہر گاه آوازه قرب او بگوش جعفر خان رسید بدون مجادله جانب
شیراز مفرور گردید صادق خان لشکرے که سمت یزد فرستاده
بود مسترد طلبیده بست ہزار کس بسرداری پسرشش
علی نقی خان بمقابلۂ علی مراد خان روان کرد و حسن خان
پسر دیگرش نیز قبل از جنگ به برادر ملحق گردید و باسپاہی
که علی مراد خان از اصفهان بیشتر مامور نموده بود مقابل شده
ایشانرا ہزیمت داد ہر چند این صدمه واقعی نداشت اما کسانی
که دور علی مراد خان دم رفاقت میزدند اورا گذاشته و
خاک جفا بچشم وفا انباشته سر خود گرفتند و بعضے نزد علی نقی خان
رفتند لاعلاج علیمراد خان با متعلقان و اندک ہمراہیان طرف
ہمدان گریخت و در غفلت بر سر حاکم انجا تاخته اورا کشته
خزانه و اموال بلشکرے که فراہم آمد قسمت ساخته باز بسر خصم علم
نہضت افراخته ہنوز پاے جدل در میان نیامده که مردم
علی نقی خان از بدی سلوک وے رنجیده پا از ہواداری
کشیده تارو مار گردیده باز چند مرتبه بخود سازی پیش آمده
ہر بار علی مراد خان بجرب عدو ظفر یافته نوبت بمحاصره شیراز کشیده بعد از ہشت ماه کہ از

طرفین خلقی تباہ گشتند و کار اہل شہر در قحط و سدّ راہ آذوقہ بہلاک رسید قلعۂ وارگ بتصرف آمدہ سوائے جعفر خان کہ از سابق رسم سازش داشت صادق خان باغوائے اکبر خان پسر زکی خان با سائر فرزندان بقتل و فنا دو چار شدند و سلطنت بر علی مراد خان قرار گرفت بعد چند مدت غمازان اکبر خان را نزد علی مراد خان متہم بقصد جان کردند چنانچہ باور کردہ جعفر خان را فرمود کہ بہ انتقام پدر و برادران خود اکبر خان را عرضہ بوار و ہلاک ساختہ بایالت خمسہ منصوب شد و علی مراد خان در اصفہان رفتہ او را پائے تخت قرار داد و شیخ ویس پسر خود را سردار لشکر نمودہ بسرحد مابین شمال و مغرب مملکت بدفع آقا محمد خان مامور کرد او در بدایت حال ظفر یافتہ بر مازندران تاختہ ساری و اطراف بتصرف آورد آقا محمد خان باستر آباد روی نہاد سردار مذکور فوجے بہمراہی محمد طاہر خان بتعاقب فرستاد لاکن راہ عبور لشکر چون از درہ تنگ دشوار بودہ کسان قجر آن گذر بحافظین دلاور سپردہ مجال تردد مسدود نمودند آمد و شد غلہ مفقود و ذخیرہ آذوقہ نابود شد سختی قحط در اردو افتادہ سردار خواست مراجعت کند نتوانست و آقا محمد خان حملہ آوردہ بسیاری از لشکریان او را طعمہ شمشیر ساختہ و بقیہ در معرض اسار آورد بقیہ چند نفرے گریختہ خبر بہ سپاہ شیخ ویس بردند چنان دہشت بر ہمگنان رو داد کہ از یکدیگر متلاشی و در میدان تفرقہ و بار باشی گردیدند شیخ ویس لاعلاج ساری و دیگر بلاد مفتوحہ را گذاشتہ بطہران رفتہ علی مراد خان ہم در انجا باو پیوست باز جمعے بصوب مازندران روانہ کرد

هرگاه این اخبار بسمع جعفر خان رسید لواے سرکشی افراشته عازم اصفهان
گشت علی مراد خان بدریافت این حال هرچند که بیماری در مزاجش مستولی بود
روے بدان ظرف نهاد چنانچه در مورچه خوار بفاصله سی میل از اصفهان
بست و سیم صفر سنه ۱۱۹۹ وفات کرد امرا سانحه اورا مخفی داشته
اردو را بشهر درآوردند و اکثر افواج باطراف متفرق شده بناے
تاخت و تاراج نهادند اما هنوز که بجز وز از ورود جعفر خان باقی بود
فرصت یافته باقر خان حاکم اصفهان ادعاے سلطنت کرده
برتخت برآمد چون جعفر خان رسید پادشاه نواز تجربه کهنه گریخته
در تعاقب بدست سپاه گرفتار آمده با منسوبان علی مراد خان بزندان
افتاد و شیخ ویس بوعده جعفر خان اعتماد کرده همینکه حاضر گردید
کورے چشم خود را بدیده عبرت دید آقا محمد خان درین آوان با چهار
صد یا پانصد کس از مازندران روے بعراق نهاد و هر ساعت
و بهر منزل جمعیت بدورش زیاد مے شد ازین آگاهی جعفر خان بسرعت
جانب شیراز فرار گشته اسباب و سامان شاهی بدست او باشش
رعیت و سپاهی درآمد و آقا محمد خان بے منازعت اصفهان را مالک شد
صید مراد خان حاکم و کدخدا و کلانتران شهر جعفر خان را باعزاز وارد
شیراز کردند و حاجی ابراهیم بواسطه سعی درین خدمت کلانتری جمیع
فارس یافت آقا محمد خان بعد از فتح اصفهان تادیب طائفه بختیاری که در کوهستان
ماوا و مسکن دارند عزم کرده کارے از پیش نبرده لشکریان این معامله را بفال بد گرفته
علامت زوال دیده از پاے ملازمت سر دارد دری و کنار گزیده هر یک بگوشه خزیده
لاجرم آقا محمد خان بطهران برگشته دوباره جمعیت فراهم آورده چون جعفر خان این خبر یافت

بر اصفہان شعلہ صفت یکبارہ تافت رحیم خان حاکم انجا چندی بارگ متحصّن شدہ بالآخر گرفتار و مقتول گردید اصفہان تحت جعفر خان بود کہ باز آقا محمد خان عزم افتتاح آن نمود جعفر خان راہ فرار خذلان پیمود و جملہ بلاد عراق تبصرف آقا محمد خان در آمد و ہمدرین آوان اسمٰعیل خان برادر زادۂ کریم خان کہ از جانب جعفر خان حکومت ہمدان داشت لوائے طغیان و بغاوت افراشت و نیز خسرو خان والی اردلان بافوجی از اکراد اورا مدد کرد کہ با جعفر خان مصاف و لشکر اورا شکست صاف داد و ہمچنین تشویشے کہ بمحاصرہ یزد کشیدہ بود تقی خان حاکم انجا از امیر طبس استعانت جستہ بمقابلہ پرداختہ جمعی کثیر از ہمراہیان جعفر خان عرضۂ فنا گشتہ سردار ناچار علم نہضت افراختہ در آخر پادشاہی و اول سال تباہی چراغش را نوری و ایاغش را سروری پیدا شدہ پسرش لطف علیخان از کوہستان لار انصار و یار فراہم آوردہ در غیاب آقا محمد خان برسر اصفہان تاخت و فوج محافظ را منہزم ساخت و چون خبر توجہ آقا محمد خان شنید رخت عزیمت بشیراز کشید ہر چند میرزا حسین خان وزیر پدر میرزا ابوالقاسم خان و میرزا موسی خان فہمایند سودی بمزاجش نہ بخشید و مرتکب حرکات بد عہدی با محمد حسین خان و حاجی علی قلی خان گردیدہ حضرات مقیدین در محبس با صید مراد خان یکدل شدہ غلامی را برشوۃ بران داشتند کہ زہر بکام جعفر خان کردہ ہرگاہ تغیر در حالت وے ظاہر شد زندانیان خلاصی یافتہ بایراق در وثاق رفتند و سر اورا بریدہ از دیوار ارگ بزیر انداختند و بسکنہ شہر مرگ جعفر خان را اظہار ساختند پس نام شاہی بر صید مراد خان نہادند چون واقعہ پدر بگوش لطف علیخان کہ در کرمان بود رسید شیرازہ عسکرش از ہم پاشید ناچار

بسواحل دریا و بنادر بشیوخ عرب ملجا و پناه یافت چندر وز بعد ورود لطف علیخان
در ابوشهر شیخ مذکور فوت شده با پسر خود شیخ نصر پدر شیخ عبدالرسول خان
وصیت معاونت کرد چنانچه باندک مردم گرد آمده عزم تصرف شیراز نمود
حاجی ابراہیم خان ہم از ایلیات واحشام حوالی فارس جمعے در ہواخواہی
زندیه فراہم آورد از جانب صید مراد خان برادر اوشاہ مراد خان
بدفع لطف علیخان مامور گردیده علی ہمت خان مشمولہ قشون که باحاجی
ابراہیم خان وفاق داشت لشکر یانرا نوعی نمود که سردار خود را گرفته
به لطف علیخان پیوستند تابے مزاحم و مانع باتفاق اہالی در شہر آمده
صید مراد خان بارگ پناه برده از نہایت آسانی گیرافتاده بقتل رسید
وحاجی علی قلی خان راکه سر منشاء فتنه بود باچند نفر سردار دیگر حاجی ابراہیم
خان اطمینان داده برطبق آن لطف علیخان ہم ہریک را مورد عفوو
عنایات ومحل اعتماد ساخته بعمر بست سال وجمال باشجاعت جلالت
وتجربه کاری از عہد پدر آموخته برتخت سلطنت جلوس نموده باندک
زمان مزاجش تغیر یافته شکرانۂ احسان واحترام حاجی ابراہیم خان
بوحشت بدل شده آقا محمد خان بقصد محاربت از اصفہان پیش آمده
در حوالی قریۂ ہزار بیضا شش فرسخی شیراز جنگ رو یداده لطف علیخان
شکست خورده بشہر آمده بند وبست چنان کرد که از محاصرهٔ یکدو ماه
باب فتح نکشاده آقا محمد خان بطہران برگشت وسال دیگر بکار آذربائجان
پرداخت لطف علیخان فرصت یافته یکی از برادران کوچک را
بحکومت شہر وبلوکات بتفویض حاجی ابراہیم خان وبرج وباره قلعه
وسپاه بدست برخوردار خان زند وارگ به محمد علی خان سردار جہت رفع

خیانت سپرده. بموسم زمستان و عزم به تسخیر کرمان بر سر میر حسن خان
کهکی تاخته در محاصره از شدّت سردی و قحط اذوقه که برف راه را
مسدود کرده بود جمیع دواب واکثر لشکریان از گرسنگی و سرما
هلاک شده ناچار بے نیل مرام برگردید وبسبب منازعت قلبی امرا و
زنده سوزانیدن مرزا مهدی فیما بین وزیر و پادشاه کدورتے بدل پیدا
شده درین وقت لطف علیخان بضابطه اول خدمات را بدست خوانین
سپرده و حراست ارگ به محمد علی خان زند واگذاشته بجانب اصفهان
لشکر کشید هرگاه چند منزل از شیراز دور شد حاجی ابراهیم خان
بفکر خلاص جان خود و آرام ایرانیان از کشت و خون همگنان فکرے
کرده شبے برخوردار خان و محمد علی خان را ببهانهٔ مشورت مهمان
طلبید و بامداد فوجی از اهل شهر بسرداری برادر خود محمد حسین خان
سپرده بود. بدون خونریزی امراے والا منصب را گرفته خبر این
واقعه به عبدالرحیم خان برادر دیگر که در لشکر لطف علیخان شوکت و پنج
فرسخی قمشه اقامت داشت فرستاد و سپاه آقا محمد خان هم بسرداری
فتحعلی خان عرف باباجان برادرزاده اش که آنوقت بست و دو ساله
هم در آن حوالی بود برادر حاجی ازین سانحه با دوستان و امراے
موافق بنا گذاشت که هرگاه شب تاریک شود تفنگچیان بطرف سراپرده
لطف علی خان شلیک نمایند و نعرهٔ غوغا برآرند هرگاه این صورت
حسب قرارداد بظهور اُفتاد اُردو بهم خورده هیچ سردارے بحمایت
لطف علیخان باوجود طلب و استمداد پیش نیامد مگر طهماسپ خان فیلی با هفتاد و
هشتاد کس چون ازان شرزمه قلیل کاری ساخته و مهم دشمن شکاری

پرداختہ نمیشد لابد راہ شیراز گرفتہ روز دیگر سنوح واقعہ شنیدہ مرحلہ پیمای وادی بے سامانی گردیدہ بحوالی شہر کہ رسید مردے پیش حاجی ابراہیم خان فرستادہ سبب کفران ولی نعمت پرسیدہ جواب یافت کہ امید وفا از تو بریدہ شدہ من حفظ جان وجہان باوارگی تو دیدم وحاجی برفیقان او پیغام داد کہ ہرکس در شیراز علاقہ قبیلہ وعیال وآل دارد باید بگریزد وپے سلامتی خویشان رود والا ہمہ تلف شوند چون عساکر لطف علی خان این تہدید شنیدند از سر او بکلی پاشیدند ناچار با چہار پنج نفر سوار از جانب ابوشہر قدم زدہ این دفعہ شیخ را بدوستی حاجی معاند خود یافتہ طرف بندر ریگ شتافتہ از حاکم انجا معدودے یار وانصار یافتہ بعزم تسخیر شیراز برگشتہ در قریہ گستان با سپاہ کہ باشارہ حاجی خلاف شیخ ابوشہر آمدہ بود مصاف نمود سواران مصحوب رضا قلی خان سردار خود گذاشتہ بہ لطف علیخان پیوستند وپیادگان بے آنکہ دست بشمشیر زنند پاے بگریز نہادند ازین جمعیت تازہ کہ بسرش بہم رسید بار رضا قلیخان حاکم کازرون کہ برادرش حاجی علی قلی خان پیش آقا محمد خان رفتہ بود نزاعے کردہ شکست داد واورا گرفتہ نابینا ساخت سمت شیراز ایلغار نمود حاجی ابراہیم خان در بندبست شہر تدبیرہائے شایستہ عمل آوردہ صورت حال بہ آقا محمد خان نوشت واو مصطفی قلی خان را با فوجی روانہ ساخت لطف علی خان بعد از محاربہ سخت آنرا ہزیمت داد بار دیگر عسکر قجریہ بسرداری جان محمد خان و رضا قلیخان بشیراز آمدہ بسپاہی کہ انجا در حراست بود بہم پیوستہ در دفع لطف علیخان حرکت کردند او ہم سنگر خود را کہ در تسخیر شیراز بستہ از ان در پرش بود گذاشتہ با جمعیت کہ دہ یک عدو می شد

همه را میان باغات کشید تا قلت نظر خصم باعث خیرگی نشود مقابله
اول شکست یافته و دوباره چون اعدا به چپاول اردو افتادند ناگاه
تاخته دشمن را تارومار و رضاقلی خان قاجار و جمعے را دستگیر ساخته
حاجی ابراهیم خان باستماع این سانحه در خدمت آقا محمد خان
نوشت که خود را بدفع این مهم نهضت کند او با چهل هزار لشکر
چهاردهم شوال سنه هزار و دو صد و شش هجری بقریهٔ مابین
سی فرسخی شیراز آمده ابراهیم خان را با جمعے بحراست راه و
درهٔ مائین و ابرج گماشت لطف علیخان با هزار نفر بطور شبخون
بر سر سی هزار قشون تاخته اول طلایه سپاه را منهزم ساخته
ابراهیم خان و بسیارے از همراهیان اورا کشته فراریان
را تعاقب نموده تا وسط اردوے ایشان دوانیده قریب
سراپردهٔ آقا محمد خان تاخت درین گیر و دار سرافشانی
میرزا فتح الله اردلانی که از جمله رفقا بود نزدیک لطف علی خان
رفته گفت آقا محمد خان بر فراریان سبقت گرفته اکنون
صلاح در منع جنگ ست والا جواهرات و خزانه در شب تار
بیغماے سپاه خواهد رفت او هم گول خورده دیگران را
مزاحم و خود بانصراف جازم شد حین طلوع فجر صدای موذن قجر از لشکر برخواست
معلوم شد که آقا محمد خان برجاست و در خیمه سنگ وقار بسته از پایداری نکاست
ناچار لطف علیخان دیگر جاے قرار ندیده رخت بوادی فرار کشید و جانب کرمان رفته
انجا بجمع عساکر مشغول شد آقا محمد خان بشیراز قرار گرفته بزودی قشونی سواره بسرداری
ولی محمد خان قاجار و جمعی پیاده بافسری عبدالرحیم خان برادر حاجی براهیم خان بتعاقب

مفرور ما مور کرد باستماع این حال کسانیکه بر دور او فراهم آمده بودند پراگنده شدند او بخراسان رفته آن ملک بعد از سانحهٔ نادرشاه طوائف ملوک بود بهر گوشهٔ امیری و در هر کنج صاحب تاج و سریرے لاف خودسری و کشورگیری میزد یکے از انها امیر حسن خان طبسی پناه داد چون شنید که آقا محمد خان استحکامات شیراز خراب کرده دوباره هواے تسخیر آن ولایت بسرش افتاده دو صد سوار کمک و معدودے رفیقان دیگر برداشته وارد یزد شد علی نقی خان فوجے سر راه فرستاده لطف علیخان بر آنها تاخته از هزیمت اعدا لواے ظفر افراخته بشتاب جانب ابرقوه شتافته بتصرف آورده دوستان را پیام اقدام داده انها چون خبر اغراق فتوح را شنیدند بسر طاعت دویدند چنانچه در اندک مدت با هزار و پانصد کس پیاده و سوار داراب را محاصره کرد خبر این واقعه که بطهران رسید لشکرے گران بسرداری محمد حسین خان بمدافعه معین گشت و حاجی ابراهیم خان هم فوجے از تفنگچیان مصحوب برادرش بامداد قلعه گیان فرستاد لطف علیخان ازانجا برخواسته رفته بقریه رونیز با خصم در ستیز و آویز سعی نموده منهزم تکاور انگیز طبس گردید حاکم خیرخواه صلاح داد که از معاونت قلیل من براد جلیل بخواهی رسید بهتر آنست که در قندهار پیش تیمور شاه رفته امداد افغان را سپر کینه و فسادسازی این طوطیه را قبول نموده چند منزل رفته بود که آوازهٔ مردن تیمور شاه شنیده درماند همان ایام خطوط محمد خان و جهانگیر خان امراے نرماشیر محالات کرمان وصول یافت که اگر مراجعت کنی بقدر امکان در خدمت گذاری دریغ ، اریم بضرورت عنان عزم برگردانید و انجا رفته معدودے همراه گرفته در تسخیر کرمان قدم جرات پیش نهاد و بحیله و سطوت ناگاه قلعه دارگ را تصرف کرد محمد حسین خان قرگوزلو

وعبدالرحیم خان برادر حاجی نصراد نمودند از مردم ایشان بسیاری بقتل
رسیدند واسباب فراوان بچنگ افتاده دیگرباره نام پادشاهی برای
خود بلند ساخته خطبه وسکه رواج داده باستماع این واقعه آقا محمد خان
باتمامی لشکر همت بدفع او گماشت وسرقلعه پرشش برده نجف قلی خان
خراسانی معتمد علیه لطف علی خان درخیانت گشاد وازیک سمت بحریفان
راه داد بقدر ده دوازده هزار قشون اندرون قلعه یکباره داخل شده
ابواب نجات را چارطرف بستند وخواستند لطف علیخان را زنده
بگیرند او هم دلاورانه کوشید شبانگاه از تخته پل نوعیکه توانست بیرون
شهر رسید سپاه محافظ که درخارج بودند ودرشش را گرفتند او باسه
نفر همراهیان برلشکر فراوان زده جان بسلامت بدر برده طرف نرماشیر
قدم زد روز دیگر که آقا محمد خان از فرارش خبردار و نائرهٔ غضب او
شرربار شده خرمن سوز حیات اهل کرمان گشت که بقدر هشت هزار عورت
وبچه را بمردم سپاه خود بخشید تا غلام وکنیز نمایند وبفروشند واز مردان
هفت هزار کور کرد وبیشتر ازین را هلاک ساخت لطف علیخان که بمنزل
مقصود رسید حاکم انجا بحرمت وخدمت بیش ازبیش کوشیده پرسید
برادر من همراه سرکار شما بوده حالا کجاست گفت خواهد آمد اما چون سه روز
گذشت وپیدا نشد یقین دانست اگر نه کشته اند اسیر خواهد بود پس برای
خلاص برادر فکر نمود لطف علیخان را مقید سازد وبدشمن سپارد تا برادرش
از چنگ آقا محمد خان وبند اجل رهائی یابد رفقای لطف علیخان ازین توطیه
وقوف یافته خبر کردند گفتند زود بگریز که میزبان سرعدوان ست ان برگشته بخت
باور نداشته ازجا نجنبید باران جان خود را بسلامت بدر بردند وهنوز از دورش

دور نشده بودند که مردان یراق بسته در گرفتن وی نزدیک رسیدند او
برخواسته دست بشمشیر دوید اینها کوچه دادند تا براسپ خویش که قران نام
داشت برآمد خواست بتازد یکے از تیغ بیدریغ مرکب لاثانی یکه چین
ایلچی ایران که بست دست می حبست و صد فرسنگ میرفت پے کرد لطف علی
خان پیاده شده شمشیر میزد چار دورش گرفته زخمے برسرش رسید
وجراحتے بازورا بیکار نمود تا که از پا درآمد باین حال خسته گرفته روبروی
آقا محمد خان بروند تفصیل تقریر آن بے مروت وگزارش صحبت عزل
ونصب سلطنت مایهٔ حسرت و نفرت مے باشد همین کفایت کند
که چشمانش بسر انگشت زجرت کنده بطهران فرستاد آنجا بعمر
بست و پنج سالگی دور از یار و دیار اسیر و خوار بهلاکت افتاد و در
خلال این حال هر که منظنهٔ رشادت وسطوت میرفت کشته خواه نابینا
گشته مگر عبدالله خان زند عم لطف علی خان که خواهر حاجی علی قلی
خان زوجهٔ او بوده امان یافت پس طائفه زندیه را باطراف بعیده
کوچانیده در سرحدات مملکت جا داد بعد ازان آقا محمد خان بر
استرآباد و مازندران وگیلان درشت وعراق و فارس وکرمان ویزد
متصرف شد لاکن بعد از فوت کریم خان این بلاد پیوسته محل آشوب
وجنگ ونهب وتاراج بوده از هر طرف که امرای قبائل بعد مدعیان
خلافت مے آمدند ملکی را لگدکوب مصائب میکردند وازانکه نقض عهد وشکست پیمان
شیوع داشت برجرارت و جلادت شان هم اعتمادی نمیرفت وقتے که دو لشکر تلاقی
میکردند چند نفر از طرفین بریکدیگر میزدند بقیه تماشائی بودند که ببینند نتیجهٔ
رزم وپیکار چه مے شود هر طرف که هزیمت مے افتاد سائر مردم رکاب

صاحب خود را رہا نمودہ بفتراک دشمن غالب می پیوستند خواہ سبک عنان
ہمپای رفقای بی عار بوادی فرار میرفتند ہر سپاہ پیادہ وسواری
کہ برای مددگاری سرداری بیرون می شد اولاً از شہر وقریہ حتی کورہ
دیہ بنام سیورسات ہر چہ میسر می آمد حاصل میکردند وبزور میگرفتند
وہرگاہ چشم زخم شکست دیدہ میگریختند تا می توانستند براہ چپاو خانہ ودکان
بازار دور ونزدیک را می تاختند فریاد شنوی نبود کہ بداد رسد
ورعیت پروری نہ کہ تمشیت فساد کند از آوانی کہ افغان بر اصفہان
تاختند سنہ ۱۱۳۵ ہجری بنیاد خاندان شاہ صفی بر انداخت ونادر بانتقام
خارجی وداخلی پرداخت وآن دولت ہم در عدوان برادرزادہا بنائرہ فنا
گداخت علم شوکت زندیہ شقہ رفعت کشاد وباز نشان او بارشان دست
بدست افتاد افسر وتخت بتخت آقا محمد خان آمد چراغ خاندانہا کور وہر
صاحب داعیہ را کور بکور کرد بلاد آباد ایران از پی ہم ویران گشت و
خون وناموس ہمگنان بمعرض نقصان چندانکہ از بیان گذشت شورش
آفات زمانی در طغیانی بود تا کہ آقا محمد خان در لشکرکشی ہا وداع جان وجہان
فانی نمود نوبت بجلوس فتح علی شاہ سنہ ۱۲۱۲ کہ افتاد نزاع حسین قلیخان برادرش
وجنگ روس وپرخاش نبیرہ نادرشاہ شاہرخ روداد اما ہرگاہ پسرہا رشید قد قابلیت
کشیدند ودر ہر بلد حکمران گردیدند یا اللہ فتنہ بغاوت وقتل وغارت خوابید
وہر کسی در مہد امن وامان قدری آرمید راقم شرح مفاسد سرداران زندیہ بطور قطرہ
از بحار واندکی از بسیار ایراد کرد وہرگاہ در کشش فساد عہود مذکور قلم تفصیل
میز وجنگی ذخیم وکتابی عظیم بپایان میرساند واز غرض اصلی خود کہ بیان وضع سلوک
وگذران عجم ست باز میماند برای آگاہی ناظران کافی ست کہ در تباہی یک خاندان بادشاہی

این همه جانکاهی بظهور آمد بهمین قیاس در انقراض چهار خلافت پناهی تصور باید کرد چه شده باشد بروایتی در مدت اغتشاش هفتاد و هشت سال چهار کرور خلایق از مرد و زن و بچه رعیت و سپاهی در تلف تخمین رسید انگاه شرارهٔ کین و بغض و حسد و نفاق و عناد هر صاحب کلاهی تسکین گردید هر که خواهد مفصلات حالات جمیع طبقات را دریابد بملاحظه کلیات سرجان مالکم صاحب بهادر که حاوی از واقعات کیومرث جمله پیشداد یان و کیان و ساسان و خلفا و ترکان و چنگیز و تیمور و صفویه و افغان و نادر و زندیه و قجریه است بشتابد سفیر با دانش و تدبیر دفعه اول سنه ۱۸۰۰ء مطابق سنه ۱۲۱۵ھ و دوباره در سال یکهزار و دوصد و بست و پنج ایلچی شاه انگلند بوده و شرح گزارشات ایران خلاصه روضة الصفا و حبیب السیر و تاریخ فرشته و عالم آرای عباسی و درهٔ نادری و شیخ علی حزین و میرزا صادق مجموعه منتخب نموده از لسان انگریزی بزبان فارسی میرزا اسماعیل متخلص حیرت ترجمه کرده در بندر ممبئی بحکم سرکار میرزا محمد علی متخلص کشکول بقالب طبع زده الحق اینه صورت نمای حقایق امور دهور و باستان جمهور ست و از مذاهب زردشت و صوفیه و امامیه و سنت جماعت حتی وهابیه در مبادی ظهور ذخیره موفوران عروس زیبا در سنه ۱۲۸۹ حلیهٔ باسمه یافته و بنظر خواستگاران بنقد بست روپیه جمالش مهر آسا تافته بارے چو استرآباد از آوان دراز محل اقامت اعیان قاجار و گوشه خارج از کشور افتاده محال مے نمود که مدار دائره مملکت و حکومت شود آقا محمد خان میخواست از مسکن قدیم نزدیک و با قبایلی که غالباً محتاج اعانت ایشان بود خیلی دور نشیند بنا بران عزم گرد طهران را که بے فاصله دریای کوهی

مابین عراق و مازندران سست استحکام داده پایه تخت ساز لهذا بناهای عالیه شیراز و اصفهان و کرمان بخاک افگنده ستون و سنگ و قطعات عمده عمارات را بحمل و نقل کشیده آورده نشیمن و مامن خود ساخت و در تهیه تخت و تاج و هیکل خسروانی و کلاه کیانی پرداخت چون عروس ملک و دولت بقبیله قاجار مانوس گشت مدت هفتده سال در جنگ و سرکوبی اقوام و ترتیب سامان رزم بمقابلهٔ روس گذشت آدم پول دوست سفاک دلیر از قواعد سپاه و رعیت خیلی دانا بود و برعب و عزم و نفاذ حکم و عدالت و تمشیت راه بقابلیت جبلی بی همتا سامان ایوان بارگاه سلطانی و تخت و تاج خسروانی و خزانه و تزک خاقانی مهیا نمود که بعد از فتح مهمات جهانبانی در طهران رسیده افسر بسر و پا بسریر ضیاگستر نهاده رواج سکه زر و خطبه خواهم فرمود لشکر جرار بتسخیر بلاد آذربائجان و تفلیس و قلعه شیشه برد و بزور تدبیر کشورگیر آن حصار هاے استوار بتحت تصرف جنود فکر و اندیشه آورد قضارا روزی با ارکان دربار صحبت میداشت که صداے قال و مقال از پشت خیمه شنید در صدد جستجو برآمده کسان صاحب آواز را بحضور طلبیده سبب گستاخی و بی ادبی شان پرسید معلوم گردید قمار باخته جر آمده باهم تند شده روی یکدیگر پریده اند بغضب درآمده فرمود هر دو را طناب بگردن انداخته خفه نمایند محمد صادق خان بیات از حمیت همقومی خاک افتاده لب بشفاعت کشاد قبول کرده سر داد شبی این هر دو بدنهاد سیاه درون مشوره زبون کردند که اگرچه بظاهر و پاس خان جرم ما بحل شده لاکن کینه از سینه آقا نخواهد رفت و بکدام بهانه دیگر انتقام سے کشد بهتر آنست که قاتل خود را

زنده نگذاریم پس وقت سحر پشت سرادق خوابگاه رفته سراچه شگافته یکی پنج گلوش
فشرده دیگری از بالاے لحاف روکش خنجر زده شکم دریده سرش را بریده بازوبند
و کلاه کیانی برداشته بخدمت سردار بیات رسیده کیفیت بهشته بیان کشیده
سر و سامان مذکوره سپرده رو بکوهستان بختیاری گریختند چون از جمله
فراشان و باعمله همیشه کشیک یکی بودند بے مانع دور و نزدیک کار خود بجا یکی
نمودند پس ایام کامگاری دست بیعت و یاری برابر با باخان دراز و
مشیت ایزد بارگی از دیهیم و افسر شهریاری سرفراز کرد حاجی ابراهیم خان
وزیر شیرازی مدار المهام شد و حسین قلیخان برادر شاه بحکومت اصفهان
فائز المرام مدتے نگذشته بود که دود نخوت و غرور بدماغ خان زور
نمود بجد و کینه قوت بازو در هواے اورنگ سلطنت بال آرزو کشود طائفه
بختیاری و شاهی سوند و قبیلے را با خود متحد و ساز و با آهنگ جنگ
باشاه مستعد و دمساز کرده رو بطهران نهاد خصمانه لشکر توپخانه و سوار
و پیاده فرزانه بسرش رفته مادر شاه که دران زمان حیات داشت میان
میدان مقابل فوج طرفین ایستاده شر و فساد جانبین اصلاح داد گویند
مکرر ازین قبیل فتنه و آشوب برخاسته از پا میانے خاتون محتشمه
فرونشسته بعد وفات این مخدره که چنین فتور حسین قلی خان از قوة بفعل
آمد بضرب دست سپاه شاه ستجنده نادرست شکست خورده خودش
اسیر پنجهٔ تقدیر گشته بحکم قهرمان قضا در حجره اش بند کرده در برویش
گل زدند که نام آن برگشتهٔ ایام از صفحهٔ جهان حک شد و بجوزن سار روح
و کج استخوانش آهک در عرصهٔ چند سال بزیدر عونت رد فرمان و للنعمت
گردن وزیر شیرازی هم با خویش و بیگانه که هر یک ناظم و لایتی بود ـ

بیک روز معهود از طناب و دم شمشیر و خنجر معانقه نمود زن و بچه و خانه و اوضاع
زندگی او همگی مفقود پس خلعت این منصب با حکومت اصفهان طراز قامت
صدر اعظم حاجی محمد حسین خان علاف بحلقهٔ طناب اجل از جاه و حشم و جان درگذشت
انتظام مملکت بنام خان علاف بخطاب نظام الدوله قرار گرفت و چون
بسیار بخشنده کریم طبع بود باداے پیشکشهاے حضور و بذل مردم نزدیک
و دور نیکنام از جهان رفت بعهد خاقان دوران هر بلدهٔ کشور ایران
زیر فرمان شاهزاده باجاره بود واداے دوچندان مالیات دیوان
و قلق هاے تازه رعیت و کسبه را پراگنده و بیچاره نمود یکی باج خراج
مقرر پادشاهی باید برسد دویم بنابر مصارف سرکار شاهزاده و وزیر
و عمله جبایره تاوانی داده شود لهذا گرانی اجناس خورش و لباس
موجب بدگذرانی سائر ناس سے شد سلطان خجسته صفات بالذات
عیش دوست آرام طلب مائل صحبت نسوان و راغب اختلاط سخنوران
خوش خلق شیرین زبان در فن شعر موزون طبع صاحب دیوان بوده
واز علم اصول و فقه و ادب سواد معقول داشت تربیت فضلا و
عزت فقها و حرمت ارباب انشا نموده مصروف تالیف کتب
و بوصول جائزه و احسان کامروا میگذاشت بجهت کثرت اولاد
که در ماه صیام سال یکهزار و دوصد و سی و هفت هجری بحساب
میرزا محمد علی خان برادر معتمد و میرزا نعانلر مستوفی اعداد بنین
و بنات و نوه و نبیره ذکور و اناث چهار صد و شصت
بشمار آمدند در مدت حیات او قلت اهل بغاوت و عناد و امنیت از فتنه
و فساد رو داده احدے از خوانین خراسان جسند اسا زار لشکر ارائی و کشور کشائی

خود را بکنار استراحت کشید و در تخلیۂ ملک سرحد از وجود اعدا و اخلاص
عباد و دیعت کردگار بالمرہ نکوشیدہ ناچار اکابر آذربائیجان از ستم
کوتہ اندیشان بجان آمدہ بوعدۂ طاعت با سرداران ملت مسیحا
طرح موافقت انداختند و بشہر ہاے تفلیس و ہشدر خان و شیشہ
و گنجہ و شکی و شروان و بادکوبہ و داغستان و دربند و سالیان
و شماخی و نخچوان و لاہجان متصرف حکومت ساختند چون زور
بازوے تدبیر و رہنمائی دست تقدیر اولوالعزم شوکت سریر
نپلیان بونی مارتی را بتملیک کشور فرانس مباہی گردانید و سطوت
لشکرکشی و دبدبۂ ملک کشائی و تاج بخشی درمیان سلاطین قرب و جوار
بمرتبہ شاہنشاہی رسانید از وجوہ معارضات قدیم و ترقی جدید
در ہر اقلیم ہمہ تن مہیاے آویز و ستیز با طائفہ انگریز بودہ لاکن بسبب
آنکہ جزیرہ بریٹن سہ شعبہ موسوم انگلند و ایرلند و پولند محصور دریاے
شور ست کثرت جہازات جنگی چار دور و قلاع و بروج بنادر اطرافش
راہ عبور مسدود نمو و میخواست میدان رزم و پیکار در خشکی بیاید
و ضرب دست دلیران بعرصۂ کارزار در کار توپ و تفنگ نماید ہرچند
مراکب بادپیما و سامان آتشخانہ را بروے آب براے جنگ روان
کرد بخاک معرکہ ہیجا و دریاے خون اعدا نتوانست لنگر امکان زد ناچار بارادہ
مقابلۂ در ہند ساز سفر مذکور آراستہ از خوندکار ملک روم و شہریار قاجار ایران
راہ مرور خواست ایلچی او با تحائف نفیسہ و نامہ و پیام مشعر این مرام بدربار وزیر
احتشام رسید و در بارۂ عہد و پیمان بچنین شرائط قرین استحکام خواہان سرانجام
گردید کہ ہرگاہ لشکر ما از دیار شما راہ سطے نماید ہر قدر بلاد شرقی بمفتاح سعی

و وسعت حرب و سپاه بگشاید اینقدرش با اموال غنیمت تصرف اولیای
دولت بسپارند و باقی براے مزید جاه و حشمت ما بنام استیصال
دشمن در تحتِ حکومت بدارند شاه در باب رو و قبول این مسئول ازارباب
عقول ببساطِ مشورت و استصواب گسترانید و در مقدمهٔ حرف باصواب
ایلچی را مشمول تفقد و عنایات معطل جواب گردانید باصغاے این
توطیه حکماے پارلمنٹ فوراً سر جان مالکم صاحب بهادر را بعهدهٔ سفارت
ایران از جانب سلطان خود بر جناح استعجال بدر بار گردون اقتدار
فرستادند و براے صرف پول بحساب وحصول رضاے پادشاه
بقیام وکیل در پاے تخت و خدمت نائب السلطنة و بندر ابوشهر
بهر نوع که دانند و توانند و انقطاع از دیگر قوانین فرنگ اختیار دادند
سفیر با تقریر و خوش تدبیر بچهٔ ماه طلعت آفتاب صورتِ موسوم استریجی
صاحب را بنظر چشمداشت حسن معامله همراه گرفته بمرور ایاب و ذهاب
مبلغ دو کرور نقد را صرف پیشکش حضور و اهالی درخانه و سائر مردم
هر فرقه نمود و باندک زمان باخلاق فراوان همه را مائل عقیدت و محبت و
دوستی و بانی وصول گوهر مقصود و یکجهتی موعود بدیگر عطایاے نامعدود
فرمود مرادش حسب استدعا بذریعهٔ زرپاشی و ملاعبت پسر مقبول از
قوه بفعل مقرون و فرستادهٔ سلطان فرانس بدرخواست بناے و داد مایوس و معاودت
ملک خود باسوز درون برون شد تمهید قواعد فوائد بودن وکیل چنین قرار یافت
که روزے هزار تومان سکه عراق و سالی هزار تفنگ ولایتی پیشکش حضور گردد و
دیگر بسر انجام هر خدمت و احکام تزاید طاعت که مامور شود از تمامی
اهلکاران کمپنی بے تهاون بجلوه ظهور آید براے هر یک از ارکین سلطنت

مخفی و علیحده وجهی معین برسد بنابران هنگامیکه جماعت
وهابی اساس غارت و خرابی اماکن طیبه مکه و مدینه و کربلا و نجف
برپا کرده از دعوت طریق ضلالت هزاران خلق خدارا بهلاکت رسانید
و دست بانهدام بقاع شهدا و قبور اصفیا زده علم عداوت شیعه و سنی
باوج قساوت بلند گردانید امر همایون در نگونساری لوای شوکت
و انکسار هویت و مساکن بدعت و قتل و نهب آن طائفه دون همت
بشرف صدور مقرون گشت عساکر انگریزی باسامان قلعه کوبی و
دشمن سوزی براه دریا بساحل و یاران فتنه پرست رفتند و باسلطان
سعود جنگ کرده بلوازم شکست و بست رأس الخیمه و دریه و باسطور
بقبضهٔ دست تصرف گرفتند این مثل مشهور است مصرع

چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار

مصداقش بظهور پیوست و سپاه فرنگی بحکومت بنادر سرحد ایران
و عراق عرب بخاطر پر سرور نشست در پوست و ریشهٔ درخت
مزاج شیوخ مانند کرم رخنهٔ برخورداری و مسکنت نموده بتصرف جزیرهٔ
خارک سرحد فارس و دخل در کار سلطان سعید حاکم مسقط و همچنین ناظم
بحرین راه موافقت کشودند یک بالیوز در بصره متعلق رومی و دیگری بابوشهر
ماتحت ایرانی از تعمیر مکانات مشرف دریا لنگر اقامت انداخته مالکانه
رسم تسلط در محمره و کنگون و بندر عباسی باحسان فرمان روایان انجا و
رعیت پرچم اقتدار افراخت یکدفعه صدر اعظم در سال هزار و دو صد و بست
برای بند و بست فارس نظم و نسق سرکار شاهزاده بشیراز آمده عازم سیر دریا شد
جهازات و کشتی و بغله ابوشهر هم گذر کرد دگوشه و کنار آب عمارت عالیه بالیوز دشقه طرازی

اولسے شوکت اندوز دیده چهره افروز قهر گردیده بنا بر تخلیه مسکن مامور ساخته
که بدون اجازت سلطان زمن چرا در خاک ایران بطرح خانه پرداخته
و مالکانه در آمد و رفت خستگی دور ما در اطراف ملک اصل اقامت انداخته و بهاندم
مکنون خاطر نظام الدوله بنفاذ هم مقرون شد بعد زمان ممتد وکیل پایه تخت در باب
توقف جهاز محافظ و قیام بالیوز انگریز در ساختن آرامگاه جدید بحضور فیض گنجور
تاجدار پول دوست شتافت و بدادن روزی سه صد ریال کلدار از بابت
کرایه اراضی لنگرگاه و بیوت گماشته کمپنی اجازت یافت دائما یکدو
جهاز حامل ذخائر آلات جنگ و سپاه ماهر توپ و تفنگ مستعد میداشت
و با خوانین دالکی و برازجان و دشتستان و خانواده شیخ نصر حکام ابوشهر
در ملاقات و احسان زر نقد در اتحاد کشاده میگذاشت نتیجه آن تقنیه
در مبحث کبرا و صغرا دعوی هرات بسال یکهزار و دو صد و شصت
هجری هنگام عزم انگریز بتسخیر کل بنادر فارس و بلاد گرمسیر دامن کوه
ظاهر گردید که همگی سپاه و رعیت آن سرحد بقدم طاعت استقبال
فرنگی کرده سوای جماعت قلیل تنگستانی احدی شمشیر مزاحمت
از غلاف حمیت نکشید مدتها کارگذاران گورنر مبمبئی در آنملک بحکمرانی
و قصد بالاروانی کمر بسته نشسته بایام وقوع صلح بشرط دست برداری
هرات ابدا و شیوع غدر هندوستان فوج انگریزی ازبهم ایرانی
وارسته اند و فساد دیگر ازین بدرجه ها بازیاد ترست شرحش آنکه نائب
السلطنه عباس میرزا که والی ملک آذربایجان و بنظر پدر برابر جان بود
بسبب اتصال سرحد و برای کار آمد روز بد با سلطان خورشید
کلاه روس در سازش و آشتی کشود عساکر منحوس متواتر و متوالی

بسر دعوے و شور و غوغا میرسید لاکن بمحاربه و مدافعه حسن خان و
حسین خان سرداران فدائی و کمک اسمعیل خان طلائی منهزم میدان
رسوائی برمیگردید بقلعه ایروان در زندگی همان برادران نامدار هفت مرتبه
یرش آوردند از بے پروائی شاهزاده مبتلاے محاصره داشته
مگر بسپرداری کوتوالان مذکور کارے از پیش نبردند ناچار پادشاه اندوهمند
شده با دل پرکین بجنگ اعادی دین لشکر گران کشید و از پهلوتهی کردن پسر
بزرگ که سپر خلافت و شجاعت میدانست چشم زخم شکست دید۔ محمد علی میرزا
والی کردستان باستماع این خبر وحشت اثر مکدر شده بپاے غیرت
سرگرم نائرهٔ دغا ایلغار کرد و بحمیت ناموس سلطنت و حمایت ننگ و نام
پادشاهت با سپاه ملازم رکاب خود بیراهه بر دشمن نابکار زد بقدم
دلاوری بآن گروه خیره سر دستبرد گوشمال نمود و گرمی هنگامهٔ آتشخانهٔ فرنگی
را بآب دم شمشیر و خنجر سرد و پامال فرمودند هزاران پیاده سولداد و سوار مخالف
را باسیری گرفت و آن جماعت ناعاقبت را هزیمت داده چند منزل
بتعاقب گریختگان رفت چون راے نائب السلطنة براے مقابلهٔ خارش
خصوصاً مجادله و فتح برادر نبود افسانه هاے دوراز کار بسمع اقدس شهریار
عرض نمود که سرخود لشکر کشیدن بر بندهٔ رضا گستر از طریق ادب
و طاعت دور است و بدون اشارهٔ امر سلطانی از جا بر آمدن حکام
خیره سر دلیل فتور و قصور باشد چندان سیآت و خطا نسبت
آن شیر بیشه هیجا بپایهٔ اظهار گذرانید که فرمان تاکید بازگشت
از معرکهٔ رزم و فتح عزم آن سپه سالار جاری گردانید پس بواسطهٔ
امناے خائن بناے دوستی و صلح درمیان افتاد و شاه لوای مراجعت

بطرف دار الخلافہ طہران حرکت داد بجہت عدم رعب و دبدبہ شجاعت
و قلت برش تیغ هیبت و سیاست قطاع الطریق را پاے جراءت
و جلادت بهم رسید و در کار ملک و رعیت انواع اسباب
خرابی از دست تعدی فرمانروایان پدید گردید طایفہ
ہزارہ بسرداری بنیاد بگ بدنہاد و امداد شاہزادہ کامران
قافلہ ہاے مترددین ہرات و مشہد را زدہ میبرد و موافق قرارداد
سابق زر نقد بکیسۂ مراد کامران و اسباب جنس بحصۂ ہزارہ
و جاندار آدم و بارکش را ترکمان بتصرف مے آورد و اقوام
او بہ یموت و کوکلان داویاق و قزاق بیان سبزوار و
سمنان در منازل مذینان و عباس آباد و الہاک و میامی چپاو
میکردند و کاروانہاے جمعیت چہار صد شتر و صدہا پیادہ
و سوار تاخت نمودہ پیر مردہا را کشتہ زن و بچہ و آدم جوان باسیری
گرفتہ جانب سیاہ خیمۂ خود مے بردند ہمہ را باہم قسمت غنایم
شمردہ برسم کنیز و غلام بدست تجار بردہ فروش بقیمت زر نقد خواہ
معاوضۂ جنس میدادند و اوشان در بخارا و بلخ و دیگر بلاد ترکستان
با نفع سودمند بمعرض بیع مے نہادند ایلات فیلی و بختیاری و کرد و سائر زردان
سر گردنہ بجادۂ تطاول کمین داشتند و ہر کرا تنہا خواہ مرافق دہ بست کس مییافتند
لخت نمودہ سر بکوہ و درۂ فساد و فتنہ نشین میگذاشتند ہر چند رسم دستگیری رعایای
ایرانی در ایلات ترکمانی از عہد صفویہ شائع گردیدہ و فتواے علمای تورانی
بتعصب مذہب حقانی در بیع و شراے سکناے آن زمین بلکہ عابرین ہم اگرچہ حنفی
سنی باشند بطور رواج رسیدہ اما ہنگام قوت سطوت و شوکت حکام دولت

اعلان

یونیورسٹی سے کتاب عذب البیان کی طباعت کا حق صرف عالی جناب سینیئر پروفیسر محمد نقی صاحب شادماں کو دیا گیا ہی۔ اسلئے اسکے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب طبع کرنیکا قصد نہ فرمائیں جسقدر نسخے مطلوب ہوں جناب پروفیسر صاحب موصوف سی طلب فرمائیں

پتہ

مولوی محمد نقی صاحب سینیر پروفیسر اوریانٹل کالج

رام پور اسٹیٹ

المعلن

سید حامد شاہ ایچ۔ پی۔ شادمانی